گناہ گار اور رحمتِ پروردگار

ڈاکٹر صاحبزادہ
ابوالخیر محمد زبیر

4204

87494

کتاب :- گنہگار اور رحمت پروردگار

مصنف :- ڈاکٹر سید [illegible] محمد [illegible]

کمپوزنگ :- سید [illegible]

قیمت ______________

اشاعت اول :- ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۷ء

ناشر :- رکن الاسلام پبلیکیشنز

آزاد میدان [illegible] آباد حیدرآباد

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

" احتساب " ایک ایسی چیز ہے کہ اسکے نام سے بھی بڑے بڑے سورماؤں کے پتے پانی ہوجاتے ہیں ۔ خواہ کوئی غریب ہو یا امیر، فقیر ہو یا بادشاہ اگر اس سے کوئی جرم سرزد ہوگیا اور وہ احتساب کے شکنجے میں آگیا تو اسکے پسینے چھوٹ جاتے ہیں اور بعض تو ایسے ہوتے ہیں کہ اس احتساب کے خوف سے انکا ہارٹ فیل تک ہوجاتا ہے اور بعض ایسے ہوتے ہیں جو خودکشی کرکے اس خوف سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔

اے انسان ! ذرا غور تو کر یہ تو دنیا کا ایک معمولی سا احتساب ہے جہاں دس جاننے والے ولاسہ حوصلہ اور تسلی دینے والے بھی ہوتے ہیں ۔ دس سفارشی بھی نکل آتے ہیں کچھ نہ کچھ لے دے کے بھی کبھی جان چھڑالی جاتی ہے ۔ لیکن آخرت کا احتساب وہ عظیم اور خوفناک احتساب ہوگا جہاں نہ لے دے کے جان چھوٹے گی ۔ نہ جھوٹی گواہیوں سے کام چلیگا ۔ نہ عزیز رشتہ دار کام آئینگے نہ دوست اور جگری یار مدد کو آئینگے نہ کسی ایم پی اے ، ایم این اے کی سفارش چلے گی نہ کسی بڑے دنیاوی حاکم سے تعلق اور رشتہ داری کام آئیگی ۔ قبر کی تاریک کالی کوٹھری میں جب عذاب کے فرشتے تجھ پر آگ کے کوڑے برسا رہے ہونگے تو تیری چیخ و پکار اور فریاد کو نہ کوئی تیرا ساتھی سننے والا ہوگا اور نہ کوئی اسوقت تیرا حامی تیری مدد کرنے والا ہوگا ۔ پھر میدان حشر میں جب تیری بد اعمالیوں اور تیری سیاہ کاریوں کی ایک لمبی فہرست تیرے ہاتھ میں تھمائی جائیگی اسوقت بھی تیری کسمپرسی کا عالم یہ ہوگا کہ نہ ان جرائم سے انکار کرتے بن پڑے گی کیونکہ

Marfat.com

خود تیرے ہاتھ پیر آنکھیں اور کان تیرے ان جرائم کی اسوقت گواہی دے رہے ہونگے۔ نہ اسوقت کوئی تیرا جگری یار اور دوست تیری مدد کو آئیگا کیونکہ الاخلاء یومئذ بعضھم لبعض عدو (سورۃ الزخرف ۶۷ / ۴۳) ہر دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہونگے۔ نہ تیرے بیوی بچے نہ تیرے عزیز و اقارب اسوقت تیرے کوئی کام آئینگے کیونکہ اس دن تو بھائی اپنے سگے بھائی سے ماں اپنے بیٹے سے بیٹا اپنے باپ سے بھاگ رہا ہوگا۔ یوم یفر المرء من اخیہ و امہ و ابیہ و صاحبتہ و بنیہ (سورۃ عبس ۳۴ تا ۳۶ / ۸۰) اس دن بھاگے گا آدمی اپنے بھائی سے اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی سے اپنے بچوں سے۔ نہ اس وقت کسی دنیاوی جاہ و منصب رکھنے والے کی سفارش سے کام بنے گا " فما تنفعھم شفاعۃ الشافعین (سورۃ مدثر آیت ۴۸ / ۷۴) پس انہیں سفارش کرنے والوں کی سفارش کوئی فائدہ نہیں پہنچائیگی۔ نہ تیری کار کوٹھی بنگلے جائیدادیں اور مال و دولت تجھے اس سخت احتساب سے بچا سکیگا " یوم لا ینفع مال ولا بنون " (سورۃ الشعراء آیت ۸۸ / ۲۶) جس دن نہ مال کام آئیگا اور نہ بیٹے۔ اور مجرم ثابت ہونے پر جب دوزخ کے ہیبتناک فرشتے تجھے بالوں سے پکڑکر گھسیٹتے ہوئے دوزخ کی طرف لیکے جارہے ہونگے اس وقت تجھے بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔ " کلا لئن لم ینتہ لنسفعا بالناصیۃ ناصیۃ کاذبۃ خاطئۃ فلیدع نادیہ سندع الزبانیۃ (سورۃ علق آیت ۱۵ تا ۱۸ / ۹۶) خبردار! اگر وہ باز نہ آئے تو ہم ضرور گھسیٹیں گے اس کے پیشانی کے بالوں سے وہ پیشانی جو جھوٹی خطاکار ہے پس وہ بلائے اپنے ہم نشینوں کو ہم بھی جہنم کے فرشتوں کو بلائیں گے۔ اس وقت تو کہے گا ہائے میرا مال و دولت میرا رعب دبدبہ آج میرے کوئی کام نہیں آیا کاش میرا حساب ہی نہ ہوتا کاش مجھ پر موت ہی آجاتی

Marfat.com

واما من اوتی کتابہ بشمالہ فیقول یالیتنی لم اوت کتابیہ و لم ادر ما حسابیہ یالیتہا کانت القاضیہ ما اغنی عنی مالیہ ھلک عنی سلطانیہ خذوہ فغلوہ ثم الجحیم صلوہ ثم فی سلسلۃ ذرعہا سبعون ذراعا فاسلکوہ

اور جسکو دیا جائے گا اس کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں وہ کہیگا کہ اے کاش مجھے نہ دیا جاتا میرا نامہ اعمال اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے اے کاش موت نے ہی میرا قصہ پاک کر دیا ہوتا آج میرا مال میرے کسی کام نہ آیا مجھ سے میری حکومت بھی جاتی رہی (فرشتوں کو حکم ہوگا) اسکو پکڑ لو اور اسکی گردن میں طوق ڈال دو پھر اسے دوزخ میں ڈال دو پھر ستر گز کی زنجیر میں اسکو جکڑ دو۔ لیکن یہاں تو موت بھی نہیں ہوگی کہ اس عذاب سے چھٹکارا مل جائے۔ حتیٰ کہ جب جسم جل کر راکھ ہو جائے گا تو پھر دوبارہ صحیح کر دیا جائے گا تاکہ عذاب مسلسل ہوتا رہے۔

کلما نضجت جلودھم بدلناھم جلودا غیرھا لیذوقوا العذاب

جس وقت ان کی کھالیں جل جائیں گی تو ہم ان کو اور کھالیں بدل دیں گے تاکہ وہ مسلسل چکھتے رہیں عذاب۔

مقام خائفین و تائبین:-

ہاں مگر وہ عاصی و سیاہ کار بندے جو اس آخرت کے احتساب کے خوف سے اس دنیوی زندگی میں لرزتے رہتے ہیں اس دردناک عذاب کے تصور سے انکے دل کانپتے رہتے ہیں انکی آنکھوں سے آنسو بہتے رہتے ہیں اور اس خوف سے اپنے گناہوں کو چھوڑ کر وہ اپنی سابقہ کوتاہیوں اور لغزشوں پر اپنے رب کے حضور ندامت اور شرمندگی عجز و انکساری اور تضرع و زاری کیساتھ مغفرت و بخشش طلب کرتے رہتے ہیں اور اپنے گناہوں پر نادم ہوکے توبہ کرتے رہتے ہیں انکے لیے قرآن میں بشارتیں دی گئی ہیں کہ ایسے

Marfat.com

گنہگار بندوں کو انکا رب معاف فرمادے گا قبر و حشر کی تکلیفیں قیامت کے دن کے حساب وکتاب کو ان پر اللہ آسان فرمادے گا اور ان سے راضی ہوکر ان کو اپنی جنت میں داخل فرمادے گا۔

قرآن کی روشنی میں:-

آیئے ذرا قرآن کی روشنی میں دیکھیں کہ اللہ سے ڈرنے والوں اور اس سے توبہ اور استغفار کرنے والوں کا کیا مقام ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

(۱) ولمن خاف مقام ربہ جنتان۔ (سورہ رحمن آیت ۵۵/۴۶) اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا ہے اس کے لئے دو باغ ہونگے۔ کہیں ارشاد ہوتا ہے۔

(۲) والذین یصلون ما امر اللّٰہ بہ ان یوصل ویخشون ربھم ویخافون سوء الحساب والذین صبروا ابتغاء وجہ ربھم واقاموا الصلوۃ وانفقوا مما رزقناھم سرا و علانیۃ ویدرؤن بالحسنۃ السیئۃ اولئک لھم عقبۃ الدار جنت عدن یدخلونھا ومن صلح من آبائھم و ازواجھم و ذریاتھم و الملئکۃ یدخلون علیھم من کل باب سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار۔ (سورۃ الرعد آیت ۲۱ تا ۲۴ (۱۳/

وہ لوگ جو ملاتے ہیں اسے جسے ملانے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں اور برے حساب کا خوف رکھتے ہیں۔ اور جنہوں نے مصائب پر صبر کیا اپنے رب کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اور صحیح صحیح نماز ادا کی اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے پوشیدہ اور ظاہراً خرچ کیا اور برائی کے مقابلے میں بھلائی کرتے ہیں انہیں کے لئے دار آخرت کی راحتیں ہیں سدا بہار باغات ہیں جن میں وہ خود بھی رہیں گے اور ان کے باپ دادا اور انکی بیویاں اور انکی اولاد میں سے جو صالح ہونگے وہ بھی

Marfat.com

رہیں گے اور انکے پاس فرشتے ہر دروازے سے یہ کہتے ہوئے آئینگے تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کرنے کی وجہ سے ۔ پس کیسا عمدہ ہے یہ آخرت کا گھر ۔

(۳) کہیں فرمایا ان الذین یخشون ربھم بالغیب لھم مغفرۃ و اجر کبیر ۔ (سورۃ ملک آیت ۱۲ / ۶۷) بیشک جو لوگ بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں انکے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے ۔

(۴) کہیں برے اعمال کر کے اپنے نفسوں پر ظلم ڈھا کے اپنے رب سے مغفرت طلب کرنے والوں کو انکی خطاؤں کی معافی کا یوں مژدہ سنایا جاتا ہے ومن یعمل سوء او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا رحیما ۔ (سورۃ النساء آیت ۱۱۰ / ۴) اور جو کوئی برا کام کر بیٹھے یا ظلم کرے اپنے آپ پر پھر اللہ سے بخشش طلب کرے تو اللہ کو بہت بخشش کرنے والا اور رحم کرنے والا پائیگا ۔

(۵) سبحان اللہ ! توبہ استغفار بھی گنہگار بندوں کے لئے کیسا عظیم سہارا ہے کہ اسکے سبب وہ " رب قہار " انکے لئے " رب غفار " بن جاتا ہے ۔ اسکا غضب و جلال انکے لئے " کرم و جمال " میں بدل جاتا ہے ۔ اور دوزخ کے مستحق مجرم اسکے دامن عفو میں آکر سزا سے بچ جاتے ہیں ۔ بلکہ قرب کے اعلی مناصب پر فائز ہوتے چلے جاتے ہیں ۔

والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسھم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبھم ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصروا علی ما فعلوا وھم یعلمون اولئک جزاؤھم مغفرۃ من ربھم و جنات تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا و نعم اجر العاملین ۔ (آل عمران ۱۳۵ / ۳)

اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جب کر بیٹھیں کوئی گناہ یا ظلم کریں اپنے آپ پر تو اللہ کو یاد کرنے لگتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگنے لگتے ہیں ۔ اور اللہ

Marfat.com

سو کون گناہوں کو بخشنے والا ہے اور اپنے کئے پر وہ اڑتے نہیں اور وہ جانتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کا بدلہ انکے رب کے یہاں بخشش ہے اور باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی ہمیشہ رہیں گے ان میں اور کام کرنے والوں کی کیسی اچھی مزدوری ہے۔

(۶) کہیں فرمایا۔ وانی لغفار لمن تاب وآمن و عمل صالحا ثم اهتدی (طہٰ ۸۲)

اور بیشک میں بہت بخشنے والا ہوں اسے جسنے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھا کام کیا پھر ھدایت پر رہا۔

(۷) جو اسکی نافرمانی کرکے اسکی رحمت سے دور ہوگئے تھے اب توبہ کے بعد اسی رب غفور و رحیم کی رحمت انکو اپنی آغوش میں یوں لے لیتی ہے۔

انما التوبة على الذين يعملون السوء بجهالة ثم يتوبون من قريب فاولئك يتوب الله عليهم وكان الله عليما حكيما۔ (النساء ۱۷) توبہ جس کا قبول کرنا اللہ تعالی نے اپنے ذمہ لے لیا ہے انکی توبہ ہے جو بے سمجھی سے گناہ کر بیٹھتے ہیں پھر جلدی سے توبہ کرلیتے ہیں بس یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالی نظر رحمت سے توجہ فرماتا ہے اور اللہ تعالی سب کچھ جاننے والا ہے اور بڑی حکمت والا ہے۔

(۸) اور جب کوئی گنہگار بندہ یہ سوچ کر بالکل مایوس ہوجاتا ہے کہ میں نے کتنی بڑی بڑی نافرمانیاں کی ہیں اور کتنے بے حد وحساب میرے گناہ ہیں یہ کیسے معاف ہونگے۔؟ کوئی دوسرا ملک بھی نہیں جہاں رب کے غضب و جلال سے بچنے کے لئے وہاں بھاگ کر پناہ لے لوں۔ کوئی جہاں میں ایسا طاقتور بھی نہیں جو اسکے مقابلہ میں پناہ دیکر مجھے بچالے، اب بھلا میرا کیا بنے گا؟ ایسے مایوس، لاچار اور گنہگار بندہ کو یہ خوشخبری سناکر گویا اسکے مردہ جسم میں جان ڈالدی جاتی ہے قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لاتقنطوا من

Marfat.com

رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم (سورۃ الزمر آیت ۵۳)
(۴) آپ فرما دیجئے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے زیادتیاں کی ہیں اپنے نفسوں پر اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔ بیشک اللہ سارے گناہوں کو بخش دیگا۔ بلاشبہ وہ بہت بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

(۵) اور انکی ڈھارس بندھائی جاتی ہے کہ جب تک تم توبہ استغفار کرتے رہو گے ہم تمہیں عذاب نہیں دینگے۔ وما کان اللہ معذبہم وھم یستغفرون (الانفال آیت ۳۳) اور اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دینے والا نہیں اس حال میں کہ وہ مغفرت طلب کر رہے ہوں۔

(۱۰) بلکہ ایسے بندے اللہ کو پسند ہیں جو اپنے گناہوں پر شرمندہ ہوتے اس سے توبہ و استغفار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انکو اپنے پیارے بندوں میں شمار کرتے ہوئے انکے اس استغفار پر اظہار پسندیدگی فرماتا ہے۔ اور انکو دین و دنیا میں بہترین اپنے انعامات سے نوازنے کی خوشخبری سناتا ہے۔ وما کان قولھم الا ان قالوا ربنا اغفرلنا ذنوبنا واسرافنا فی امرنا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکفرین فاتاھم اللہ ثواب الدنیا وحسن ثواب الآخرۃ واللہ یحب المحسنین (سورۃ آل عمران آیت ۱۴۷، ۱۴۸)
اور انکا کہنا صرف یہی تھا کہ ہمارے رب ہمارے گناہ بخشدے اور ہمارے کاموں میں جو ہم سے زیادتیاں ہو گئی ہیں (انکو بھی بخشدے) اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں پر ہماری مدد فرما تو اللہ نے انہیں دنیا کا انعام دیا اور آخرت کا عمدہ بدلہ عطا فرمایا اور اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(۱۱) دوسرے مقام پر فرمایا: ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطھرین (سورۃ البقرۃ ۲۲۲) بیشک اللہ تعالیٰ بہت توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

Marfat.com

(۱۲) صرف یہی نہیں بلکہ اس کے خاص نورانی فرشتے جو حاملین عرش ہیں وہ بھی استغفار اور توبہ کرنے والے بندوں سے محبت کرتے ہیں ۔ اور اللہ کی بارگاہ میں اسکی بخشش و مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں ۔ الذین یحملون العرش ومن حولہ یسبحون بحمد ربھم و یومنون بہ و یستغفرون للذین آمنوا ربنا وسعت کل شئی رحمۃ و علما فاغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلک و قھم عذاب الجحیم ربنا وادخلھم جنات عدن التی وعدتھم ومن صلح من آبائھم و ازواجھم و ذریاتھم انک انت العزیز الحکیم و قھم السیئات ومن تق السیئات یومئذ فقد رحمتہ و ذالک ھو الفوز العظیم ۔ (سورۃ المومن آیت ۷-۸-۹/ ۴۰) ۔

جو فرشتے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو عرش کے ارد گرد اپنے رب کی حمد کیساتھ اسکی پاکی بیان کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ ایمان والوں کیلئے بخشش طلب کرتے ہیں ۔ اے ہمارے رب تو نے اپنی رحمت اور علم سے ہر چیز کو گھیر لیا ہے تو انہیں بخش دے جنھوں نے توبہ کر لی اور تیرے راستہ پر چلتے رہے ۔ اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے ۔ اے ہمارے رب اور انہیں ہمیشہ رہنے والے باغوں میں داخل فرما جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور انہیں بھی ان کے باپ دادوں اور انکی بیویوں اور انکی اولاد میں سے جو مغفرت کے لائق ہوں (انکو بھی جنت میں داخل فرما) بیشک تو ہی بڑے غلبہ والا اور بڑی حکمت والا ہے ۔

(۱۳) پھر وہ غفور و رحیم رب اپنے توبہ و استغفار کرنے والے اس بندہ کو نہ صرف معاف فرما دیتا ہے بلکہ اس کے سیاہ نامہ اعمال میں جتنے گناہ ہوتے ہیں اس توبہ کی وجہ سے ان سب کو مٹا دیتا ہے ۔ وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ و یعفو عن السیئات ویعلم ما تفعلون (سورۃ الشوری آیت ۲۵ / ۴۲) اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور انکے گناہ

Marfat.com

معاف کردیتا ہے مٹا دیتا ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب جانتا ہے۔

(۱۴) دوسرے مقام پر فرمایا۔ یمحو اللہ ما یشاء ویثبت عندہ ام الکتاب۔ (سورہ الرعد آیت ۳۹/۱۳) مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے (گناہوں کو) اور باقی رکھتا ہے (جو چاہتا ہے) اور اسی کے پاس ہے اصل کتاب۔

(۱۵) بلکہ اپنے اس گنہگار بندہ کی عجز و انکساری اور تضرع و زاری کیساتھ توبہ و استغفار کو دیکھکر اسکا دریائے رحمت اسقدر جوش میں آجاتا ہے کہ اپنے اس بندے کے سارے گناہوں کو نیکیوں میں بدل کر اسکو اپنا محبوب و مقرب بنالیتا ہے۔ الا من تاب و آمن و عمل عملا صالحا فاولئک یبدل اللہ سیاتہم حسنات و کان اللہ غفورا رحیما۔ (الفرقان آیت ۷۰/۲۵)
مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کئے تو یہ لوگ وہ ہیں کہ بدل دیگا اللہ تعالیٰ انکی برائیوں کو نیکیوں سے۔ اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے۔

(۱۶) جب توبہ اور استغفار کے اتنے بے شمار فوائد اور ثمرات ہیں پھر اے گنہگار بندے اپنے رب کے حضور توبہ کرنے میں کیوں دیر کرتا ہے؟ کیا تجھے یقین نہیں آرہا کہ وہ اتنے سارے اور اتنے بڑے بڑے گناہوں کو آن واحد میں بخشدے گا؟۔ اسکی رحمت اپنے گنہگار بندے کو قبولیت توبہ کا یقین دلاتے ہوئے توبہ کی رغبت دلاتی ہے اور ارشاد ہوتا ہے۔ الم یعلموا ان اللہ ھو یقبل التوبۃ عن عبادہ ویاخذ الصدقات وان اللہ ھو التواب الرحیم۔ (سورہ التوبہ ۱۰۴/۹) کیا انہیں علم نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور صدقہ خود اپنے دست قدرت میں لے لیتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہے

(۱۷) وہ کریم و رحیم رب جسکی رحمت و شفقت پر ھزار ماں باپ کی رحمتیں

Marfat.com

اور شفقتیں قربان۔ بھلا اسکو کب گوارا ہو سکتا ہے کہ اس کا بندہ دوزخ کے دھکتے ہوئے انگاروں میں جلے۔ اسی لئے وہ قرآن مجید میں بار بار اپنے بندوں کو توبہ واستغفار کا حکم دے رہا ہے تاکہ اسکے بہانہ وہ انکے گناہوں کو معاف کرکے انکو جنت میں داخل کردے۔

(۱۸) یاایھاالذین آمنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا عسی ربکم ان یکفر عنکم سیاتکم ویدخلکم جنت تجری من تحتھا الانھار یوم لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ نورھم یسعی بین ایدیھم وبایمانھم یقولون ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علی کل شی قدیر (تحریم ۸/۲۸)

اے ایمان والو اللہ کی جناب میں سچی توبہ کرو کچھ بعید نہیں کہ تم سے تمہارا رب تمہارے گناہ دور کردے اور انہیں ایسے باغوں میں داخل کردے جنکے نیچے نہریں بہتی ہونگی۔ اس دن اللہ رسوا نہیں کریگا نبی کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے اس روز انکا نورایمان دوڑتا ہوگا انکے آگے آگے اور انکے دائیں جانب۔ وہ عرض کریں گے کہ اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارا نور پورا فرمادے اور ہمیں بخش دے بیشک تو جو چاہے اس پر قادر ہے۔

(۱۹) کہیں فلاح کی بشارت دے کر توبہ کا حکم دیا جارہا ہے۔ وتوبوا الی اللہ جمیعا ایہا المؤمنون لعلکم تفلحون (النور ۲۴/۳۱) اے ایمان والو، تم سب کے سب اللہ سے توبہ کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔

(۲۰) تو کہیں توبہ کے ذریعے دین ودنیا کے بے شمار فوائد کے حاصل ہونے کی خوشخبری سنا کر توبہ اور استغفار کرنے کا حکم دیا جارہا ہے۔ وان استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ یمتعکم متاعا حسنا الی اجل مسمی۔ (سورہ ھود ۱۱/۳)

اور اپنے رب سے بخشش طلب کرو پھر اسکی طرف (صدق دل سے) متوجہ ہو جاؤ وہ تمہیں لطف اندوز کریگا زندگی کی راحتوں سے ایک مقررہ

Marfat.com

میعاد تک ۔

(۲۱) کہیں حضرت ھود کی زبانی توبہ کے ذریعے آسمان سے باران رحمت کے نزول اور قوم و ملت کی قوت اور طاقت میں اضافہ کی نوید سنا کر توبہ کا شوق دلایا جارہا ہے ۔ یا قوم استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ یرسل السماء علیکم مدرارا ویزدکم قوۃ الی قوتکم ولا تتولوا مجرمین (سورۃ ھود [illegible])

اے میری قوم تم اپنے رب سے مغفرت طلب کرو ۔ پھر اسکی طرف رجوع کرو تو وہ تم پر خوب بارشیں برسائے گا اور تمہاری قوت کی اور بڑھائے گا اور اسکی نافرمانی کرتے ہوئے اس سے منہ نہ موڑو ۔

(۲۲) کیسا رحیم و کریم رب ہے ۔ پہلے توبہ کے فوائد بتا کر اس کی طرف شوق دلا کر اسکی طرف رغبت دلاتا ہے ۔ لیکن ان ترغیبات اور فوائد کے باوجود اگر کوئی توبہ کی طرف نہیں آتا پھر اسکو برے انجام اور دردناک عذاب سے ڈرا کر اسکو توبہ کرنے کی طرف مائل فرماتا ہے ۔ تاکہ کسی نہ کسی طرح یہ توبہ کرکے دوزخ میں گرنے سے بچ جائے ۔ فان یتوبوا یک خیرا لھم وان یتولوا یعذبھم اللہ عذابا الیما ۔ (سورۃ توبہ [illegible]) تو اگر وہ توبہ کرلیں تو انکا بھلا ہے اور اگر منہ پھیریں (اور توبہ نہ کریں) تو اللہ انہیں سخت عذاب دیگا ۔

حدیث کی روشنی :-

احادیث مبارکہ میں بھی توبہ اور استغفار کرنے والوں کے بڑے فضائل ذکر کیے گئے ہیں ۔ چند احادیث نقل کی جاتی ہیں ۔ جس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ توبہ اور استغفار اللہ تعالیٰ کی کتنی بڑی نعمت ہے اور اسکا حاصل کرنے والا اپنے رب کے غضب اور جلال سے بچکر کس طرح اسکے آغوش رحمت میں آجاتا ہے ۔

Marfat.com

نہ جہاں میں کہیں اماں ملی جو اماں ملی تو کہاں ملی
میرے جرم ہائے سیاہ کو تیرے عفو بندہ نواز میں

(۱) عن ابی هريرة رضی الله تعالى عنه قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول والله انی لاستغفر الله واتوب الیه فی الیوم اکثر من سبعین مرة ۔ (صحیح بخاری باب استغفار النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

ترجمہ ۔ حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ کہتے سنا کہ بیشک میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور اس سے اسکی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں ایک دن میں ستر سے زیادہ مرتبہ ۔ چونکہ استغفار اور توبہ کے بیشمار دینی اور دنیوی فوائد ہیں اور یہ ایک گنہگار بندے کو رب کا محبوب اور مقرب بنا دیتا ہے اس لئے امت کو اسکا شوق دلانے کے لئے اور استغفار اور توبہ کا عادی بنانے کے لئے خود حضور نے ایک ایک دن میں ستر دفعہ سے زیادہ استغفار فرمایا اور اللہ کی بارگاہ میں توبہ پیش کی حالانکہ حضور تو معصوم تھے حضور سے تو کوئی گناہ کبھی بھی سرزد ہی نہیں ہوا تھا اور جو ترک اولی کام تھے انکی بھی اللہ تعالی نے اس آیت مبارکہ میں بخشش کا اعلان فرمادیا تھا ۔ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر ۔ (سورۃ الفتح ۲/۴۸) تاکہ معاف فرمادے اللہ تعالی آپکے اگلے اور پچھلے خلاف اولی تمام کام ۔ پھر حضور کا کثرت سے استغفار فرمانا امت کو سبق دینے کے لئے تھا تاکہ آپکی امت بھی اسکی عادت ڈال لے اور اسکے ذریعے جو رحمتیں اور برکتیں اللہ تعالی کی ایک بندہ کو ملتی ہیں اس سے آپکی امت کا ہر فرد مالا مال ہوجائے گا ۔

(۲) عن هلال بن یسار بن زید مولی النبی صلی الله علیه وسلم قال سمعت ابی یحدثنیه عن جدی انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول من قال استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیه ، غفر له ، وان کان فر

Marfat.com

من الزحف ۔ (مشکوٰۃ عن ترمذی و ابوداؤد ص ۲۰۵)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جس بندہ نے یہ کہا استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ وہ بخشا گیا اگرچہ وہ اسلامی لشکر سے پیٹ موڑ کر بھاگا ہو۔

یعنی حضور کے ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ شریعت اسلامیہ میں کافروں سے جہاد کے وقت اسلامی لشکر میں سے پیٹ موڑ کر بھاگنا سخت ترین گناہ اور بدترین جرم شمار ہوتا ہے۔ لیکن جب بندہ اپنے رب کے حضور استغفار کرتا ہے تو اس جیسے بڑے بڑے گناہوں کے پہاڑ بھی لطف کے دریائے رحمت کے آگے خس و خاشاک کی طرح بہہ جاتے ہیں۔ لہذا بڑے بڑے گناہ کرنے والو! رب کی رحمت سے ناامید نہ ہو اس کے حضور صدق دل سے استغفار کرو وہ تمہارے بڑے بڑے گناہوں کو بھی معاف کر دیگا۔

(۳) عن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد عرضت علی الجنۃ والنار حتی جعلت انفحھا و خفت ان تغشاکم وجعلت اقول رب الم تعدنی ان لا تعذبھم وانا فیھم ۔ الم تعدنی ان لا تعذبھم وھم لیستغفرون ۔ (شمائل ترمذی و سنن ابوداود و سنن نسائی)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بیشک مجھ پر جنت اور دوزخ پیش کی گئی یہاں تک کہ میں اسکو پھونک مارنے لگا کیونکہ مجھے ڈر ہوا کہ کہیں یہ تمہیں نہ ڈھانپ لے (یعنی اس آگ کی لپیٹ میں کہیں تم نہ آجاؤ) اور میں یہ کہنے لگا کہ اے میرے رب! کیا آپ نے مجھ سے وعدہ نہیں فرمایا تھا کہ آپ انکو اس وقت تک عذاب نہیں دیں گے جب تک میں انکے درمیان موجود ہوں۔ اے میرے رب! کیا آپ نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں فرمایا تھا کہ آپ ان کو اس وقت تک عذاب نہیں دیں گے جب تک یہ استغفار کرتے رہیں گے۔

Marfat.com

اس حدیث مبارک سے ایک طرف تو حضور کی عظمت اور منزلت کا پتہ چلتا ہے کہ آپکو اللہ تعالی نے کتنا بلند مقام عطا فرمایا ہے کہ دنیا میں بیٹھکر ساتوں آسمانوں کے اوپر جو جنت و دوزخ ہے اس کو ملاحظہ بھی فرمارہے ہیں اور اتنی طاقت وقوت اور اختیار بھی اللہ نے عطاء فرمایا ہے کہ چاہیں تو یہاں سے پھونک مار کر آتش دوزخ کو بجھادیں ..... دوسرے اس حدیث مبارک سے اپنی امت پر آپکی شفقت کا اندازہ بھی ہوگیا کہ امت کے عذاب کے فکر نے آپ کو بے چین و مضطرب کردیا تھا لیکن اس اضطراب کی حالت میں جس چیز نے آپکے قلب انور کو سکون پہنچایا وہ رب کا یہ وعدہ تھا کہ " ما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون کہ اللہ تعالی اس وقت تک انہیں عذاب نہیں دیگا جب تک اے محبوب آپ ان میں موجود ہیں اور اس وقت تک انہیں عذاب نہیں دیگا جب تک یہ استغفار کرتے رہیں گے لہذا گنہگاروں کے لئے یہ دونوں چیزیں بہت بڑا سہارا ہیں کہ ایک حضور زندہ اور حی ہمارے درمیان موجود ہیں اور امت اپنے گناہوں پر استغفار بھی کرتی رہتی ہے۔ انشاء اللہ رب تعالی اپنا وعدہ ضرور پورا فرمائے گا اور ان دونوں نعمتوں کے صدقہ میں ہم گنہگاروں کو ہرگز عذاب نہیں دے گا۔

۲۰: عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ غفر لہ ذنوبہ وان کانت مثل زبد البحر ..... مستدرک ج ۱ ص ۱۱۵/ مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۲۱۰)

حضور نے فرمایا کہ جس نے یہ کہا کہ استغفر اللہ الذی لاالہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ اسکے سارے گناہ بخشدیے گئے اگرچہ وہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں ذرا اپنے رب کریم کی رحمت واسعہ اور استغفار کے کرشمہ کو دیکھیے

Marfat.com

کہ اسکے سامنے گناہوں کی قلت و کثرت کی کوئی حیثیت نہیں اگر سمندر کے جھاگوں کے برابر بے شمار گناہ بھی ہوں تو استغفار کے صدقہ میں اسکی بے حدو حساب رحمت اسکے سارے گناہوں کو بہا کر لیجاتی ہے اور اسکی ساری خطائیں معاف کردی جاتی ہیں۔

بندہ اپنے گناہوں کی کثرت سے پریشان اور افسردہ نہ ہو بلکہ حق تعالیٰ کی بے حدوحساب رحمت کو دیکھو اور اس سے استغفار اور بخشش طلب کرنے اور گناہوں سے توبہ کرنے میں جلدی کرو انشاء اللہ وہ رحیم و کریم تمہارے سارے گناہوں کو معاف فرمادے گا۔

۵۔ عن فضالة بن عبيد رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العبد آمن من عذاب الله تعالى ما استغفر الله (مسند احمد)

حضور نے فرمایا بندہ اللہ کے عذاب سے اسوقت تک امن میں ہے جب تک وہ اللہ سے استغفار کرتا رہتا ہے۔

ان بطش ربک لشدید۔ رب کی پکڑ بڑی سخت ہے اس سے کوئی بچانے والا نہیں ہاں اگر کوئی چیز اسکی سخت پکڑ اور عذاب سے بچانے والی ہے تو وہ استغفار ہے سبحان اللہ! استغفار ایک گنہگار کے لئے کتنا بڑا قیمتی سہارا ہے

۶۔ عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لزم الاستغفار جعل الله له من كل ضيق مخرجا ومن كل هم فرجا ورزقه من حيث لا يحتسب۔ (سنن ابوداود، سنن ابن ماجہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جس نے استغفار کو اپنے لئے لازم کرلیا یعنی پابندی سے پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر تنگی سے نجات اور ہر غم سے چھٹکارا عطا فرمادے گا اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوگا۔

Marfat.com

اس سے معلوم ہوا کہ "استغفار اور توبہ" کے صرف روحانی اور اخروی فوائد ہی نہیں کہ اللہ تعالی اسکو دوزخ کی آگ سے نجات دے دے گا اور جنت عطا فرمادے گا بلکہ توبہ اور استغفار کرنے والے کو دنیا کے ہر غم ہر آفت ہر مصیبت ہر پریشانی ہر دکھ سے نجات بھی ملی گی اور اللہ تعالی روزی کے دروازے بھی اس کے لئے کھول دے گا اور اسکے مال اور کاروبار میں خوب برکت بھی عطا فرمائے گا۔ اور اسکو وہاں سے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اسکو گمان بھی نہیں ہوگا۔

(۷) اپنے گناہوں کی زیادتی پر فکر مند اور پریشان ہونے والے انسان! کیا تو یہ سوچتا ہے کہ میرے اتنے سارے بیشمار گناہ ہیں بھلا یہ کیسے بخشے جائیں گے؟ اس پر پریشان نہ ہو۔ دیکھ وہ کیا فرما رہا ہے عن انس رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ تعالی یا ابن آدم انک ما دعوتنی ورجوتنی غفرت لک علی ما کان منک ولا ابالی یا ابن آدم لو بلغت ذنوبک عنان السماء ثم استغفرتنی غفرت لک یا ابن آدم انک لو اتیتنی بقراب الارض خطایا ثم لقیتنی لا تشرک بی شیئا لا تیتک بقرابها مغفرۃ (جامع ترمذی)

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے۔ اے اولاد آدم تو مجھ سے جب تک دعا کرتا اور معافی کی امید رکھتا رہے گا میں تجھے معاف کرتا رہوں گا خواہ تو نے کیسے ہی کام کیے ہوں اور مجھے اسکی کوئی پرواہ نہیں۔ اے آدم کے بیٹے تیرے گناہ اگر آسمان کو بھی چھونے لگیں اور تو مجھ سے انکی مغفرت چاہے تو میں تجھے معاف کردوں گا۔ اے فرزند آدم! تو اگر زمین بھر کے بھی گناہ میرے پاس لائے لیکن میرے ساتھ کسی کو

Marfat.com

شریک نہیں ٹھرایا تو میں زمین بھر کے رحمت و مغفرت کے ساتھ تجھ سے ملوں گا۔

(۸) دنیا میں اگر کسی ملازم، نوکر، غلام یا ماتحت سے ایک بار یا دو بار غلطی ہو جائے تو معاف کر دی جاتی ہے لیکن بار بار اگر کوئی غلطی کرے تو معاف نہیں کیا جاتا لیکن یہ کیسا رحیم و کریم آقا ہے جس کا بندہ اور غلام بار بار گناہ کر کے اپنے رب کے حضور آکے صدق دل سے توبہ و استغفار کرتا ہے اور وہ ہر بار اسکو معاف فرما دیتا ہے۔

عن عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا قالت جاء حبیب ابن الحارث الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی رجل مقراف للذنوب فقال تب الی اللہ یا حبیب فقال یا رسول اللہ انی اتوب ثم اعود قال کلما اذنبت فتب قال اذا یا رسول اللہ تکثر ذنوبی قال عفو اللہ اکثر من ذنوبک یا حبیب بن حارث۔ (حاکم مسند ابو نعیم)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حبیب بن حارث آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں بہت گنہگار انسان ہوں مجھ سے بہت گناہ سرزد ہوتے ہیں آپ نے فرمایا اے حبیب! اللہ سے توبہ کر لیا کرو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں توبہ کر لیتا ہوں لیکن پھر دوبارہ مجھ سے گناہ سرزد ہو جاتا ہے آپ نے فرمایا جب بھی گناہ کیا کر تو فوراً توبہ کر لیا کر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اسطرح تو میرے گناہ بہت بڑھ جائیں گے آپ نے فرمایا اے حبیب بن حارث! اللہ کا عفو و درگزر تیرے گناہوں سے کہیں زیادہ ہے۔

(۹) اگر کسی "جرم" کے پیچھے وہ ہوں جو عدالت میں ... دیں تو "مجرم" کا بچنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ ... احکم الحاکمین کی عدالت میں ہر انسان کے ...

Marfat.com

کے ہاتھ پیر جب اسکے خلاف گواہی دینگے تو ایسے پکے گواہوں کے ہوتے ہوئے پھر یہ سزا سے کیسے بچے گا؟ اے اللہ کے مجرم! بس تو صرف سچے دل سے توبہ و استغفار کر لے پھر تجھے ان پکے گواہوں کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں دیکھ رب انکا کیسا بندوبست فرماتا ہے۔

عن انس بن مالک رضی اللّٰہ تعالی عنه قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم اذا تاب العبد من ذنوبه انسی اللّٰہ حفظة ذنوبه وانسی ذالک جوارحه و معالمه من الارض حتی یلقی اللّٰہ یوم القیامة ولیس علیه شاهد من اللّٰہ بذنب۔ (الترغیب ج ۴ ص ۹۴)

ترجمہ:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ اپنے گناہوں سے توبہ کرلیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے محافظ فرشتوں کو اسکے اعضاء کو اور زمین میں جو کچھ اسکے شواہد و نشانیاں ہیں ان سب کو اسکے گناہ بھلا دیتا ہے یہاں تک کہ جب وہ اللہ کے سامنے پیش ہوتا ہے تو اسکے اس گناہ پر اس وقت کوئی گواہی دینے والا نہیں ہوتا۔

(۱۰) رب ذوالجلال کی نافرمانیاں کر کے اسکے دردناک عذاب کے مستحق بن جانے والو! ذرا اشک ندامت بہاکے اسکے حضور معافی تو مانگو۔ دیکھو اسکا دریائے رحمت کیسا ٹھاٹھیں مار رہا ہے اور وہ توبہ کرنے والے "عادی مجرموں" کی معافی کا کیسا جانفزا اعلان فرمارہا ہے۔

عن ابی هریرة رضی اللّٰہ تعالی عنه عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فیما یحکی عن ربه تبارک وتعالی قال اذنب عبد ذنبا فقال اللّٰهم اغفرلی ذنبی فقال تعالی اذنب عبدی ذنبا علم ان له ربا یغفر الذنب ویاخذ بالذنب ثم عاد فاذنب فقال رب اغفرلی ذنبی فقال تعالی اذنب عبدی ذنبا فعلم ان له ربا یغفر [illegible] ویاخذ بالذنب ثم عاد فاذنب فقال رب اغفرلی ذنبی فقال تعالی [illegible] ذنبا فعلم ان له ربا یغفر الذنب ویاخذ بالذنب اعمل ما شئت فقد غفرت لک [illegible]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد بیان فرمایا کہ کوئی بندہ ایک مرتبہ گناہ کر گزرتا ہے پھر کہتا ہے "اے اللہ تو میرے گناہ معاف کردے"۔ اس پہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے گناہ تو کیا مگر وہ یہ بھی جانتا ہے کہ اسکا کوئی رب ہے جو معاف بھی کرتا ہے اور گرفت بھی کرتا ہے۔ پھر وہ گناہ کا اعادہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے رب **میرا گناہ** بخشدے تب اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے گناہ کیا مگر وہ یہ بھی جانتا ہے کہ میرا کوئی رب بھی ہے۔ جو گناہ معاف کرتا ہے۔ اور گناہوں پر پکڑ بھی کرتا ہے (تو اے میرے بندے) میں نے تجھے معاف کیا۔ اب جو تیرا دل چاہے کر، یعنی اگر پھر کبھی تجھ سے کوئی گناہ سرزد ہوگیا اور اسی طرح تو نے مجھ سے سچی معافی طلب کی تو میں پھر تیرے گناہ معاف کردونگا۔

(۱۱) جب ایک چھوٹا نادان بچہ دوڑتا ہوا چھت کے کنارے پر پہنچ جاتا ہے اور نیچے گرنے لگتا ہے تو اسکی ماں جسطرح اپنے ہاتھوں کو پھیلاکر اسکو اپنے آغوش میں لینے کے لئے بے چین و بے قرار ہو جاتی ہے۔ اسی طرح وہ بندہ جسکو رب نے خود بناکر خود ہی اسکو پالا ہو جب وہ گناہ کر کے دوزخ میں گرنے لگتا ہے تو اسکی رحمت کو گوارا نہیں ہوتا اور وہ اپنا دست رحمت پھیلا دیتا ہے تاکہ گنہگار معافی مانگ کے توبہ کرکے اسکے آغوش رحمت میں آجائے اور دوزخ میں گرنے سے بچ جائے۔ اسی کو حدیث میں اسطرح بیان فرمایا گیا ہے۔ ان اللّٰہ تعالٰی یبسط یدہ باللیل یتوب مسئی النہار ویبسط یدہ باالنہار یتوب مسئی الیل حتی تطلع الشمس من مغربہا۔ (صحیح مسلم)

حضور نے فرمایا کہ رات کے وقت اللہ تعالیٰ دست رحمت اپنا پھیلائے رکھتے ہیں تاکہ دن کا کوئی گنہگار توبہ کرے تو وہ اسے معاف فرمائے ... رحمت ... رکھتے ہیں تاکہ رات کا کوئی گنہگار توبہ کرے تو وہ

اسکی توبہ قبول کرلے اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔

(۱۲) جب گرتا ہوا بچہ ماں کی آغوش میں آجاتا ہے تو اسکو کتنی خوشی ہوتی ہے اسی طرح جب دوزخ میں گرتا ہوا بندہ توبہ کرکے آغوش رحمت میں آجاتا تو رب کو کتنی خوشی ہوتی ہے اسکا اندازہ اس حدیث سے لگائیے۔ عن ابی هريرة رضی اللّٰه تعالی عنه عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم انه قال قال اللّٰه عز وجل انا عند ظن عبدی انا معه حيث يذكرنی و اللّٰه اللّٰه افرح بتوبة عبده من احدكم يجد ضالته بالفلاة ومن تقرب الی شبرا تقربت اليه ذراعا ومن تقرب الی ذراعا تقربت اليه باعا و اذا اقبل الی يمشی اقبلت اليه اهرول (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ میں اپنے بندہ کے گمان کے مطابق اس سے معاملہ کرتا ہوں اور وہ مجھے جہاں بھی یاد کرتا ہے میں اسکے ساتھ ہوتا ہوں اور اللہ کی قسم اللہ تعالی اپنے بندوں کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو جنگل بیابان میں اپنی گم شدہ سواری کو پاکر خوش ہوتا ہے اور اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جو مجھ سے ایک بالشت قریب آتا ہے میں ایک ہاتھ بھر اس سے قریب آتا ہوں اور جو میری طرف ایک ہاتھ بھر آتا ہے میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں جو میری طرف چلکر آتا ہے میں اسکی طرف لپک کر بڑھتا ہوں۔

(۱۳) کیوں نہ اسے خوشی ہو اسلئے کہ وہ ماؤں سے زیادہ شفیق و مہربان ہے۔

وعن عمر بن الخطاب رضی اللّٰه تعالی عنه قال قدم رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم بسبی فاذا امراة من السبی تسعی اذا وجدت صبيا فی السبی اخذته فالزقته ببطنها فارضعته فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم اترون هذه المراة طارحة ولدها فی النار قلنا لا واللّٰه فقال اللّٰه ارحم بعباده من هذه

Marfat.com

بولدھا۔ (صحیح بخاری / صحیح مسلم)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کچھ قیدی آئے ہوئے تھے ان قیدیوں میں ایک عورت گھبرائی گھبرائی پریشان سی پھر رہی تھی (شاید اس کا بچہ گم ہوگیا تھا) جب قیدیوں میں اسے کوئی بچہ دکھائی دیتا تو وہ لپک کر اسے اٹھالیتی اور چھاتی سے لگاکر اسے دودھ پلانا شروع کردیتی (اسکی یہ کیفیت دیکھتے ہوئے) حضور نے فرمایا کیا تمہارے خیال میں ایسی عورت اپنے بچہ کو آگ میں ڈال سکتی ہے۔ ہم نے عرض کیا اللہ کی قسم وہ ہرگز ایسا نہیں کر سکتی۔ تب آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس عورت کے اپنے بچہ پر رحم اور مہربانی کرنے سے زیادہ رحیم اور مہربان ہے۔

(۱۴) ماں باپ کی شفقت اور محبت کا تو کچھ اندازہ ہے لیکن اسکی رحمت باپ کی شفقت و رحمت سے کتنی زیادہ ہے اسکا اندازہ اس حدیث مبارک سے لگایئے اور سوچیئے کہ ایسا شفیق و مہربان رب شرمسار بندہ کی کیوں نہ بخشش فرمائیگا۔

ان للّٰہ تعالیٰ ماۃ رحمۃ انزل منھا رحمۃ واحدۃ بین الجن و الانس والبھائم والھوام فیھا یتعاطفون و بھا یتراحمون وبھا تعطف الوحش علی ولدھا و اخر اللہ تعالیٰ تسعا و تسعین رحمۃ یرحم بھا عبادہ یوم القیامۃ۔ (صحیح بخاری / صحیح مسلم)

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے سو رحمتیں ہیں اسمیں سے ایک حصہ اس نے جن و بشر جانوروں اور کیڑوں مکوڑوں کے لئے اتارا یہ اسی ایک حصہ رحمت کا اثر ہے کہ سب باھم نرمی برتتے ہیں اور ایک دوسروں پر مہربان ہوتے اور ایک دوسرے کا لحاظ رکھتے ہیں اور اسی کا اثر ہے کہ وحشی جانور بھی اپنے بچے پر نرمی کرتے ہیں اور ننیانوے رحمتیں اللہ تعالیٰ نے آخرت

Marfat.com

کے لئے اپنے پاس رکھ چھوڑی ہیں کہ قیامت کے دن اپنے بندوں پر انہی رحمتوں کے ذریعے رحم فرمائیگا۔

(۱۵) بندوں سے جب گناہ سرزد ہوجاتے ہیں اور وہ اپنے ان گناہوں پہ شرمندہ ہوکے اپنے رب کے حضور عاجزی و انکساری اختیار کرتے ہیں اور ان کوتاھیوں اور لغزشوں پر اس سے گڑاگڑا کر معافی طلب کرتے ہیں تو انکی یہ اداء اسکو اتنی پسند آتی ہے کہ حضور فرماتے ہیں۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لو لم تذنبوا الذھب اللہ بکم وجاء بقوم یذنبون فیستغفرون اللہ فیغفر لھم۔ (مسلم) اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم سے گناہ سرزد ہی نہیں ہوتا تو اللہ تعالی تم کو ایک طرف کرتے اور تمہارے بجائے دوسروں لوگوں کو لے آتے کہ وہ گناہ بھی کرتے اور اسپر مغفرت بھی طلب کرتے تو وہ انکی مغفرت فرماتا۔

(۱۶) اور مغفرت بھی کوئی چھوٹے موٹے گناہوں کی نہیں بلکہ پہاڑ کے برابر بڑے بڑے گناہ بھی اگر کسی کے ہوں اور وہ توبہ و استغفار کرے تو اللہ تعالی اسکے ان بڑے بڑے گناہوں کو بھی معاف فرمادے گا۔

عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجئی یوم القیامۃ ناس من المسلمین بذنوب امثال الجبال یغفرھا اللہ لھم۔ (صحیح مسلم)

حضور نے فرمایا قیامت کے دن بعض گنہگار مسلمان ایسے بھی ہونگے جو پہاڑوں کے برابر گناہ لیکے آئینگے مگر اللہ تعالی انکو بھی بخش دے گا۔

(۱۷) دنیامیں اگر کسی سے کوئی غلطی ہوجائے اور وہ اپنی غلطی نہ مانے تو اسپر زیادہ غصہ آتا ہے لیکن اگر کوئی اپنی غلطی کا فوراً اقرار کرلے اور اعتراف جرم کرلے تو فوراً غصہ ٹھنڈا ہوجاتا ہے اسی طرح رب کی بارگاہ میں بھی

87499

Marfat.com

جب اس کا مجرم اور خطا کار بندہ اپنے جرم و خطاء کا اعتراف کرتا ہے تو صرف اعتراف قصور سے ہی اس غفور رحیم کو اس پر رحم آجاتا ہے اور وہ اسکی خطاء کو معاف فرما دیتا ہے۔ اپنے خالق و مالک اور اپنے آقاؤ مولیٰ کے سامنے اپنے ایک ایک جرم اور اپنی ایک ایک خطاء کا اقرار کرنے میں ایک عجیب لذت ہے۔ اعتراف قصور بھی ایک طرح کی توبہ ہے بلکہ توبہ کا یہ ایک ایسا نرالا اور اچھوتا انداز ہے کہ اس پر رب کو بڑا پیار آتا ہے اور توبہ کے بیچ یہ انداز اختیار کرنے والے پر اسکی رحمت کی گھٹائیں جھوم کر آتی ہیں اور نہ صرف یہ کہ اسکے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں بلکہ اسکی دینی اور دنیوی مشکلوں آفتوں اور پریشانیوں سے بھی اسکو نجات دلا دی جاتی ہے۔ دیکھئے حضرت یونس علیہ السلام نے جب مچھلی کے پیٹ میں ان الفاظ کے ساتھ اعتراف قصور کیا کہ "لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین" کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیرے لئے پاکی ہے بیشک مجھ سے قصور ہو گیا "تو اللہ تعالیٰ نے اسی وقت ان پر رحم فرمایا اور مچھلی کے پیٹ سے نکال کر انکو اس مصیبت سے فوراً نجات عطا فرما دی بلکہ اس انداز سے اعتراف قصور کرنے پر مومنوں کو بھی قرآن میں خوشخبری سنا دی گئی کہ اگر وہ بھی ایسا کرینگے تو ہم انکو بھی اسی طرح ہر دکھ درد پریشانی اور غم سے نجات دے دینگے۔ چنانچہ ارشاد رب العزت ہے۔ و ذالنون اذ ذھب مغاضبا فظن ان لن نقدر علیہ فنادی فی الظلمات ان لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین فاستجبنا لہ و نجیناہ من الغم و کذلک ننجی المومنین۔

(الانبیاء ۸۷/ ۸۸ ، ۲۱)

اور ذوالنون (یعنی حضرت یونس) کو یاد کرو جب وہ غصہ میں بھرے ہوئے چلے تو انہوں نے گمان کیا کہ ہم ان پر تنگی نہ کرینگے تو انہوں نے اندھیروں میں پکارا "لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین" پس ہم

نے انکی پکار سن لی اور انہیں غم سے نجات بخش دی اور ھم اسی طرح نجات دینگے مومنوں کو بھی۔

اسی لئے حدیث شریف میں آتا ہے۔ عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوۃ ذی النون اذا دعا بہ و ھو فی بطن الحوت " لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین لم یدع بہا رجل مسلم فی شئی قط الا استجاب اللہ لہ۔ (مسند احمد ۱۷۰/ جامع ترمذی عن نسائی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذو النون (حضرت یونس علیہ السلام) نے جو دعا مچھلی کے پیٹ میں مانگی تھی وہ یہ تھی " لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین " جو بھی مسلمان کسی معاملہ میں اس دعا کو مانگیگا اللہ تعالی اسکی دعا کو قبول فرمائیگا۔

اور ایک روایت میں یہ بھی الفاظ آتے ہیں کہ کوئی مصیبت زدہ اس حضرت یونس کی دعا کو پڑھیگا تو اللہ تعالی اسکو اس مصیبت سے نجات عطا فرمائے گا کیونکہ یہ اللہ تعالی کا (قرآن میں) وعدہ ہے اور اللہ کبھی وعدہ خلافی نہیں فرماتا۔ (کتاب التوابین ۔ عبد اللہ بن احمد بن قدامہ ص ۵۳)۔

دنیا کی مصیبت و آفت کیوں نہ ٹلیگی ؟ یہ "اعتراف قصور" تو وہ چیز ہے کہ اسکی وجہ سے تو میدان حشر کی سختیوں اور مصیبتوں کو بھی اللہ تعالی آسان فرما دے گا اور جو دوزخ کی سزا کا مستحق ہو چکا ہوگا اسکو اس اعتراف قصور کے صدقے میں دوزخ سے رہائی کا پروانہ مل جائے گا حدیث مبارک میں آتا ہے ۔ عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یدنی المومن یوم القیامۃ من ربہ حتی یضع کنفہ علیہ فیقررہ بذنوبہ فیقول اتعرف ذنب کذا اتعرف ذنب کذا فیقول رب اعرف قال فانی قد سترتہا علیک فی الدنیا و انا اغفرھا لک الیوم فیعطی صحیفۃ حسناتہ (صحیح بخاری صحیح مسلم)

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ قیامت کے دن بندہ مومن کو اللہ تعالیٰ کے قریب کیا جائیگا وہ دامن رحمت سے سایہ فگن ہوگا اور اس سے اسکے گناہوں کا اقرار کرائیگا پس اللہ تعالیٰ فرمائیگا کیا اس گناہ کو پہچانتے ہو؟ کیا اس گناہ کا اقرار کرتے ہو؟ وہ عرض کریگا اے میرے رب انکا مجھے اعتراف ہے کہ یہ مجھ سے سرزد ہوئے ہیں اچھا اس اعتراف قصور پہ اللہ تعالیٰ فرمائیگا دنیا میں میں نے تیرے گناہ چھپائے جا آج بھی میں تجھے معاف کرتا ہوں اور اسکو نیکیوں کا صحیفہ یعنی پروانہ معافی دے دیا جائیگا۔

سچی توبہ:-

قرآن و حدیث کی روشنی میں اب تک توبہ اور استغفار کے جو کچھ فوائد و فضائل و ثمرات بیان کئے گئے اس سے مراد سچی توبہ ہے اور سچی توبہ اسے نہیں کہتے کہ صرف زبان سے توبہ توبہ کرلی جائے بلکہ سچی توبہ کے لئے چند چیزوں کا ہونا ضروری ہے جنمیں سے سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ جس گناہ سے آدمی توبہ کر رہا ہے وہ گناہ چھوڑ دے اور اس معصیت اور جرم سے باز آجائے۔ دوسری چیز یہ ہے کہ آئندہ کیلئے پکا ارادہ کرلے کہ اب کبھی یہ گناہ نہیں کرے گا اور تیسری چیز یہ ہے کہ اگر اس گناہ کا تعلق کسی بندہ سے ہو تو اسکا حق ادا کرے یا اس سے معاف کرائے چوتھی چیز یہ ہے کہ جو گناہ اس سے سرزد ہوا ہے اسپر ندامت، شرمندگی، عاجزی، انکساری کا اظہار کرتے ہوئے رب کے حضور اس گناہ سے معافی کا طلبگار ہو۔ اگر اس وقت احساس ندامت اور خوف خدا سے اسکی پلکیں بھیگ جائیں اور اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلیں تو سمجھ لے کہ اب بارگاہ الٰہی میں اسکی توبہ ضرور قبولیت کا شرف پائیگی۔ یہ آنسو قبولیت کی علامت ہیں۔ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کے یہاں اسکی بڑی قدرو منزلت ہے ۔ چنانچہ جو قرآن کو سنکر روتے ہوئے سجدے میں گر پڑتے ہیں اللہ تعالی ایسے اپنے پیارے بندوں کا قرآن میں ذکر کر کے انسے اپنی محبت کا اظہار فرمارہا ہے ۔ ارشاد ہوتا ہے ۔

ویخرون للاذقان یبکون و یزیدھم خشوعا (سورۃ بنی اسرائیل ۱۰۹ ر ۱۰) اور وہ روتے ہوئے ٹھوڑی کے بل گر جاتے ہیں اور قرآن انکے خشوع یعنی دل کے جھکنے کو بڑھا دیتا ہے ۔

اسی طرح حدیث مبارک میں اس رونے کی عظمت اور اہمیت کو بیان کرتے ہو سرکار دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " لایلج النار رجل بکی من خشیۃ اللہ حتی یعود اللبن فی الضرع (جامع ترمذی) کہ اللہ تعالی کے ڈر سے رونے والا کبھی جہنم میں نہیں جائیگا حتی کے دودھ تھنوں میں واپس چلا جائے گا ۔ یعنی حضور کے ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ دودھ کا واپس تھنوں میں جانا جسطرح محال ہے اسی طرح خوف خدا میں رونے والے کا جہنم میں جانا بھی نا ممکن اور محال ہے ۔ ایک اور حدیث مبارک میں اسکی فضیلت کو بیان کرتے ہوئے سرکار نے فرمایا یظلھم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ امام عادل و شاب نشاء فی عبادۃ اللہ تعالی و رجل قلبہ معلق بالمساجد و رجلان تحابا فی اللہ اجتمعا علیہ و تفرقا علیہ و رجل دعتہ امراۃ ذات منصب و جمال فقال انی اخاف اللہ و رجل تصدق بصدقۃ فاخافھا حتی لا تعلم شمالہ ما تنفق یمینہ ورجل ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناہ (صحیح بخاری ۔ صحیح مسلم) ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات قسم کے لوگ ایسے ہونگے کہ جنکو اللہ تعالی اس دن اپنے سایہ رحمت میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اسکے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا

۱ ۔ امام عادل ۲ ۔ نوجوان عبادت گزار ۳ ۔ وہ شخص جسکا دھیان ہر وقت

Marfat.com

مسجد میں لگا رہے (کہ کب نماز کا وقت ہو اور میں مسجد میں جاؤں) ۴۔ وہ دو آدمی جو محض اللہ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کریں، ملیں تو اللہ کے لیے جدا ہوں تو اللہ کے لیے۔ ۵۔ وہ شخص جسے باحیثیت حسن و جمال والی عورت دعوت گناہ دے اور وہ کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ ۶۔ وہ شخص جو صدقہ و خیرات اتنی پوشیدگی سے دے کہ بائیں ہاتھ کو بھی پتا نہ چلے کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا۔ ۷۔ وہ شخص جو خلوت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور اسکی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جائیں۔

ترمذی شریف ہی کی ایک اور روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ایک آنسو کا قطرہ جو اللہ کے خوف کے باعث آنکھ سے ٹپکے اور دوسرا خون کا قطرہ جو اللہ کی راہ میں (جہاد) بہے۔ اور نشانوں میں سے ایک وہ نشان جو اللہ کی راہ میں لگا ہو (یعنی جہاد میں) اور دوسرا وہ نشان جو اللہ کے فرائض میں سے کسی فرض کی ادائیگی کے سلسلہ میں لگا ہو

بہرحال خلاصہ کلام یہ ہے کہ جو شخص اس گناہ کو ترک کر کے اور آئندہ بھی اسکو ترک کرنے کا عزم کر کے رب ذوالجلال کے خوف سے روتے ہوئے احساس ندامت کے ساتھ جب اسکی بارگاہ میں اپنے اس گناہ کی بخشش طلب کریگا اور صدق دل سے توبہ کریگا تو اللہ تعالیٰ اسکی توبہ کو ضرور قبول فرمائیگا پھر نہ صرف یہ کہ اسکے گناہ بخشدے گا بلکہ اسکے گناہ کو نیکی میں تبدیل کر کے اسکو اپنا محبوب اور پیارا بنا لیگا۔

لہذا اے مسلمان، موت کا کوئی بھروسہ نہیں اسکے آنے سے پہلے اپنے رب کے حضور گڑگڑا کر اپنے گناہوں سے سچی توبہ کر کے اسکے نیک اور پیارے بندوں میں شامل ہو جا اور سیدھا جنت میں چلا جا۔ فادخلی فی عبادی

Marfat.com

وادخلی جنتی۔

وسیلہ مصطفی :-

توبہ کی قبولیت کے لئے ایک اور اہم چیز سرور دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ ہے ۔ جب گنہگار بندہ اپنے رب کی بارگاہ میں اسکے محبوب کا وسیلہ پیش کرکے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالی اس محبوب وسیلہ کو کبھی رد نہیں فرماتا بلکہ اسکے صدقہ فوراً اسکی توبہ کو قبول فرمالیتا ہے ۔ اور توبہ کا یہ طریقہ خود قرآن میں اس نے ہمیں سکھایا ہے ۔ ارشاد رب العزت ہے ۔ ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفرلھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما (سورہ نساء ۶۴/۴) اور انہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کرلیا ہے تو وہ آپ کے پاس آئیں پھر اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کریں اور رسول بھی انکے لئے بخشش طلب کریں تو وہ اللہ کو بہت توبہ قبول فرمانے والا اور رحم فرمانے والا پائینگے ۔

اس آیت مبارکہ میں کسی زمانے کی قید لگائے بغیر قیامت تک آنے والے حضور کی امت کے گنہگاروں کے لئے معافی اور توبہ کی قبولیت کا یہ طریقہ رب نے بیان فرمادیا کہ تمہارا اللہ کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کرنا اس وقت قبول ہوگا جب تم ہمارے نبی کی بارگاہ میں جاکر انکا وسیلہ اور سفارش لیکر آؤ گے جب وہ تمہاری سفارش فرمائینگے تو ہم تمہارے سارے گناہ معاف فرمادینگے ۔

ظاہر ہے قرآن کے احکامات آفاقی اور دائمی ہیں لہذا یہ حکم بھی ہر زماں اور مکاں کے بسنے والوں کے لئے ہے ۔ آج کوئی گناہ کرے یا کل کرے عربستان میں کرے یا پاکستان میں کرے ۔ امریکہ میں کرے یا افریقہ میں کرے جب بھی اور جہاں بھی کوئی گناہ کرے اسکے لئے رب کا حکم ہے کہ میرے رسول

Marfat.com

کے پاس آئے اور آپکی سفارش لائے۔ اب ظاہر ہے ہر شخص مدینہ شریف حضور کے روضہ انور پر تو نہیں پہنچ سکتا لہذا اس آیت کے معنی یہ ہونگے کہ جہاں ہے وہیں سے بیٹھے بیٹھے اپنی فریاد نبی کی خدمت میں پیش کردے وہ روضہ شریف میں ہی تیری فریاد کو سن لینگے اور وہیں سے رب کی بارگاہ میں تیری سفارش فرمائے تیری بگڑی بنادینگے۔ یہ خیال دل میں کبھی مت لائیو کہ وہ ہماری فریاد کو اتنی دور سے اور وہ بھی وصال فرمانے کے بعد کیسے سنیں گے؟ اس کا جواب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی ایک صحیح حدیث مبارک میں پہلے سے دے دیا ہے۔ آپ کا ارشاد مبارک ہے کہ "لیس من عبد یصلی علی الا بلغنی صوتہ حیث کان قلنا وبعد وفاتک قال و بعد وفاتی (سنن ابن ماجہ / طبرانی / ترغیب / جلاء الافہام لابن قیم ص ٦٣) کہ میرا امتی جہاں سے بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے اسکی آواز مجھ تک پہنچتی ہے اور میری وفات کے بعد بھی ایسا ہی ہوگا۔ ثابت ہوا کہ یہ خیال ہرگز نہیں لانا چاہیئے کہ وہ اتنی دور سے اور وصال کے بعد کیسے سنیں گے بلکہ آپکا امتی قیامت تک کسی زمانہ میں اور کسی مقام اور کسی جگہ سے حضور سے فریاد کریگا تو حضور اسکی فریاد کو ضرور سنیں گے اور اسکی ضرور فریاد رسی فرمائیں گے

بہرحال جب حضور کا گنہگار امتی حضور سے اللہ کی بارگاہ میں سفارش کے لئے عرض کریگا تو حضور اسپر ضرور کرم فرمائیں گے اور اسکی اللہ سے سفارش کر کے اسکو بخشوا دینگے کیونکہ قرآن میں اللہ تعالی نے آپکی یہ شان بیان فرمائی ہے عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف الرحیم۔ کہ امت کا تکلیف میں پڑجانا ان پر بہت گراں گزرتا ہے وہ امت کے لئے اچھی حالت کے خواہاں ہیں اور ان پر بہت شفیق اور مہربان

Marfat.com

ہیں۔ جو نبی امت کے پاؤں میں اگر کانٹا چبھ جائے تو اس تکلیف کو گوارہ نہیں کر سکتا وہ نبی کب گوارہ فرمائے گا کہ ہم دوزخ کے سخت ترین عذاب اور تکلیف سے دوچار ہوں لہذا جب سفارش کے لئے انکو پکارو گے وہ فورا اللہ کی بارگاہ میں تمہاری سفارش کرکے دوزخ کے عذاب سے تمہیں رہائی دلا دینگے۔

ذرا دیکھو انکو تمہاری تکلیف کا کتنا احساس ہے۔ گناہ کرکے جس خدا کے عذاب کو تم اپنے لئے لازم کرتے ہو اسکے خیال سے وہ کتنے بے چین اور مضطرب ہیں۔ حدیث مبارک میں آتا ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پاک میں آیۃ کریمہ تلاوت فرمائیں۔ رب انھن اضللن کثیرا من الناس فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور الرحیم (سورہ ابراھیم ۱۴/۶۳) حضرت ابراھیم نے عرض کی اے میرے رب بیشک بتوں نے بہت لوگ بہکادئے ہیں تو جس نے میرا ساتھ دیا وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہنا نہ مانا تو بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے۔ اسکے بعد حضور نے یہ آیۃ مبارکہ تلاوت فرمائی۔ ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم (سورہ المائدہ آیت ۵/۸۱۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی امت کے لئے فرمایا کہ اے میرے اللہ۔ اگر آپ انہیں عذاب دیں تو بہرحال یہ آپ کے بندے ہیں اور اگر آپ انکو معاف فرمادیں تو بیشک آپ زبردست حکمت والے ہیں۔ ان آیات کی تلاوت کرکے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور آپ نے روتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو بلند کرکے اللہ سے عرض کی اللھم امتی امتی۔ اے اللہ میری امت اے اللہ میری امت، اللہ تعالیٰ کو سب کچھ پتا تھا لیکن حضرت جبرئیل کو حکم دیا " یا جبرئیل اذھب الی محمد وربک اعلم فسئلہ ما یبکیہ " اے جبرئیل جاؤ میرے

Marfat.com

محبوب کے پاس اور ان سے پوچھو آپکو کس چیز نے محزون واشکبار کر دیا جبرئیل دوڑ کر حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا پیغام دیا حضور نے جبرئیل کے ذریعہ اسکا جواب بجھوادیا۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کو پھر حکم دیا کہ یاجبرئیل اذھب الی محمد فقل انا سنرضیک فی امتک ولا نسوءک۔ (صحیح مسلم) اے جبرئیل ہمارے محبوب کے پاس جاؤ اور ان سے کہدو کہ ھم آپکو آپکی امت کے معاملہ میں خوش کر دینگے اور آپکو غمزدہ نہیں ہونے دینگے۔

یہ حدیث ھم گنہگاروں کے لئے بہت بڑا سہارا ہے اگرچہ اس میں کوئی شک نہیں ھم گناہ کرکر کے جہنم کے مستحق ہوگئے ہیں لیکن جب ہم حضور سے اللہ کی بارگاہ میں سفارش کے لئے عرض کریں گے تو بھلا ان جیسا شفیق اور کریم نبی ہمیں دوزخ کی آگ میں جلتا ہوا کب دیکھ سکے گا وہ فوراً ہماری سفارش فرمائینگے اور اللہ آپکی سفارش پر ہمیں ضرور بخشدیگا کیونکہ وہ کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا اور اسکا وعدہ ہے کہ اے محبوب آپکی امت کے بارے میں آپکو غمزدہ نہیں ہونے دونگا۔ آپ کے امتیوں کو بخشکر آپ کو خوش کر دونگا۔ انشاء اللہ وہ ھم سیاہ کاروں کی خطاؤں کو معاف فرماکر اور ھم بدکاروں کو بخش کر اپنے محبوب کو ضرور راضی کریگا۔

محبوبان خدا اور وسیلہ مصطفےٰ :-

مندرجہ بالا آیۃ مبارکہ جس میں اللہ تعالیٰ نے توبہ کرنے والوں کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش اور آپکا وسیلہ لانے کا حکم دیا ہے اس پر عمل کرتے ہوئے بڑے بڑے اللہ کے پیارے اور مقبول بندوں نے اپنے اپنے مقامات اور جگہوں پر رہکر حضور سے فریاد کی۔ اپنی لغزشوں اور کوتاہیوں پر اظہار ندامت کرتے ہوئے حضور سے کرم فرمانے کی التجائیں

Marfat.com

کی۔ اس رحیم وکریم نبی نے بے پایاں کرم فرماتے ہوئے اپنے رب سے انکی سفارش فرمادی۔ اللہ نے حضور کی سفارشکو قبول فرماتے ہوئے ان پر اپنی رحمتوں اور مغفرتوں کی بارشیں فرمائیں اور اپنی "ولایت اور قرب" کے اعلیٰ مقام سے انکو سرفراز فرمادیا

آیئے محبوبان بارگاہ خداوندی کی ان التجاؤں اور فریادوں کی ایک جھلک دیکھیں جو انہوں نے اپنے پیارے آقا و مولیٰ حضور سرور دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیں اور مقام محبوبیت سے سرفراز ہوئے۔

التجائے اعرابی:-

ایک اعرابی نے حضور کے روضۂ انور پر حاضر ہوکے پوری آیہ مبارکہ " ولو انہم اذ ظلموا انفسہم " کی تلاوت کی اور پھر اللہ کی بارگاہ میں اپنے گناہوں کی بخشش کرانے کے لئے حضور کو شفیع اور سفارشی بناتے ہوئے یوں آپ سے عرض کیا " وقد جئتک مستغفرا لذنبی مستغیثا بک الی ربی " ۔ یعنی اب میں اللہ کے اس حکم کے مطابق آپکی بارگاہ میں آگیا ہوں اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کررہا ہوں اور آپ کو اپنے رب کے پاس اپنا شفیع اور سفارشی بنا رہا ہوں۔ میری سفارش کردیجئے تاکہ اللہ میرے گناہ معاف فرمادے ...... پھر اس نے یہ اشعار پڑھے ۔

یا خیر من دفنت بالقاع اعظمہ
فطاب من طیبھن القاع والاکم
نفسی الفداء لقبر انت ساکنہ
فیہ العفاف وفیہ الجود والکرم

اے وہ ذات جو ساری کائنات سے افضل ہے جسکا جسم اقدس اس مٹی

Marfat.com

میں مدفون ہے۔ پس انکی خوشبو سے ٹیلے اور میدان مہک اٹھے۔ میرے جان اس قبرانور پر قربان! جس میں آپ جلوہ افروز ہیں اس قبر میں تو سراپا پاکیزگی سخاوت اور شرافت جلوہ گر ہے۔

حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس وقت وہیں روضہ انور کے پاس بیٹھا ہوا تھا جیسے ہی وہ اعرابی حضور سے یہ فریاد کر کے لوٹا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عقبہ! جاؤ اس اعرابی کو خوشخبری سنادو کہ اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرمادیا۔

(تفسیر ابن کثیر، المعروف لامام نووی، المغنی، الشرح الکبیر لابن قدامہ)

التجائے امام زین العابدین:-

حضرت امام حسین کے لخت جگر و نور نظر اہل بیت اطہار کی شان اور آن حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے پیارے نانا حضور سرور دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یوں استغاثہ کرتے ہیں۔

یا رحمۃ للعالمین انت شفیع المذنبین

اکرم لنا یوم الحزین فضلا وجودا والکرم

اے رحمت عالم! آپ گنہگاروں کے شفیع ہیں ہمیں قیامت کے دن اپنے فضل وعطاء اور جود وکرم سے سرفراز فرمائیے۔

التجائے امام اعظم:-

حنفیوں کے امام اپنے وقت کے ایک عظیم مجتہد عارف حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے آقاء مولیٰ حضور سرور کون ومکان صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں شفاعت کے طلبگار ہیں۔

یا سید السادات جئتک قاصدا

ارجو ا رضاک واحتمی بحماک

Marfat.com

اے پیشواؤں کے پیشوا! میں تیرے حضور قصد اور ارادہ کرکے آیا ہوں۔ آپکی رضا اور خوشنودی کا طلبگار ہوں اور اپنے آپ کو سب برائیوں سے آپکی پناہ میں دے تا ہوں۔

انت الذی فینا سئلت شفاعة
لباک ربک لم تکن لسواک

آپ وہ ہیں کہ آپ نے ہمارے واسطے شفیع ہونا خدا سے طلب کیا تو آپ کے رب نے اعلان فرمادیا کہ اے محبوب یہ مقام خاص تیرا ہے تیرے سوائے اور کسی کے لئے نہیں۔

یا مالکی کن شافعی فی فاقتی
انی فقیر فی الوریٰ لغناک

اے میرے مالک! میرے گناہوں میں میری شفاعت فرما دیجئے میں آپ کی شفاعت کا محتاج ہوں۔

فعساک تشفع فیہ عند حسابہ
فلقد عد امتمسکا بعراکا

مجھے امید ہے آپ رحم فرماتے ہوئے قیامت کے دن حساب وکتاب کے وقت میری ضرور شفاعت فرمائیں گے اور خدا سے مجھے مانگ لینگے

فلانت اکرم شافع و مشفع
ومن التجیٰ بحماک نال رضاک

اللہ کی جناب میں آپ کا بہت بڑا مرتبہ ہے، آپ شفاعت کے مجاز بھی ہیں اور آپکی شفاعت قبول بھی ہے۔ جس نے آپ سے حمایت اور پناہ کی درخواست کی اس نے آپکی رضا اور خشنودی کو حاصل کرلیا

فاجعل قرای شفاعة بی فی غد
فعسیٰ اریٰ فی الحشر تحت لواکا

Marfat.com

اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک! حشر میں مجھے اپنی شفاعت سے ضرور نوازیں تاکہ میں بھی اس دن آپ کے لواء الحمد کے سائے میں نظر آؤں۔

التجائے مخدوم ہاشم ٹھٹھوی :-

سندھ کے عظیم محقق اور بلند پایہ فقیہ و محدث اور اعلیٰ مرتبہ قرب پر فائز عارف باللہ حضرت مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی اپنے آقا و مولا سے اپنے گناہوں کی شکایت کرتے ہوئے آپ سے یوں مدد کی درخواست کرتے ہیں۔

اغثنی یارسول اللّٰہ حانت ندامتی

اغثنی یارسول اللّٰہ قامت قیامتی

یارسول اللہ میری مدد فرمائیے اب میں بہت شرمسار ہوں یارسول اللہ! میری مدد فرمائیے میرے لئے تو قیامت قائم ہوگئی ہے۔

اغثنی یا شفیع المذنبین جمیعهم

تفرقت فی دماء کثرۃ شامتی

اے تمام گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے! میری مدد فرمائیے۔ میں اپنی شامت اعمال کے باعث خونی سمندر میں گر گیا ہوں۔

فخذ بیدی یا شفیع الخلق اننی

علی شفا جرف ھار رایت مقامتی

میرا ہاتھ پکڑ لیجئے۔ اے مخلوق کی شفاعت کرنے والے! میں نے اپنا مقام جہنم کے گڑھے کے کنارہ پر دیکھ لیا ہے۔

التجائے خواجہ محمد سعید :-

سندھ کی عظیم روحانی خانقاہ لواری شریف کے پانچویں سجادہ نشین حضرت خواجہ محمد سعید مہاجر مکی کی بارگاہ مصطفٰے میں ایک مخمس مناجات۔

Marfat.com

لی خطیئات فوق ان یذکر ۔ کیف حالی یکون فی الحشر

اتشبث بذیلک الاطہر ۔ بک الجی الی اللہ کہ

فترحم لمذنب مضطر

رحمتک ان تقول آمینا

میرے گناہ اور میری خطائیں بیان سے باہر ہیں ۔ میدان حشر میں میرا کیا حال ہوگا ؟ وہاں آپکے دامن سے لپٹ جاؤں گا ۔ آپکے ذریعہ اور وسیلہ سے اللہ کی بارگاہ میں التجا کروں گا کہ اس گنہگار اور بے قرار پر رحم فرمائیے ۔ اس وقت آپکی رحمت کہے گی ۔ آمین اے اللہ اس کی التجا کو قبول فرما ۔

قست القلب من سواد العین ۔ من قبائح لقد کثرت الزین

لیس مثلی اثیم فی الثقلین ۔ لیس مثلک شفیع فی الکونین

فاصقلوا صیقل الصفا و الزین

صیقلک ان تقول آمینا

میرا دل گناہ کرکر کے آنکھ کی کالک سے بھی کہیں زیادہ کالا ہو گیا ہے ۔ میرے اخلاق و اعمال کی وجہ سے وہ بہت غلیظ اور گندہ ہو گیا ہے ۔ جن و انس میں مجھ جیسا کوئی گنہگار نہیں اور دو جہان میں آپ جیسا کوئی شفیع نہیں لہذا میرے دل سے گناہوں کی غلاظت کو دور فرمائے میرے دل کو چمکا دیجئے اس وقت آپکی چمک کہے آمین ۔

آپکی تحریر کردہ ایک اور مناجات ۔

حقیر الحال فلس البال بابک جاء ملتمسا

فکرمہ و شرفہ بعین اللطف والکرم

ایک مفلوک الحال اور مفلس البال التجاء اور فریاد کرتا ہوا آپ کے دروازے پر آیا ہے اپنے لطف و کرم سے اسے سرفراز فرما دیجئے ۔

وکن معہ بکل آلان والاحوال والصعب

شفیعا غافرا عونا مزیل التعب والاسم

Marfat.com

ہر آن ہر آفت اور ہر مصیبت کے وقت آپ اسکے دکھ مصیبت اور تکلیف کو دور کرنے والے، اسکی شفاعت کرنے والے، اسکی پردہ پوشی کرنے والے اور اسکے مددگار ہو جائیے۔

ودارک یا حبیب اللہ غیاث الخلق یا سیدی
سعیدا مستغیثا بک نکیس الراس من ندمہ

اے اللہ کے حبیب! خدا آپ پر رحمتیں نازل کرے، اے میرے آقا! اے مخلوق خدا فریاد رس سعید ندامت اور شرمندگی سے سر جھکائے ہوئے آپ سے مدد کا طلبگار ہے۔

التجائے بوصیری :-

جس قصیدہ بردہ پر خوش ہو کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں اپنی چادر اڑھا کر ایک موذی بیماری سے انکو نجات عطاء فرما دی تھی۔ اسی قصیدہ بردہ کا ایک شعر ہے جس میں امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ اپنے آقا و مولی حضور سرور دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے گناہوں کی مصیبت اور دنیا و آخرت کی پریشانیوں میں آپ کو اپنا حاجت روا اور مشکل کشا قرار دیتے ہوئے آپ کو یوں پکارتے ہیں۔

یا اکرم الخلق مالی من الوذبہ
سواک عند حلول الحادث العمم

اے ساری مخلوق میں سب سے معزز و مکرم ذات! آپ کے سوا میرے لئے کوئی ایسا نہیں جس کی میں پناہ میں آؤں قیامت کے ہولناک سانحہ کے وقت۔

ولن یضیق رسول اللہ جاھک بی

Marfat.com

اذالکریم تجلے باسم منتقم

اے اللہ کے رسول ! میری شفاعت سے آپکی قدرو منزلت کوئی کم نہیں ہوگی۔ لہذا جب اللہ تعالیٰ اپنی صفت منتقم کے ساتھ جلوہ افروز ہواسوقت میری ضرور شفاعت فرمائیں ۔

التجائے شاہ ولی اللہ :-

ھندو پاک کی عظیم محدث اور فقیہہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دھلوی رحمۃ اللہ علیہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گناہوں کی آفت اور ہر مصیبت کا نجات دھندہ اور مشکل کشا مانتے ہوئے آپ سے یوں عرض گزار ہیں ۔

ویا خیر من یرجی الکشف رزیة

ومن جوده فاق جود السحائب

(اطیب النعم)

اے وہ بہترین ذات جس سے تمام مصیبتوں اور آفتوں میں نجات دلانے کی امید کی جاتی ہے ۔ اے وہ کہ جس کی سخاوت برسنے والے بادلوں سے بھی کہیں زیادہ ہے ۔

التجائے جامی :-

سراپا عشق مصطفےٰ اور علم و حکمت اور فارسی عربی نظم و نثر کا بے تاج بادشاہ مشہور فارسی عربی صوفی شاعر اور عظیم علمی اور روحانی شخصیت حضرت مولانا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ اپنے گناہوں کی بخشش کے لئے حضور سے شفاعت اور سفارش کرنے کی یوں درخواست کرتے ہیں ۔

یارسول اللہ براحوال خراب ما ببین رو بخاک

افتادہ ام ازشرم عصیاں برزمیں

Marfat.com

مذنبم چوں من نباشد در جمیع امتاں
شافعم از عنایت یا شفیع المذنبین
دیدہ گریاں سینہ بریاں دل کباب افتادہ ئم
رحم کن برحال من یارحمۃ للعالمین

یارسول اللہ! میرے تباہ اور خراب حالات پر نگاہ کرم فرمائیے۔ میں نے گناہوں کی شرمندگی کی وجہ سے اپنا چہرہ زمین پر ڈالکر خاک آلودہ کیا ہوا ہے۔ آپ کی ساری امت میں مجھ جیسا برا اور کوئی نہیں۔ اے گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے برائے مہربانی میری بھی شفاعت فرمادیجئے۔ دیکھئے میں روتی ہوئی آنکھوں اور جلے ہوئے سینہ و دل کے ساتھ یہاں پڑا ہوا ہوں۔ یارحمۃ للعالمین میرے حال پر رحم فرمادیجئے۔

ایک اور اپنی نعت میں حضور سے اپنے گناہوں کی روئداد سناتے ہوئے یوں عرض کرتے ہیں۔

یارسول اللہ بدر گاہت پناہ آوردہ ام
ہمہ جو چاکر عاجزم کو گناہ آوردہ ام

یارسول اللہ! آپ کے در پہ پناہ لینے کیلئے آگیا ہوں۔ عاجز و درماندہ آپکا غلام گناہوں کا پہاڑ لیکے آیا ہے۔

غیر تو ملجاؤ ماوی نیست در ہر دوسرا
رحم کن یا سیدی حال تباہ آوردہ ام

دوجہاں میں آپکے سوا میرا کوئی ملجا و ماوی نہیں ہے۔ اے میرے آقا میرے تباہ حال پر رحم فرمائیے۔

جز تو دیگر دستگیر م نیست در دنیا و دیں
با ہزاران انفعال و رو سیاہ آوردہ ام

دنیا و آخرت میں آپکے سوا میرا کوئی مددگار نہیں ہے۔ سخت شرمندگی

Marfat.com

اور ندامت کیساتھ اپنا یہ روسیاہ لیکر آگیا ہوں ۔

التجائے حاجی امداد اللہ :-

مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ کے پیرو مرشد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالی علیہ حضور کی بارگاہ میں یوں فریاد کرتے ہیں

عالم نہ متقی ہوں نہ زاہد نہ پارسا = ہوں امتی تمہارا گنہگار یا رسول
دونوں جہاں میں مجھ کو وسیلہ ہے آپکا = کیا غم ہے گرچہ ہوں میں بہت خوار یارسول
ذات آپکی تو رحمت و شفقت ہے سربسر = میں گرچہ ہوں تمام خطاوار یارسول
کیا ڈر ہے اسکو لشکر عصیان و جرم سے = تم سا شفیع ہو جسکا مددگار یارسول
ہو آستانہ آپکا امداد کی جبیں = اور اس سے زیادہ کچھ نہیں درکار یارسول

التجائے محب صادق :-

ایک اور فارسی عاشق رسول کی بارگاہ رسالت پناہ میں التجا ۔

غریبم یا رسول اللہ غریبم = نہ دارم در جہاں جز تو حبیبم

یا رسول اللہ ! غریب و لاچار ہوں ۔ آپکے سوا سارے جہاں میں کوئی دوست نہیں میرا ۔

مرض دارم ز عصیاں لا دوائے = مگر الطاف تو باشد طبیبم

گناہوں کا لا علاج مرض مجھے لگ گیا ہے ۔ مگر آپکا لطف و کرم ہی میرا معالج ہے ۔

بریں نازم کہ ہستم امت تو = گنہگارم و لیکن خوش نصیبم

مجھے اس پر ناز ہے کہ میں آپکا امتی ہوں ۔ اگر چہ گنہگار ہوں مگر بڑا خوش نصیب ہوں ۔

التجائے حافظ شیرازی :-

اے خسرو خوباں نظرے سوئے گدا کن = رحمے بمن سوختہ بے سروپا کن

اے بادشاہ حسن ! اپنے اس منگتے کی طرف بھی ایک نگاہ کرم فرمادیجئے ۔ اس

Marfat.com

تباہ و برباد پر بھی رحم فرمادیجئے۔

دارو دل ہ درویش تمنائے نگاھے ۔ زہ اں چشم سیہ مست بیک غمزہ رواکن

اس فقیر کے دل کی بھی ایک تمنا ہے کہ اپنی چشم سیہ مست سے اسکی طرف صرف ایک نظر ڈال دیجئے۔

التجائے قدسی:-

مرحبا سید مکی مدنی العربی ۔ دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

مرحبا! اے مکی مدنی عربی آقا! دل وجاں قرباں ہوں آپ پر کیا پیارے القاب ہیں آپ کے

چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر ۔ اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

اے وہ ذات جسکا لقب قریشی ھاشمی اور مطلبی ہے اپنی نگاہ رحمت اٹھائیے مجھ پر بھی ایک نظر کرم ڈالدیجئے۔

عاصیم نہ زمانیکی اعمال میرس ۔ سوئے ما روئے شفاعت بکن از بے سببی

میں بہت گنہگار ہوں مجھ سے میرے اعمال کی پرسش نہ فرمائیے ۔ بس بغیر کسی وجہ کے ہی میری تو شفاعت فرمادیجئے۔

ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات ۔ رحم فرما کہ زحد می گزرد تشنہ لبی

ھم آپکے جود و کرم اور شفاعت کے پیاسے ہیں آپ آب حیات ہیں ۔ ہم پر رحم فرمادیجئے اب تو ہماری پیاس حد سے گزر گئی ہے۔

سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی ۔ آمدہ سوئے تو قدسی پئے درماں طلبی

اے میرے آقا! آپ ہی میرے غمخوار اور میرے دل کے طبیب ہیں ۔ قدسی اپنے علاج کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہے۔

التجائے شیخ سعدی:-

من گدائے تو یا رسول اللہ ۔ جاں فدائے تو یا رسول اللہ

Marfat.com

یارسول اللہ! میں آپکے در کا منگتا ہوں میرے جاں آپ پر قربان ہو۔

ارحم الراحمین نہ ھم بخشد ۔ بے رضائے تو یارسول اللہ

یارسول اللہ! وہ ارحم الراحمین بھی آپکی رضا کے بغیر نہیں بخشتا۔

سرنہاداست بردرت سعدی ۔ در ہوائے تو یارسول اللہ

اسی لئے سعدی نے نہایت عجز و انکساری کیساتھ اپنا سر آپکی چوکھٹ پہ رکھ دیا ہے تاکہ آپ اس سے راضی ہوجائیں (اور اسے اللہ سے بخشوا دیں)۔

التجائے مولانا احمد رضا خاں صاحب :-

کھڑے ہیں منکر نکیر سر پر نہ کوئی حامی نہ کوئی یاور
بتادو آکر مرے پیمبر کہ سخت مشکل جواب میں ہے
خدائے قہار ہے غضب پر کھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر
بچالو آکر شفیع محشر تمہارا بندہ عذاب میں ہے
گنہ کی تاریکیاں ہیں چھائیں امنڈ کے کالی گھٹائیں آئیں
خدا کے خورشید ، مہر فرما کہ ذرہ بس اضطراب میں ہے
کریم اپنے کرم کا صدقہ ، لئیم بے قدر کو نہ شرما
تو اور رضا سے حساب لینا رضا بھی کوئی حساب میں ہے

سب نے صف محشر میں للکار دیا ھم کو ۔ اے بیکسوں کے آقا اب تیری دھائی ہے
بازار عمل میں تو سودا نہ بنا اپنا ۔ سرکار کرم! تجھ میں عیبی کی سمائی ہے
اے عشق تیرے صدقے جلنے سے چھٹے سستے ۔ جو آگ بجھادیگی وہ آگ لگائی ہے

سرکار ھم گنواروں میں طرز ادب کہاں ۔ ہم کو تو بس تمیز یہی بھیک بھر کی ہے
مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائینگے ۔ سرکار میں نہ "لا" ہے نہ حاجت اگر کی ہے
اف یہ بے حیاییاں کہ یہ منہ اور ترے حضور ۔ ہاں تو کریم ہے تری خو درگزر کی ہے
تجھ سے چھپاؤں منہ تو کروں کس کے سامنے ۔ کیا اور بھی کسی سے توقع نظر کی ہے

Marfat.com

جاؤں کہاں پکاروں کسے کس کا منہ تکوں ۔ کیا پرسش اور جا بھی سنگ بے ھنر کی ہے
مومن ہوں مومنوں پہ رؤف و رحیم ہو ۔ سائل ہوں سائلوں کو خوشی لانہر کی ہے

ان فتنہ ہائے حشر سے کہدو حذر کریں ۔ نازوں کے پالے آتے ہیں رہ سے گذر کریں
بد ہیں تو آپکے ہیں بھلے ہیں تو آپکے ۔ ٹکڑوں سے تو یہاں کے پلے رخ کدھر کریں
سرکار ہم کمینوں کے اطوار پہ نہ جائیں ۔ آقا! حضور اپنے کرم پر نظر کریں

اے شافع امم شہ ذی جاہ لے خبر ۔ للہ لے خبر مری للہ لے خبر
دریا کا جوش ناؤ نہ بیڑا نہ نا خدا ۔ میں ڈوبا تو کہاں ہے میرے شاہ لے خبر
وہ سختیاں سوال کی وہ صورتیں مہیب ۔ اے غمزدوں کے حال سے آگاہ لے خبر
مجرم کو بارگاہ عدالت میں لائے ہیں ۔ تکتا ہے بے کسی میں تیری راہ لے خبر
اہل عمل کو انکے عمل کام آئینگے ۔ میرا ہے کون تیرے سوا آہ لے خبر
مانا کہ سخت مجرم وناکارہ ہے رضا ۔ تیرا ہی تو ہے بندہ درگاہ لے خبر

التجائے حسن رضا خاںؒ :-

کیا ہے حق نے کریم تمکو ادھر بھی للہ نگاہ کرلو
کہ دیر سے بے نوا تمہارا ، تمہارے ہاتھوں کو تک رہا ہے

ہمیشہ تم کرم کرتے ہو بگڑے حال والوں پر ۔ بگڑ کر میری حالت نے مری بگڑی بنائی ہے
تمہارے در تمہارے آستاں سے میں کہاں جاؤں ۔ نہ مجھ سا کوئی بےکس ہے نہ تم سا کوئی والی ہے

نگاہ لطف کے امیدوار ہم بھی ہیں ۔ لئے ہوئے تو دل بے قرار ہم بھی ہیں
ہمارے دست تمنا کی لاج بھی رکھنا ۔ ترے فقیروں میں اے شہریار ہم بھی ہیں
تمہاری ایک نگاہ کرم میں سب کچھ ہے ۔ پڑے ہوئے تو سرِ رہگذار ہم بھی ہیں

Marfat.com

ہم غریبوں پہ کرم فرمائیے ۔ بدنصیبوں پہ کرم فرمائیے
بے قراروں کے سرہانے آئیے ۔ دلفگاروں کے سرہانے آئیے
اے عرب کے چاند اے مہر عجم ۔ اے خدا کے نور اے شمع حرم
ہم سیہ کاروں پہ رحمت کیجیے ۔ تیرہ بختوں کی شفاعت کیجیے
میں بھکاری ہوں تمہارا تم غنی ۔ لاج رکھ لو میرے پھیلے ہاتھ کی
میں تمہارا ہوں گدائے بے نوا ۔ کیجیے اپنے بے نواؤں پر عطاء
اچھے اچھوں کے ہیں گاھک ہر کہیں ۔ ہم بدوں کی بھی خریداری یہیں

التجائے مولانا نعیم الدین مراد آبادی :-

بد ہیں اگرچہ ہم حضور ۔ آپ کے ہیں مگر ضرور
کس کو سنائیں حال دل ۔ تمکو نہیں سنائیں تو
آپ کے در پہ گر نہ آئیں ۔ کونسا در ہے جس پہ جائیں
سامنے کس کے سر جھکائیں ۔ آپ ہمیں بتائیں تو

التجائے بیکل :-

ہر نظر کانپ اٹھے گی محشر کے دن ۔ خوف سے ہر کلیجہ دہل جائیگا
اور جب ان کالی کملی وہ آجائینگے ۔ حشر کا سارا نقشہ بدل جائیگا
سرور انبیاء ، مونس بے کساں ، شاہ کون ومکاں ، ہادی انس وجاں ،
آپ کی گر نگاہ کرم ہوگئی ۔ ہر عذاب آکے رحمت میں ڈھل جائیگا
میرا کیا ہے کی حضور میں بلا عذر ہے آپ پر یا حبیب خدا
آپ کا نام لیتے ہی بیڑا مرا ڈوبتے ڈوبتے بھی سنبھل جائیگا
پھر چوکھٹ پہ سرکار جو آتے ہیں تو بیکل کے بارے میں فرمائیے
اے مسیحا دو عالم ! چلے آئیے ۔ ورنہ بیمار کا دم نکل جائیگا

Marfat.com

التجائے اکبر وارثی :-

ہے محشر میں کافی وسیلہ تمہارا ۔ تم آقا ہو میرے میں بندہ [illegible]
خبر تم نہ لو گے تو پھر کون لیگا ۔ میں آخر تو ہوں نام [illegible]
حرام اس پہ ہوجائے نار جہنم ۔ پڑھے صدق دل سے جو [illegible] تمہارا
سیہ کاریوں سے نہ گھبراو یارو ۔ کہ حامی [illegible]
تم آقا ہو کس کے ؟ ہمارے ہمارے ۔ ہمیں [illegible]

التجائے شاعر اردو :-

ایک اردو شاعر نے مولانا جامیؒ کی فارسی نعت کا یوں ترجمہ [illegible]
شفیع امذنبیں [illegible] لایا ہوں میں [illegible] باری سے [illegible]
میرے بالوں کی [illegible] پہ نظر رحمت کی ہو گرچہ معصیاں [illegible]
[illegible] خوشی [illegible] ودل [illegible] شوق [illegible]
ہوں اگر محروم [illegible] سے یہ ہے میری [illegible]
گھات میں شیطان ہے نفس [illegible]

التجائے امیر :-

نہیں ہے آسرا کوئی ہمارا یا رسول اللہ ۔ تمہارے [illegible]
نہ دنیا کے رہیں جھگڑے نہ عقبیٰ کے رہیں [illegible]
مدد فرمائیے ۔ اب تاب گویائی نہیں باقی [illegible]
میرے [illegible] نوا عقبیٰ میں کس کا آسرا ڈھونڈے [illegible]

کوئی محشر میں نہیں پوچھنے والا [illegible] ۔ اس گنہگار سیہ [illegible] کا بھی دھیان [illegible]
ہم گنہ کر کے بھی شرمندہ نہیں کیا تھے وہ لوگ ۔ [illegible] بھی نہ کیا اور پشیمان [illegible]

التجائے عزیز حاصل پوری :-

Marfat.com

تمہی سے ہم گنہگاروں کی امیدیں ہیں وابستہ = تمہی اک لاج رکھو گے ہماری یارسول اللہ
چھپا لینا عزیز روسیہ کو اپنے دامن میں = نہ ہو محشر میں اسکی روسیاہی یا رسول اللہ

التجائے حاصل مراد آبادی:۔

طوفان بلا کی موجیں ہیں اور امت عاصی کی کشتی
یا شاہ مدینہ اب تو کوئی رحمت کا اشارہ ہو جائے

التجائے حالی:۔

اے خاصہ خاصان رسل وقت دعا ہے ۔ امت پہ تیری آکے عجب وقت پڑا ہے
فریاد ہے اے کشتی امت کے نگہباں ۔ بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے
اے چشمہ رحمت بابی انت امی ۔ دنیا پہ تیرا لطف صدا عام رہا ہے
کر حق سے دعا امت مرحوم کے حق میں ۔ خطروں میں بہت جسکا جہاز آکے گھرا ہے
ہم نیک ہیں یا بد پھر آخر ہیں تمہارے ۔ نسبت بہت اچھی ہے اگر حال برا ہے
گر بد ہیں تو حق اپنا ہے کچھ اور زیادہ ۔ اخبار میں الطالح لی ہم نے سنا ہے

التجائے ترمذی:۔

تو سراپا رحمت و الطاف و احسان و کرم ۔ میں سراسر غرق طغیان و عصیان و خطا
اک نظر رحمت کی ہو جائے تو بیڑا پار ہے ۔ اک نظر بس اک نظر بہر کرم بہر خدا
زاہدوں کو ناز ہے اپنے متاع زھد پر ۔ ترمذی کو ہے فقط تیرے کرم کا آسرا
تجھ کو بخشا ہے خدا نے اختیار کائنات ۔ میری بگڑی بھی بنادے ازرہ لطف و عطا
اک نظر کی آرزو میں ہے جہان آرزو ۔ اک نظر بہر کرم ای ابی روحی فدا
اے شفیع المذنبین اے رحمۃ للعالمین ۔ میں خطا کی انتہا ہوں تو عطا کی انتہا
شامت اعمال سے گوہر چکا ہوں روسیاہ ۔ دیکھ تو اپنے کرم کو میرے عیبوں پہ نہ جا
ذات تیری ہے ہمیشہ سے خطاء پوش و کریم ۔ اپنی رحمت میں چھپالے میرے جرموں کو شہا
ترمذی تیرے غلاموں کے غلاموں کا غلام ۔ تیری نظروں میں رہے اے شافع روز جزا

حکایات تائبیں:۔

چند توبہ کرنے والوں کے واقعات اور حکایات تحریر کیے جاتے ہیں

Marfat.com

تاکہ انکو پڑھ کر ہمارے پتھر جیسے سخت دل نرم ہو جائیں ہمارے ایمان تازہ ہو جائیں اور ہمیں پتہ چل جائے کہ اس توبہ و استغفار کے صدقہ اللہ تعالیٰ اپنے گنہگار بندوں کو کیسے کیسے انعام و اکرام سے نوازتا ہے اور اپنی رحمتوں کی کیسی کیسی بارشیں برساتا ہے۔

سو آدمیوں کے قاتل کی توبہ:-

یہ واقعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو سنایا جسکی تفصیل یہ ہے کہ پچھلی امتوں میں سے ایک شخص نے ننیانوے آدمی قتل کیے تھے ایک دن اسکے ضمیر نے ملامت کی کہ تو نے اتنے بڑے بڑے گناہ کیے ہیں چل اسکی توبہ کر اس نے لوگوں سے پوچھا کہ اس زمانے میں سب سے بڑا عالم فاضل کون ہے جس کہ پاس جاکر میں توبہ کے متعلق معلومات کروں لوگوں نے ایک بڑے عالم جو اس زمانے کا بڑا راہب تھا اسکا پتہ بتادیا۔ یہ شخص اس کے پاس پہنچا اور اس سے کہا کہ میں نے ننیانوے قتل کیے ہیں کیا میرے لیے توبہ کی کوئی گنجائش ہے؟ اس راہب نے کہا کہ تیرے لیے توبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس نے یہ سن کر اس راہب کی بھی گردن اڑادی اور سو کا عدد پورا کر دیا۔ لیکن دل اسکا بہت بے چین تھا اس نے پھر لوگوں سے معلوم کیا کہ کسی اور اچھے اور بڑے عالم اور فاضل کا مجھے پتہ بتاؤ تاکہ انسے میں توبہ کے متعلق معلومات کروں۔ اور اپنے گناہوں کی بخشش کا سامان کرسکوں۔ لوگوں نے اس کو ایک اور عالم کا پتہ بتایا یہ فوراً اس عالم کے پاس پہنچا اور اس نے کہا کہ میری توبہ کی کوئی صورت ہے؟ اس عالم نے فرمایا ہاں کیوں نہیں تمہارے اور توبہ کے درمیان کوئی چیز حائل ہو سکتی نہیں۔ تم ایسا کرو فلاں جگہ پر چلے جاؤ جہاں اللہ کے مقبول بندے عبادت میں مصروف ہیں انکے ساتھ رہ کر خدا کی عبادت اور اسکی یاد میں مصروف ہو جاؤ۔

Marfat.com

یہ شخص بتائے ہوئے پتہ پر ان اللہ کے مقبول بندوں کی طرف روانہ ہوگیا ابھی راستہ میں ہی تھا کہ موت نے اسکو آلیا جب وہ مرگیا تو رحمت اور عذاب دونوں کے فرشتے آگئے دونوں فرشتوں کے درمیان میں جھگڑا ہونے لگا عذاب کے فرشتے کہتے تھے کہ یہ بڑا گنہگار اور پاپی تھا اس کو ہم دوزخ میں لیکر جائیں گے جبکہ رحمت کے فرشتے کہتے تھے کہ اس نے صدق دل سے سچی توبہ کرلی تھی لہذا اس کو ہم جنت میں لیکر جائیں گے۔ رب کائنات نے اس تنازع کا فیصلہ کرنے کیلئے ایک فرشتے کو بھیجا اس نے آکر فیصلہ کیا کہ زمین کو ناپ لو جس زمین کے قریب ہو اسی میں اسکا شمار کرو۔ اس فیصلہ کے مطابق تو وہ جہنمی بنتا تھا کیونکہ جس طرف سے وہ نکلا تھا اس طرف کی زمین سے وہ قریب تھا اور اللہ کے مقبول بندوں کی زمین سے ذرا سا دور تھا۔ اب ذرا دیکھئے رب کی رحمت کہ توبہ کرنے والے سے وہ کیسا راضی ہوجاتا ہے؟ اسکی کیسی حمایت فرماتا ہے؟ اس کو کسطرح بچاتا ہے حدیث میں آتا ہے فاوحی اللہ تعالی الی ھذہ ان تباعدی و الی ھذہ ان تقربی وقال قیسوا ما بینھما فوجدوہ الی ھذہ اقرب بشبر فغفر لہ ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے بدوں اور بروں کی جو زمین تھی اسکو حکم دیا کہ دور ہوجا اور اپنے مقبول بندوں کی طرف جو زمین تھی اس سے فرمایا سکڑ جا اور سمٹ جا اور پھر حکم دیا کہ اب ناپو جب زمین ناپی گئی تو اللہ کے پیاروں کی طرف ایک بالشت قریب نکلی اسی وقت اسکی بخشش کردی گئی اور جنت کے فرشتے اسے جنت میں لے گئے۔ (مسند احمد / صحیح بخاری / صحیح مسلم)

گنہگارو! خوشخبری ہے تمہارے لیے۔ جب سو آدمیوں کا قاتل سچی توبہ کرنے پر اور اللہ کے مقبول بندوں کے شہر کی طرف رخ کرنے پر بخشا جاسکتا ہے تو تم بھی اپنے گناہوں پر مایوس نہ ہو سچی توبہ کرکے اللہ کے ولیوں کی صحبت اختیار کرو انشاء اللہ تعالی وہ تمہاری ساری خطاؤں کو درگذر فرماکر

Marfat.com

تمہیں اپنا محبوب بنالے گا۔

چالیس سال کے گنہگار کی توبہ:-

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں بڑا سخت قحط پڑا لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا چنانچہ آپ سب کو لیکر ایک صحرا کی طرف نکل گئے۔ اور وہاں آپ نے کھلے آسمان کے نیچے اللہ سے دعا کی یا الٰہی! بارش برسادے اپنی رحمت نازل فرمادے دودھ پیتے بچوں پر اور جھکی ہوئی کمر والے بوڑھوں پر رحم فرما۔ اے مولا! اگر میری عزت تیری بارگاہ میں کچھ کم ہوگئی ہے تو تیرے آخری نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جنہیں تو آخری زمانے میں مبعوث فرمائے گا اس کا تجھے واسطہ دیتا ہوں ہم پر رحم فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! ہماری بارگاہ میں تمہاری عزت کوئی کم نہیں ہوئی اب بھی تم اسی طرح ہمارے ہاں معزز و مکرم ہو لیکن بات یہ ہے کہ تمہارے درمیان ایک ایسا گنہگار شخص ہے جو چالیس سال سے متواتر گناہ کررہا ہے یہ مصیبت اور آفت اسی کی وجہ سے ہے لہذا اس مجمع میں اعلان کردو کہ ایسا شخص جو چالیس سال سے گناہ کررہا ہے وہ ہم میں سے نکل جائے۔ حضرت موسیٰ نے اللہ کا حکم پاکر اعلان فرمادیا کہ وہ شخص جو چالیس سال سے گناہ کررہا تھا اس نے جب یہ اعلان سنا تو وہ بڑا پریشان ہوا اور سوچنے لگا کہ اگر میں اٹھ کر جاتا ہوں تو سب مجھے دیکھ لیں گے کہ یہی وہ بد بخت ہے جو چالیس سال سے فلاں گناہ کررہا ہے اور میرا راز بھی فاش ہوجائے گا اور میں سب لوگوں میں رسوا بھی ہوجاؤنگا اور اگر نہیں اٹھتا تو میری وجہ سے مجھ سمیت سب قحط کا شکار ہوکر مرجائیں گے۔ آخر اس نے اپنا منہ ایک کپڑے میں چھپاکر اور سر کو جھکا کر انتہا ہی ندامت اور عاجزی کیساتھ اللہ تعالیٰ کی جناب میں عرض کی کہ اے میرے آقا اے میرے

Marfat.com

معبود! میں نے چالیس سال تک گناہ کیا تو نے مجھے ڈھیل دی اور تجھ سے شرما کر اب میں تجھ سے سچی توبہ کر کے تیرا مطیع فرمانبردار بن کر تیری بارگاہ میں حاضر ہوں مجھے اتنے سارے لوگوں میں رسوا نہ کر۔ ابھی اسکی دعا پوری بھی نہیں ہونے پائی تھی کہ گھنگھور گھٹائیں آسمان پر چھاگئیں اور موسلا دھار بارش برسنے لگی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے عرض کیا کہ اے مولا یہ کیا ماجرا ہے؟ ابھی ہمارے درمیان سے کوئی آدمی اٹھ کر بھی نہیں گیا اور تو نے کرم فرما دیا اور بارش برسادی یہ تو نے کس کی وجہ سے کرم فرمایا ہے؟ اللہ نے فرمایا اے موسیٰ! جسکی وجہ سے میں نے بارش روکی تھی اپنے اسی بندے کی وجہ سے میں نے بارش برسائی ہے حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے مولیٰ! مجھے اپنا وہ بندہ تو دکھا دے اللہ نے فرمایا اے موسیٰ! جب وہ گنہگار تھا اس وقت ہم نے اسکو رسوا نہیں کیا اب تو وہ ہمارا مطیع و فرمانبردار ہو گیا ہے اب ہم اسکو ظاہر کر کے کیسے رسوا کرینگے (کتاب التوابین لابن قدامہ ص ۶۸)

سیاہ کار اسرائیلی کی توبہ:-

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایک شخص بڑا سیاہ کار اور بدکار مشہور تھا لوگوں نے اس کے گناہوں اور برے کاموں کی وجہ سے اس کو نکال کر علیحدہ کر دیا تھا۔ وہ شہر سے باہر اکیلا پڑا ہوا تھا کہ وہیں اسکی موت کا وقت آگیا اور وہ مر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ اے موسیٰ شہر سے باہر فلاں جگہ پر میرے ایک پیارے مقبول بندے کا انتقال ہو گیا ہے لوگوں سے کہہ دیجیئے کہ فوراً اس کو لاکر عزت و احترام سے اس کو غسل دیں اور اسکی نماز پڑھیں جنکے بہت زیادہ گناہ ہوں ان سے کہہ دیجیئے کہ وہ اس میرے ولی کے جنازہ میں شریک ہو جائیں اس

Marfat.com

ولی کے صدقے میں میں انکے سارے گناہ بخش دونگا۔ حضرت موسیٰ نے اعلان فرمادیا لوگ جمع ہوکر جب شہر سے باہر نکلے اور اس گنہگار شخص کو مرا ہوا پایا تو سب حیران رہ گئے اور ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھنے لگے اور حضرت موسیٰ سے کہنے لگے کہ اے موسیٰ یہ تو وہی سیاہ کار و بدکار شخص ہے جس کی بدکاریوں کی وجہ سے ہم نے اسکو شہر سے نکال دیا تھا یہ اللہ کا مقبول بندہ کیسا ہوگیا؟ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ اے موسیٰ! یہ لوگ صحیح کہہ رہے ہیں بیشک یہ بہت بڑا بدکار اور سیاہ کار تھا لیکن جب اسکی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے مجھ سے کہا کہ اے میرے خدا! میں تیرا ایک بندہ تیرے شہر میں پردیسی ہوں لاوارث و لاچار پڑا ہوا ہوں اگر میں جانتا کہ میرے عذاب دینے سے تیرے ملک میں کوئی اضافہ ہو جائیگا اور مجھے معاف کرنے سے تیری بادشاہت میں کوئی کمی آجائیگی تو میں کبھی بھی تجھ سے آخرت کی بھلائی اور جنت نہ مانگتا اے اللہ! تیرے سوا مجھے کسی سے کوئی امید نہیں تو ہی میری امیدوں کا آخری سہارا ہے میں نے سنا ہے کہ تیرا فرمان ہے کہ میں غفور و رحیم ہوں۔ لہذا مجھے اپنے در سے ناامید نہ لوٹائیو۔

اے موسیٰ! جب اس نے اپنی غربت اور لاچاری کا حوالہ دیا اور تضرع و زاری کیساتھ مجھ سے فریاد کی تو مجھے اس پر رحم آگیا اور میں نے اس کو بخش دیا بلکہ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم اگر وہ مجھ سے ساری روئے زمین کے گنہگاروں کی بخشش طلب کرتا تو میں اسکی اس غربت اور لاچارگی اور تضرع و زاری کے باعث انسکو معاف کردیتا۔ اے موسیٰ میں لاچاروں اور لاوارثوں کی پناہ اور انکا دوست ہو اور انپر بہت شفیق اور مہربان ہوں (کتاب التوابین لابن قدامہ ص ۸۸)

Marfat.com

گنہگار اسرائیلی کی توبہ:-

بنی اسرائیل میں سے ایک شخص سے گناہ سرزد ہوگیا۔ اسکو اللہ کی ناراضگی کا جب خیال آیا تو وہ بے چین و مضطرب ہوگیا وہ اسی اضطراب میں کبھی ادھر جاتا تھا کبھی ادھر اور بار بار یہ الفاظ دہراتا تھا کہ میں اپنے رب کو کیسے راضی کروں۔؟ اپنے رب کو کیسے راضی کروں ؟ رب کو اسکا یہ انداز بے قراری بڑا پسند آیا اور اسی وقت صدیقین کی فہرست میں اسکا نام لکھوا دیا (کتاب التوابین ۔لابن قدامہ ص ۸۹)

ایک خطاء کار کی توبہ:-

سابقہ امتوں میں سے ایک شخص سے کوئی گناہ ہوگیا بعد میں اس کو اپنے گناہ پر احساس ندامت ہوا اور توبہ کرنے کا خیال آیا اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں اپنے گناہ معاف کرانے کے لئے اپنے رب کی بارگاہ میں کسی سفارشی کو ڈھونڈنے کے لئے جارہا ہوں یہ کہہ کر وہ جنگل کی طرف نکل گیا اور وہاں پاگلوں کی طرح چیختا تھا اور کہتا تھا کہ اے آسمان تو اللہ سے میری سفارش کردے کبھی کہتا تھا کہ اے پہاڑوں تم اللہ سے میری سفارش کردو کبھی کہتا تھا کہ اے زمین تو اللہ سے میری سفارش کردے۔ یہ کہتے کہتے اپنے گناہوں کے غم سے بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑا۔ اللہ تعالیٰ نے فوراً ایک فرشتہ اس کے پاس پیغام لے کر بھیجا جس نے اسے آکر اٹھایا اسکے سر اور منہ کو پہلے صاف کیا پھر اس سے کہا کہ خوشخبری ہے تیرے لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تیری توبہ کو قبول فرمالیا ہے اس نے کہا کہ یہ تو بتاؤ کہ کس کی سفارش پر مجھ جیسے گنہگار پر یہ کرم فرمایا ہے فرشتوں نے کہا تیرے اس خوف خدا نے تیری سفارش کر کے تجھے اللہ کا محبوب بنا دیا (کتاب التوابین لابن قدامہ ص ۹۰)

Marfat.com

معلوم ہوا کہ خدا کی ناراضگی کا اگر صحیح ڈر اور خوف دل میں آجائے تو یہ بخشش کا سب سے بڑا خزانہ ہے۔

چور کی توبہ:-

ایک روز حضرت عیسی علیہ السلام اپنے ایک حواری یعنی ساتھی کے ساتھ ایک قلعہ کے پاس سے گذرے وہاں ایک پرانا پاپی چور بیٹھا ہوا تھا جس کی نظر آپ پر پڑی تو اس کی دل کی دنیا بدل گئی اس نے اپنے دل میں چوری سے ہمیشہ کے لئے توبہ کرلی اور عاجزی اور انکساری کے ساتھ آپ کے ساتھ ہولیا لیکن ادب کی وجہ سے آپ کے ساتھ چلنے کے بجائے آپ کے پیچھے پیچھے چلنے لگا یہ سوچ کر کہ میں پاپی اور چور گنہگار اس لائق کہاں کہ آپکے برابر چل سکوں۔ حضرت عیسی علیہ السلام کے ساتھ جو انکا ساتھی تھا اس نے جب اس مشہور زمانہ چور کو اپنے ساتھ دیکھا تو نفرت سے دل میں سوچا کہ یہ کمبخت بدنام زمانہ ہمارے ساتھ کہاں لگ گیا؟ رب علیم وخبیر اندونوں کے دلوں کی کیفیت کو دیکھ رہا تھا اس نے حضرت عیسی علیہ السلام کو فوراً وحی فرمائی کہ اے عیسی! اس چور سے کہہ دیجئیے کہ اسکی عاجزی اور انکساری اور توبہ کی وجہ سے ہم نے اسکے پچھلے سارے گناہ معاف فرمادیئے اور اپنے اس حواری سے بھی کہہ دیجیے کہ اس کے اس تکبر اور خود پسندی کی وجہ سے اسکے سابقہ تمام نیک اعمال ہم نے ضائع کر دیئے (کتاب التوابین لابن قدامہ ص ۱۰۵)۔

معلوم ہوا کہ کسی عبادت گذار کو کبھی بھی اپنی عبادتوں پر فخر کرتے ہوئے کسی گناہگار کو حقارت کی نگاہ سے نہیں دیکھنا چاہیے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ توبہ کرکے جنتی بن گیا ہو اور یہ عابد و زاھد اپنے فخر و غرور کی وجہ سے تمام عبادتیں گنواکر جہنمی بن گیا ہو۔

حضرت ثعلبہ کی توبہ:-

Marfat.com

ایک انصاری صحابی حضرت ثعلبہ بن عبد الرحمن حضور کے بڑے پیارے خادم تھے جنکی خدمت یہ تھی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین مبارک اٹھایا کرتے تھے۔ ایک روز حضور نے انکو کسی کام سے بھیجا راستہ میں ایک انصاری کے گھر کا دروازہ کھلا ہوا تھا اسمیں ایک عورت کو غسل کرتے ہوئے انہوں نے دیکھ لیا اسی وقت انکا دل اس گناہ کی جزاء سے خوف سے لرز گیا اس خیال نے تو انکو اور بھی بے چین کر دیا کہ اللہ تعالی نے اپنی وحی کے ذریعہ اپنے محبوب کو اگر میرے اس جرم اور گناہ پر مطلع کر دیا تو پھر میرا کیا بنیگا؟ الغرض وہ اس ندامت اور شرمندگی اور خوف سے صحراء میں نکل گئے اور پہاڑوں میں جاکر چھپ گئے۔ اسطرح انکو چالیس روز گذر گئے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے اسطرح اچانک غائب ہونے پر تشویش ہوئی تو اللہ تعالی نے فورا حضرت جبرئیل امین کو آپکی خدمت میں بھیجا انہوں نے حاضر ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالی آپکو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ آپکا ایک امتی پہاڑوں میں میری پناہ طلب کر رہا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دو صحابیوں حضرت عمر اور حضرت سلمان رضی اللہ تعالی عنہما کو حکم دیا کہ جاؤ اور ثعلبہ کو ڈھونڈ کر لاؤ یہ دونوں حضرت ثعلبہ کو ڈھونڈتے ہوئے پہاڑوں پر پہنچے تو انکو ایک چرواہا ملا انہوں نے اس چرواہے سے پوچھا کہ تم نے ان پہاڑوں میں کسی نوجوان کو دیکھا ہے۔ اس نے کہا کہ تم شاید اس نوجوان کی بات کر رہے ہو جو جہنم کے خوف سے بھاگا ہے۔ ان صحابیوں نے کہا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا کہ وہ نوجوان جہنم کے ڈر سے بھاگا ہے۔ چرواہے نے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں جب آدھی رات ہوتی ہے تو وہ نوجوان پہاڑوں سے نکل کر چیختا ہوا پھرتا ہے اور یہ کہتے ہوئے ادھر سے گذرتا ہے کہ اے اللہ کاش جیسے آپ نے اور روحیں

Marfat.com

قبض کی ہیں میری روح بھی قبض کر لیتے اور جسطرح آپ نے دوسرے جسموں کو ختم کر دیا ہے کاش میرے جسم کو بھی ختم کر دیا ہوتا اور مجھے قضاء کے فیصلے کے لئے نہ چھوڑا ہوتا۔ حضرت عمر نے اس چرواہے سے کہا کہ ہاں بالکل ہمیں اسی نوجوان کی تلاش ہے ہمیں اپنے ساتھ لے چلو جب رات کو وہ ادھر آئیگا تو ہم اس سے مل لینگے۔ چنانچہ یہ دونوں صحابی اس چرواہے کے ساتھ چلے گئے۔ جوں ہی آدھی رات ہوئی انہوں نے دیکھا کہ پہاڑوں سے نکل کر ایک آدمی سر پر ہاتھ رکھ کے وہی الفاظ دہراتے ہوئے دیوانہ وار پھر رہا ہے۔ حضرت عمر اس نوجوان کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ حضرت ثعلبہ تھے آپ نے فوراً انکو اپنے سینہ سے چمٹا لیا حضرت ثعلبہ نے پہلا سوال کیا یہ کہ کیا حضور کو میرے گناہ کا پتہ چل گیا ہے؟ حضرت عمر نے کہا مجھے اسکا تو پتہ نہیں ہے البتہ حضور نے ہم دونوں کو تمہیں ڈھونڈ کر لانے کے لئے بھیجا ہے حضرت ثعلبہ نے کہا کہ اے عمر! جب حضور نماز میں مصروف ہوں تو اسوقت مجھے آپ کے پاس لیکے جانا چنانچہ یہ لوگ حضرت ثعلبہ کو لیکر حضور کی خدمت میں اسوقت حاضر ہوئے جب حضور نماز پڑھا رہے تھے۔ حضرت ثعلبہ نے جوں ہی نماز میں حضور کی قرائت سنی تو خوف خدا سے بیہوش ہوکر گر پڑے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو آپ نے حضرت عمر اور حضرت سلمان سے پوچھا کہ ثعلبہ کا کیا ہوا؟ ان دونوں نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ رہا آپکا غلام ثعلبہ۔ حضور نے ثعلبہ پر اپنا دست شفقت پھیر کر انکو اٹھایا اور پھر بڑے پیار بھرے انداز میں ان سے پوچھا اے ثعلبہ! اتنے دن ہم سے کہاں غائب رہے؟ ثعلبہ نے کہا یارسول اللہ مجھ سے گناہ ہوگیا جس کی وجہ سے آپکی خدمت میں نہ آسکا حضور نے فرمایا کیا میں تجھ کو ایسی آیت نہ بتا دوں جس کو پڑھنے سے تیرے سارے گناہ مٹ جائیں اور

Marfat.com

تیری خطائیں معاف ہوجائیں۔ ثعلبہ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا یہ آیت پڑھ " ربنا آتنا فی الدنیا حسنة و فی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار" ثعلبہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا گناہ بہت بڑا ہے حضور نے فرمایا لیکن اللہ کا ارشاد اس سے بھی بڑا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا ثعلبہ کو گھر پہ چھوڑ آؤ۔ گھر پر بھی ثعلبہ کو اسی گناہ کی سزا اور اللہ کی ناراضگی کا خوف لرزاتا رہا اور وہ اس خوف سے آٹھ دن سخت بیمار رہے۔ جب ان کی بیماری حد سے زیادہ بڑھ گئی تو صحابہ نے حضور کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ! ثعلبہ کا کچھ کیجیئے ورنہ وہ مرجائے گا۔ حضور نے فرمایا ہمیں اس کے پاس لے چلو۔ جب حضور انکے گھر پہنچے تو آپ نے شفقت سے ثعلبہ کا سر اپنی جھولی میں لے لیا لیکن ثعلبہ نے فوراً اپنا سر حضور کی جھولی سے ہٹا لیا آپ نے فرمایا یہ کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ میرا سر گناہوں سے بھرا پڑا ہے اس کو آپ کے پاک دامن میں کیسے رکھوں۔ آپ نے فرمایا کیا محسوس کر رہے ہو؟ عرض کی ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے میری ہڈی، گوشت اور کھال میں چیونٹیاں چل رہی ہوں۔ آپ نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو؟ تمہاری کیا خواہش ہے؟ انہوں نے عرض کیا صرف اپنے رب سے اپنے گناہ کی مغفرت چاہتا ہوں اسی وقت جبرئیل امین اللہ تعالیٰ کا پیغام لیکر نازل ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے اور وہ فرماتا ہے کہ اگر میرا بندہ زمین بھر گناہ کر کے مجھ سے ملے تو میں زمین بھر کے رحمت و مغفرت کیساتھ اس سے ملتا ہوں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً یہ خوشخبری حضرت ثعلبہ کو سنائی جسے سن کر انہوں نے ایک چیخ ماری اور اسی وقت ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

Marfat.com

جب حضرت ثعلبہ کو غسل دے کے کفن پہنا کے لائے تو حضور نے نماز جنازہ پڑھائی اور انکو دفن کرنے کیلئے جب چلے تو حضور ان کے جنازے میں پنجوں کے بل چل رہے تھے جب صحابہ کرام نے آپ سے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کیساتھ نبی بناکر مبعوث کیا ہے۔ ثعلبہ کے جنازے میں اسقدر کثرت کیساتھ ملائکہ شریک تھے کہ مجھے انکے رش کی وجہ سے زمین پر قدم رکھنا مشکل ہو رہا تھا۔

(کتاب التوابین لابن قدامہ ص ۱۱۰)

سبحان اللہ! جو خوف خدا سے لرزتے رہتے ہیں اور آخرت کے عذاب سے ڈرتے کانپتے رہتے ہیں انکے لئے انکے رب کی طرف سے کیسے کیسے اعزاز و اکرام اور کیسی کیسی بشارتیں ہیں۔

مالک الروسی کی توبہ:-

مالک الروسی کا تعلق قبیلہ بنی کلاب سے تھا انہوں نے اپنی قوم کیساتھ مل کر قبیلہ بنی اسد پر حملہ کر دیا اور انکی عورتوں کو بھی رسوا کیا جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ خبر پہنچی تو آپ نے بنی کلاب کے لوگوں کو بہت برا بھلا کہا جب مالک الروسی کو پتہ چلا کہ حضور نے انکو اور انکے قبیلہ کو بہت برا بھلا کہا ہے تو انکو بہت برا لگا لیکن بعد میں انکو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا اور وہ فوراً حضور کی خدمت میں معافی کیلئے حاضر ہوئے اور حضور سے عرض کرنے لگے یارسول اللہ مجھ سے راضی ہو جائیں اللہ آپ سے راضی ہوگا لیکن حضور اتنے سخت ناراض تھے کہ آپ نے اپنا رخ انور دوسری طرف پھیر لیا وہ دوسری طرف سے آپ کے سامنے آئے اور یہ عرض کرنے لگے کہ یارسول اللہ مجھ سے راضی ہو جائیں اللہ آپ سے راضی ہوگا۔ حضور کو انکے رویے سے اتنی شدید تکلیف پہنچی تھی کہ آپ نے پھر

Marfat.com

اپنا چہرہ انور ان سے پھیر لیا وہ تیسری مرتبہ پھر آپکے سامنے آکر عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ! مجھ سے راضی ہو جائیں اللہ آپ سے راضی ہو گا دیکھئے اللہ کو جب راضی کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو وہ فورا راضی ہو جاتا ہے انکے یہ الفاظ سن کر حضور نے ان کی طرف نگاہ کرم فرمائی اور فرمایا تم نے جو حرکت کی ہے اسکی اللہ سے توبہ کی اور اسپر اللہ سے بخشش طلب کی؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں یا رسول اللہ! پھر آپ نے فرمایا کہ اے اللہ اس کی توبہ قبول فرمالے اور اس سے راضی ہو جا۔ (کتاب التوابین لابن قدامہ ص ۱۱۰)

کعب بن مالک کی توبہ:-

حضور کے پیارے صحابی حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں سوائے غزوہ تبوک کے کسی بھی غزوہ میں حضور کی ہمراہی کے شرف سے محروم نہیں رہا ایک غزوہ بدر میں میری شرکت نہیں ہو سکی تھی لیکن اس میں شرکت نہ کرنے والوں پر حضور نے کوئی عتاب نہیں فرمایا تھا۔ غزوہ تبوک میں میرے رہ جانے کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ جس وقت حضور نے غزوہ تبوک میں چلنے کا اعلان فرمایا اس وقت میری مالی حالت بھی اتنی اچھی تھی کہ اس سے پہلے کبھی اتنی اچھی نہیں ہوئی خدا کی قسم! اس زمانے میں میرے پاس دو اونٹنیاں تھیں جبکہ اس سے پہلے کبھی میرے پاس دو سواریاں جمع نہیں ہوئیں۔ پھلوں کے پکنے کا موسم تھا میں بھی اسی کی طرف زیادہ متوجہ تھا یہی وجہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام صحابہ جنگی تیاریوں میں مصروف تھے جبکہ میں بھی صبح تیاری کے لئے نکلتا لیکن کسی کام میں الجھ کر جہاد کی تیاری کیے بغیر واپس آجاتا اور یہ سوچتا کہ چلو ابھی تو کافی دن پڑے ہوئے ہیں آج نہیں تو کل تیاری کر لوں گا اسی ٹال مٹول میں وقت گذرتا گیا یہاں تک کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ

Marfat.com

کیساتھ روانہ ہوگئے۔ میں یہی سوچتا رہا کہ کوئی بات نہیں میں تیاری کر کے بعد میں پہنچ جاؤنگا لیکن افسوس اسی سوچ میں رہا اور مجھ سے گناہ ہوگیا اور میں شرکت سے رہ گیا۔ حضور کے جانے کے بعد جب میں بازار میں گیا تو سوائے منافقوں کے یا بیماروں اور ضعیف مسلمانوں کے مجھے کوئی شہر میں نظر نہیں آیا جس سے میرے قلب کو بہت صدمہ ہوا ادھر تبوک پہنچنے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے میرے متعلق دریافت فرمایا کہ کعب بن مالک کو کیا ہوا ہے؟ ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس کو اسکی دونوں چادروں اور دونوں پہلوؤں پر نظر ڈالنے نے روک دیا یعنی وہ اپنے بناؤ سنگھار اور خود پسندی میں لگا رہ گیا۔ اس پر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ اے شخص تم غلط بات کہتے ہو پھر انہوں نے حضور سے عرض کیا یا رسول اللہ! کعب بن مالک تو ایسا آدمی ہے کہ اسمیں سوائے بھلائی کے ہم نے کبھی کوئی برائی نہیں دیکھی۔ حضور خاموش ہوگئے۔ بہرحال جنگ ختم ہوگئی حضور واپس تشریف لانے لگے اور حضور کی واپسی کی خبر جب مجھ تک پہنچی تو اب مجھے سخت کرب اور پریشانی لاحق ہوگئی کہ اب میں حضور کو کیا جواب دونگا؟ میں جھوٹے سچے غلط سلط عذر سوچنے لگا کہ حضور کے سامنے وہ بیان کر کے حضور کی ناراضگی سے بچ جاؤنگا لیکن پھر میں نے سوچا کہ اس سے میرا بچنا مشکل ہے لہذا میں نے فیصلہ کیا کہ اب میں حضور سے سچ بولونگا۔ ایک صبح حضور تشریف لے آئے مسجد میں جاکر حضور نے جیسا کہ آپ کا ہمیشہ کا طریقہ تھا دو رکعت نماز ادا فرمائی اور لوگوں کی طرف رخ کر کے تشریف فرما ہوگئے۔ اب وہ لوگ جو تبوک جانے سے رہ گئے تھے ایک ایک آکر اپنے اپنے جھوٹے سچے عذر بیان کرنے لگے اور قسمیں کھا کھا کر اپنی مجبوریوں کو بیان کرنے لگے حضور نے انکے

Marfat.com

ظاہر پر نظر فرماتے ہوئے انکو معاف فرمادیا اور انکے باطن اور حقیقت حال کو اللہ کے حوالے کر دیا۔ بالآخر میں بھی حاضر ہوا اور میں نے سلام عرض کیا حضور نے تبسم فرمایا مگر آپ غصہ میں تھے فرمایا ادھر آؤ! میں سامنے آکر بیٹھ گیا پھر دریافت فرمایا کہ تمہارے نہ آنے کی کیا وجہ تھی؟ کیا تم نے سواری نہیں خریدی تھی؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر میں کسی دنیاوی سردار کے سامنے حاضر ہوتا اور میں سمجھتا کہ کوئی بھی عذر کرکے اس سے نجات مل سکتی ہے تو مجھے اتنا زور بیان حاصل ہے کہ میں کوئی نہ کوئی عذر کرلیتا لیکن خدا کی قسم! میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ میں آپ سے اگر جھوٹ بولوں اور اسکی وجہ سے آپ مجھ سے خوش ہوجائیں تب بھی اللہ تعالی جلد ہی میرا جھوٹ آپ پر ظاہر کردے گا اور آپ مجھ سے ناراض ہوجائیں گے اور اگر میں سچ بات عرض کروں تو اگرچہ وہ شروع میں آپکی ناراضگی کا باعث بنے گا لیکن مجھے آخر میں اللہ تعالی سے بہتر انجام کی امید ہے۔ یارسول اللہ! خدا کی قسم اس جنگ میں مجھے کوئی عذر نہ تھا اور واللہ! میں اس جہاد کے وقت جتنا طاقت ور اور خوشحال تھا اتنا کبھی نہیں رہا۔ حضور نے فرمایا اس شخص نے سچ بولا ہے۔ اچھا اب جاؤ جب تک اللہ تعالی تمہارا خود ہی فیصلہ نہ فرمادے حضرت کعب فرماتے ہیں میرے علاوہ دو اور صحابی بھی تھے مرارہ بن ربیع اور دوسرے بلال بن امیہ ان دونوں کیساتھ بھی میرا ہی جیسا معاملہ ہوا۔ حضور نے تمام صحابہ کو منع فرمادیا کہ ہم تینوں سے کوئی کلام نہ کرے۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ لوگ ہم سے کنارہ کشی کرنے لگے اور وہ ہمارے لیے بالکل اجنبی اور بیگانہ بن گئے، حتی تنکرت لی فی نفسی الارض فما ھی بالامر من التی اعرف۔ میرے لیے تو دنیا ہی بدل گئی مدینہ تو جان پہچان والوں کا شہر ہی نہیں لگتا تھا۔ اسی حالت میں پچاس دن گذر گئے۔

Marfat.com

میرے دو ساتھی تو خانہ نشین ہو گئے وہ ہر وقت گھر میں پڑے روتے رہتے تھے کیونکہ وہ کمزور اور ضعیف تھے جبکہ میں نوجوان اور طاقتور تھا باہر بھی نکلتا تھا بازاروں میں گھومتا پھرتا بھی تھا لیکن کوئی بھی مجھ سے بات کرنا گوارا نہیں کرتا تھا۔ حضور کی خدمت میں بھی میں حاضر ہوتا اور نماز کے بعد جب حضور تشریف فرما ہوتے تو میں سلام عرض کرتا اور دل میں سوچتا کہ نہ معلوم حضور نے جواب میں اپنے لبہائے مبارک ہلائے ہیں یا نہیں؟ پھر میں آپکے نزدیک ہی نماز پڑھنے لگتا اور کنکھیوں سے دیکھتا رہتا جب میں نماز میں مشغول ہوتا تو حضور مجھے کنکھیوں سے دیکھتے اور جوں ہی میں آپکی طرف نظر اٹھا کر دیکھتا آپ فوراً اپنا رخ انور پھیر لیتے۔ اذا قمت الی السارية فاقبلت قبل صلاتی نظر الی بموخر عينيه واذا نظرت اليه اعرض عنی۔ الغرض جب مسلمانوں کی بے اعتنائی حد سے زیادہ بڑھ گئی تو ایک روز میں اپنے چچازاد بھائی اور جگری یار ابو قتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑھ گیا اور انکو سلام کیا مگر خدا کی قسم! انہوں نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا ابو قتادہ! میں اللہ کی قسم دے کر تم سے پوچھتا ہوں کہ کیا تم کو معلوم نہیں کہ مجھے اللہ اور اس کے رسول سے محبت ہے؟ مگر وہ خاموش رہے پھر میں نے دوبارہ قسم دے کر پوچھا تب بھی وہ خاموش رہے جب تیسری مرتبہ میں نے انکو قسم دے کر پوچھا تو انہوں نے صرف اتنا کہا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فتماضت عيناي وتوليت۔ یہ سن کر میری آنکھوں سے آنسو بہ نکلے اور میں دیوار پھلانگ کر واپس آگیا۔

ایک دن مدینہ کے بازار میں پھر رہا تھا کہ شام کا رہنے والا ایک نبطی جو مدینہ میں فروخت کے لئے غلہ لایا کرتا تھا وہ لوگوں سے میرے متعلق دریافت کر رہا تھا کہ کعب کا پتہ بتا دو لوگوں نے میری طرف اشارہ کر دیا۔

Marfat.com

یہی کعب ہے وہ میرے پاس آیا اور شاہ غسان کا ایک خط جو میرے نام تھا وہ مجھے دیا میں نے پڑھا تو اسمیں لکھا تھا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے صاحب یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پر ظلم کیا ہے؟ اللہ نے تم کو ذلت کے مقام پر رہنے کے لیے نہیں بنایا تم ہمارے پاس چلے آؤ ہم تمہاری مدد اور دلجوئی کرینگے خط پڑھ کر میں نے سوچا کہ یہ تو میرا ایک اور امتحان ہے اور خط کو میں نے تندور میں جھونک دیا۔

پچاس میں سے ابھی چالیس روز گذرے تھے کہ حضور کا ایک قاصد میرے پاس آیا اور پیغام دیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو اپنی بیوی سے علیحدہ رہنے کا حکم دیا ہے۔ میں نے پوچھا طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ قاصد نے کہا کہ نہیں بس صرف علیحدہ رہو حضور کا یہی حکم میرے دونوں ساتھیوں کو بھی پہنچا دیا گیا میں نے حضور کا حکم پاکر اپنی بیوی سے کہا تم فوراً اپنے میکے چلی جاؤ اور جب تک اس معاملے کا اللہ تعالی کوئی فیصلہ نہ فرمادے وہیں رہنا میرے دوسرے ساتھی ہلال بن امیہ کی بیوی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ ہلال اتنے ضعیف ہوگئے ہیں کہ خود اپنا کام نہیں کرسکتے ہیں نہ خادم رکھ سکتے ہیں اگر میں انکی خدمت کروں تو یہ آپکی مرضی کے خلاف تو نہیں ہوگا؟ آپ نے فرمایا نہیں صرف انسے ہم بستری نہ کرنا انکی بیوی نے کہا کہ واللہ! اس کام کی تو انہیں طاقت ہی نہیں اور اللہ کی قسم جس روز سے یہ واقعہ ہوا ہے اس روز سے آج تک وہ مسلسل روئے جارہے ہیں۔ واللّٰه مازال یبکی منذ کان من امرہ ما کان الی یومہ ھذا۔

حضرت کعب کہتے ہیں مجھ سے میرے گھر والوں نے کہا کہ تم بھی حضور سے اپنی بیوی کے لیے اجازت لے لو جسطرح ہلال کی بیوی نے ہلال کے لیے اجازت لے لی ہے۔ میں نے کہا کہ اس سلسلے میں حضور سے میں

Marfat.com

کوئی درخواست نہیں کروں گا۔ کیا معلوم حضور کیا جواب دیں اور پھر میں
جوان آدمی ہوں میرے پاس وہ عذر بھی نہیں جو بلال کے پاس ہے
الغرض اسی حالت میں پچاس دن گذر گئے پچاسویں رات کی فجر کی نماز گھر
کے چبوترے پر پڑھی تھی۔ انا جالس علی الحال التی ذکر اللہ تعالی مما قد
ضاقت علی نفسی و ضاقت علی الارض بما رحبت نماز کے بعد اسی حالت
میں بیٹھا ہوا تھا کہ دل سخت بے چین و مضطرب تھا اور زمین اپنی ساری
وسعتوں کے باوجود میرے لیے تنگ معلوم ہوتی تھی کہ اچانک کوہ سلع سے
ایک بلند آواز سنائی دی کہنے والا چیخ کر کہہ رہا تھا کہ اے کعب بن مالک!
تمہارے لیے خوشخبری ہے۔ یہ سنتے ہی میں سجدے میں گر گیا میں سمجھ گیا کہ
اللہ تعالی نے کشادگی کی صورت پیدا فرمادی ہے فجر کی نماز کے بعد حضور
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو ہماری توبہ قبول ہونے کی اطلاع
دی تھی اور لوگ ہم کو خوشخبری سنانے کے لئے دوڑ پڑے تھے کچھ لوگ
میرے دونوں ساتھیوں کو یہ خوشخبری سنانے کے لئے دوڑ پڑے ایک شخص
گھوڑے پر سوار میری طرف چل دیا لیکن اس کے پہنچنے سے پہلے قبیلہ بنی
اسلم کا ایک شخص پہاڑ پر چڑھ گیا اور اس کی آواز اس گھڑسوار سے پہلے مجھ
تک پہنچ گئی اور جب یہ شخص میرے پاس آیا جس نے سب سے پہلے مجھے
خوشخبری سنائی تھی اس کو میں نے خوشی میں اپنے دونوں کپڑے اتار کر دے
دیئے جبکہ خدا کی قسم میرے پاس اسوقت ان دو کپڑوں کے علاوہ اور کوئی
جوڑا نہیں تھا پھر میں نے کسی سے عاریۃً کپڑے لیکر پہنے۔ پھر میں حضور کی
خدمت میں حاضر ہونے کیلئے چل پڑا راستہ میں لوگوں کے گروہ کے گروہ مجھ
سے مل رہے تھے اور مجھے توبہ کی قبولیت پر مبارکباد دے رہے تھے اور کہہ
رہے تھے لتہنک توبۃ اللہ علیک مبارک ہو! اللہ نے تمہاری توبہ قبول

Marfat.com

فرمائی۔ جب میں مسجد میں داخل ہوا تو اسوقت حضور تشریف فرما تھے اور صحابہ کرام آپکے ارد گرد حلقہ بناکر بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھے دیکھکر طلحہ بن عبید اللہ دوڑے ہوئے آئے مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارکباد دی۔ پھر میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ قال وھو یبرق وجھہ من السرور۔ اسوقت آپکا روئے مبارک مسرت اور خوشی کی وجہ سے چمک رہا تھا آپ نے فرمایا۔ ماالبشر بخیر یوم مر علیک من ولدتک امک۔ جب سے تیری ماں نے تجھے جنا ہے اسوقت سے اب تک جتنے دن تجھ پہ گذر رہے ہیں ان میں سب سے بہترین دن کی تجھے بشارت ہو۔ میں عرض کیا کہ یہ بشارت آپکی طرف سے ہے یا اللہ کی جانب سے ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر استنار وجھہ حتی کان وجھہ قطعۃ قمر وکنا نعرف ذلک منہ۔ اور یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ خوشی اور مسرت کے وقت آپکا روئے انور دمکنے لگتا تھا کہ گویا چاند کا ٹکڑا ہو جس سے ہمیں آپکی خوشی و مسرت کا اندازہ ہوجاتا تھا۔

پھر میں نے حضور سے عرض کیا کہ میری توبہ کی تکمیل یہ ہے کہ میں اپنی دولت سے ہاتھ اٹھالوں اور اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کی خدمت میں بطور صدقہ پیش کردوں۔ حضور نے فرمایا کچھ مال اپنے لیے رکھ لو بہتر یہی ہے۔ میں نے عرض کیا تو پھر میں خیبر کے حصے کا اپنا مال رکھ لیتا ہوں۔ پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے سچ کی بدولت مجھے نجات عطا فرمائی ہے لہذا اب میں عہد کرتا ہوں کہ جب تک میں زندہ ہوں ہمیشہ سچ بولوں گا۔ اور خدا کی قسم اسوقت سے آجتک پھر میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں سورۃ توبہ میں نازل

Marfat.com

فرمائیں جس میں حضرت کعب اور انکے دوساتھیوں کی قبولیت توبہ کا اعلان فرمایا ۔ وعلے الثلثة الذین خلفوا حتی اذا ضاقت علیهم الارض بما رحبت و ضاقت علیهم انفسهم و ظنوا ان لا ملجا من الله الا الیه ثم تاب علیهم لیتوبوا ان الله هو التوب الرحیم (سورۃ توبہ ۱۱۸/۹) اور ان تینوں کے حال پر بھی اللہ تعالیٰ نے توجہ فرمائی جنکا معاملہ ملتوی چھوڑدیا گیا تھا ۔ یہاں تک کہ جب انکی پریشانی کی نوبت یہاں تک پہنچی کہ زمین اپنی فراخی کے باوجود انپر تنگ ہوگئی اور خود وہ اپنی زندگی سے تنگ آگئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ خدا سے (بھاگ کر) کہیں پناہ نہیں مل سکتی بجزاسکے کہ اس کی طرف رجوع کیا جائے پھرانکی توبہ قبول کی تاکہ وہ اللہ کی طرف رجوع رہیں بیشک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ۔

حضرت کعب فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم ! اللہ تعالیٰ نے اسلام کی دولت سے جس وقت مجھے نوازا اس کے بعد سے آج تک کوئی نعمت سچائی سے بڑھکر میرے لیے ثابت نہیں ہوئی ۔ میں اگر حضور کے سامنے جھوٹے سچے عذر پیش کر کے جھوٹ بول دیتا تو اسی طرح تباہ و برباد ہوتا جس طرح وہ دوسرے جھوٹ بولنے والے تباہ ہوگئے کیونکہ وحی نازل فرماکر اللہ تعالیٰ نے ان سب کی مذمت فرمادی اور انکے برے انجام کو بیان فرمادیا ۔ ان لوگوں کے متعلق یہ آیات نازل ہوئیں ۔ سیحلفون بالله لکم اذا انقلبتم الیهم لتعرضوا عنهم فاعرضوا عنهم انهم رجس و ما وا هم جهنم جزاء بما کانوا یکسبون ۔ (سورۃ توبہ ۹۵/۹) ۔

اب وہ تمہارے سامنے آکر جھوٹی قسمیں کھائیں گے (کہ ہم بڑے معذور اور مجبور تھے) تاکہ تم انکے خیال میں نہ پڑو سو تم انکے خیال کو چھوڑ دو وہ بالکل گندے لوگ ہیں اور انکا ٹھکانہ جہنم ہے ان اعمال کے سبب جو وہ کیا کرتے تھے ۔

Marfat.com

(صحیح بخاری، کتاب الوصایا و الجہاد و فود الانصار، صحیح مسلم، کتاب التوبۃ، ترمذی، کتاب التفسیر، سنن ابوداؤد، کتاب الطلاق، الجہاد، ریاض الصالحین، کتاب التوبۃ)

ماعز اور ایک زانیہ کی توبہ:-

" ماعز ابن مالک " سے زنا جیسا بد ترین گناہ سرزد ہوگیا اس کا کسی کو پتہ نہ تھا کوئی اسکا گواہ نہ تھا جو جرم ثابت ہوتا لیکن عذاب الٰہی کے خوف نے حضرت ماعز کو بے چین کر دیا اور وہ گھبرا کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ یارسول اللہ! مجھ پاک کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا جاؤ! استغفار کرو اور اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو وہ اٹھ کر چلے گئے لیکن انکا دل مطمئن نہیں ہوا اور اس عظیم گناہ کی قیامت کے دن کے لئے جو سخت سزائیں اور وعیدیں حضور نے بیان فرمائیں تھیں اس کے تصور سے بھی انکا دل کانپنے لگا ابھی تھوڑی دور ہی گئے تھے کہ پھر واپس حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر عرض کرنے لگے کہ یارسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے آپ نے پھر وہی جواب دیا استغفار اور توبہ کرو لیکن وہ سمجھتے تھے کہ اس جرم کی شریعت نے جو سزا دنیا میں مقرر کی ہے جبتک وہ سزا مجھے نہیں مل جاتی میں اس گناہ سے پاک نہیں ہونگا اور آخرت میں سخت ترین عذاب کا بدستور مستحق رہونگا لہذا انہوں نے پھر حضور سے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا کس معاملہ میں تمہیں پاک کروں؟ انہوں نے عرض کی مجھ سے زنا ہوگیا ہے اس عظیم گناہ سے مجھے پاک کر دیجئے۔ آپ نے لوگوں سے پوچھا! اسے جنون اور پاگل پن کا مرض تو نہیں ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں یارسول اللہ! یہ پاگل نہیں اور اس کا ذہنی توازن بالکل صحیح ہے۔ پھر آپ نے پوچھا کہ کیا اس نے شراب تو نہیں پی ہوئی ہے؟ ایک آدمی نے اسی وقت کھڑے ہوکر اسکا

Marfat.com

منہ سونگھا اور کہا کہ اسکے منہ سے شراب کی کوئی بدبو نہیں آرہی ہے۔ پھر آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا تو نے زنا کیا ہے؟ اس نے اقرار جرم کرتے ہوئے کہا جی ہاں یارسول اللہ! میں نے زنا کیا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اسکو زنا کی سزا دی جائے چنانچہ انکو زمین میں آدھا گاڑھکر رجم کردیا گیا۔ جب انکو دفن کردیا گیا تو اسکے دو روز بعد حضور نے فرمایا ماعز کے لئے استغفار کرو بیشک اسنے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس توبہ کو ساری امت پر تقسیم کردیا جائے تو سب کو کافی ہوجائے اور اللہ سب کی مغفرت فرمادے۔

اس کے بعد قبیلہ ازد کی ایک عورت حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی اور جو الفاظ حضرت ماعز نے کہے تھے انہی الفاظ میں حضور سے عرض کرنے لگی کہ یارسول اللہ! مجھے پاک کردیجئے۔ آپ نے اس سے بھی فرمایا کہ جاؤ اللہ سے استغفار کرو اور توبہ کرو اس نے عرض کیا کہ کیا آپ مجھ کو بھی اسی طرح لوٹا دینا چاہتے ہیں جس طرح آپ نے ماعز کو لوٹایا تھا۔ مجھے زنا کا حمل ہے مجھے پاک کیجئے۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا تو ہی ہے؟ اس نے کہا ہاں یارسول اللہ! میں ہی ہوں آپ نے فرمایا اچھا اب جاؤ جب بچہ ہوجائے پھر آجانا۔ اول تو اسکے گناہ کا کوئی عینی گواہ نہیں تھا وہ اگر اقرار نہ کرتی تو سزا سے بچ سکتی تھی پھر جب حضور نے اسکو بچے کی پیدائش تک مہلت دے دی تو بچہ کی پیدائش کے بعد وہ کہیں بھی غائب ہوسکتی تھی لیکن حضور کے ارشادات اور آخرت پر اس کو کتنا یقین کامل تھا کہ دوزخ کا سخت ترین عذاب اسکو اپنے سامنے نظر آرہا تھا۔ اور وہ اس ہیبتناک عذاب سے بچنے کے لئے دنیا کی سخت سے سخت سزا کو برداشت کرنے کیلئے تیار تھی اور بغیر کسی پولیس وغیرہ کی گرفتاری کے جب اسکا بچہ ہوا تو دوبارہ حضور کی خدمت میں خود حاضر ہوگئی اور عرض کرنے لگی کہ یارسول اللہ! اب بچہ

Marfat.com

پیدا ہوگیا ہے مجھے پاک کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ ابھی بچہ بہت چھوٹا ہے اس کو دودھ پلاؤ جب اس کے دودھ چھڑانے کا وقت آئے اسوقت آنا۔ یہ مہلت دوبارہ اس کو ملی تھی اس مہلت سے فائدہ اٹھاکر وہ کہیں بھی جا سکتی تھی اسکو پتہ تھا بلکہ اس نے اس جرم کی سزا پر عمل در آمد ہوتے ہوئے حضرت ماعز کو بھی دیکھا کہ اسکی سزا یہ ہوتی ہے۔ کہ آدھا زمین میں گاڑ کر چاروں طرف سے پتھر مارے جاتے ہیں اور پتھر مار مار کر آدمی کو ختم کر دیا جاتا ہے۔ یہ تمام اذیت ناک منظر اسکے سامنے تھا لیکن اسکا دل اپنے رب کی ناراضگی اسکے جلال و ھیبت اور اسکے درد ناک عذاب کے خوف سے اسقدر معمور تھا کہ یہ دنیاوی تکلیف اسے ہیچ نظر آرہی تھی چنانچہ جب اسکا بچہ بڑا ہوگیا تو خود ہی دوبارہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوگئی۔ حدیث میں آتا ہے کہ اس کے ساتھ اسکا بچہ بھی تھا اور اتنا بڑا ہوگیا تھا کہ اسکے ہاتھ میں ایک روٹی کا ٹکڑا بھی تھا اس نے حضور سے عرض کیا یارسول اللہ اب تو اسنے دودھ چھوڑ دیا ہے اور کھانا کھانے لگا ہے اب مجھے پاک کر دیجئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا بچہ لیکر ایک مسلمان کے سپرد کر دیا اور صحابہ کو حکم دیا کہ ایک گڑھا کھود کر اس کو سینہ تک اس میں گاڑ دو۔ جب اسکو گاڑ دیا گیا تو آپ نے حکم دیا کہ اب رجم کرو۔ صحابہ نے پتھر مارنے شروع کر دیئے۔ حضرت خالد بن ولید نے جب اسکے سر پر ایک پتھر مارا تو اسکا خون اچھٹ کر خالد بن ولید کے منہ پر لگا اس پر انہوں نے اس عورت کیلئے کچھ برے الفاظ زبان سے نکالے۔ حضور نے فرمایا اے خالد ایسا مت کہو! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر (ظلماً) ٹیکس لینے والا بھی ایسے توبہ کرلے تو اللہ اسے بھی معاف فرمادے گا۔

پھر آپ نے اسکی نماز جنازہ کا حکم دیا۔ جب آپ خود اسکا نماز جنازہ

Marfat.com

پڑھانے لگے تو حضرت عمر نے تعجب سے عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ اسکی نماز جنازہ پڑھاتے ہیں حالانکہ اس نے تو زنا کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اسکی توبہ کو مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کردیا جائے تو وہ ان سبکو کافی ہوجائے۔ یعنی اللہ تعالیٰ اسکی وجہ سے ستر آدمیوں کے گناہوں کو معاف فرمادے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم اس توبہ سے بڑھ کر کوئی اور توبہ کا خیال کرتے ہو؟ کہ محض رضائے الٰہی کے خاطر بخوشی اس نے اپنی جان قربان کردی (صحیح مسلم، ریاض الصالحین، کتاب التوبۃ)۔

ھبار بن اسود کی توبہ:-

"ھبار بن اسود" نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی تکلیف اور ایذاء پہنچائی کہ آپ نے اعلان فرمادیا کہ تم میں سے کسی کو اگر ھبار مل جائے تو پہلے اسکے ہاتھ پیر کاٹنا اور پھر اسکی گردن اڑادینا حضرت زبیر بن عوام فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی "ھبار" کا ذکر فرمایا ہمیشہ غصہ سے فرمایا۔ حضرت جبیر بن مطعم فرماتے ہیں کہ ایک روز ہم حضور کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک "ھبار" کہیں سے نمودار ہوگیا۔ لوگوں نے کہا یارسول اللہ! ھبار آگیا۔ آپنے فرمایا کہ ہاں میں نے دیکھ لیا۔ بعض صحابہ اسکو مارنے کے لئے دوڑے تو حضور نے انکو منع فرمادیا اور فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ ھبار آپ کے سامنے آکر کھڑا ہوگیا اور عرض کرنے لگا السلام علیکم یارسول اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ یارسول اللہ! میں آپ سے بھاگ کر دوسرے ملک جانے کا ارادہ کررہا تھا لیکن پھر مجھے آپ کا فضل وکرم اپنے سے عداوت رکھنے والے پر آپکی مہربانی فرمانے اور عنایت کرنے کی آپکی عادتیں یاد آگئیں۔ یارسول اللہ! ہم مشرک تھے لیکن اللہ

Marfat.com

نے آپکے ذریعے ہمیں ہدایت عطا فرمائی اور ہمیں تباہی سے بچادیا۔ بس اب آپ ہماری تقاصیر کو معاف فرمادیجئے میری جو جو باتیں آپ تک پہنچی ہیں میں ان غلط باتوں کا اقرار کرتا ہوں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں میں ہمیشہ آپکی بدگوئی اور آپ کو ایذاء اور تکلیف پہنچانے میں لگارہا لیکن اب مجھے خدا نے ہدایت عطا فرمادی اور اسلام سے سرفراز فرما دیا ہے اب آپ بھی مجھے معاف فرمادیجئے۔ حضور نے فرمایا ھبار میں نے تجھے معاف کیا اور اسلام ماقبل کی تمام باتوں کو ختم کردیتا ہے۔ (الاصابۃ ابن حجر، کتاب التوابین، ابن قدامہ ص ۱۳)۔

عبد اللہ بن مرزوق کی توبہ:-

عبد اللہ بن مرزوق کسی زمانہ میں بڑے مالدار شخص تھے اور اپنے جاہ و منصب کے لحاظ سے بادشاہ وقت مہدی کے خاص مقربین میں شمار ہوتے تھے دنیا میں مستغرق تھے۔ ایک روز رقص و سرود کی محفل میں ایسے منہمک ہوئے کہ ظہر عصر اور مغرب تینوں نمازوں کا وقت چلا گیا اور وہ کوئی نماز ادا نہ کر سکے۔ انکی ایک بڑی خوش نصیب لڑکی تھی جس نے بار بار انکو متنبہ کیا اور نماز کا خیال دلایا لیکن انہوں نے نماز کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا آخر جب عشاء کی نماز کا وقت جانے لگا تو اس کی لڑکی نے ایک دھکتا ہوا انگارا لیکے انکے پاؤں کے اوپر رکھدیا وہ ایک دم تکلیف سے تڑپ گئے اور کہنے لگے یہ تم نے کیا کیا؟ اس لڑکی نے کہا یہ تو دنیا کی آگ کا ایک انگارا ہے، آخرت کی آگ کو تم کیسے برداشت کرو گے؟ یہ سنکر عبد اللہ بن مرزوق کی آنکھوں میں آنسو آگئے وہ نماز کے لئے فوراً کھڑے ہوگئے اور روتے رہے۔ لڑکی کی بات نے انکے دل پر اتنا گہرا اثر کیا کہ انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ یہ دنیا جو میرے اور میرے رب کے درمیان حائل رہی اس

Marfat.com

سے ہمیشہ کے لیے میں جان چھڑا لوں گا چنانچہ انہوں نے اپنی تمام لونڈیوں کو آزاد کر دیا اور جو کچھ مال و متاع تھا وہ سب اللہ کی راہ میں خیرات کر دیا۔ پھر عالم یہ تھا کہ یہ کروڑ پتی انسان سبزیاں بیچ کر رزق حلال کماتا تھا اور ہر وقت یاد خدا میں مصروف اور مستغرق رہا کرتا تھا۔ ایک روز ان کے زمانے کے دو مشہور بزرگ حضرت فضل بن عباد اور سفیان بن عیینہ آپکی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپکو اس حال میں دیکھا کہ آپکے سر کے نیچے ایک اینٹ کا تکیہ تھا اور آپکے نیچے کوئی بستر اور فرش نہیں تھا۔ حضرت سفیان نے آپ سے پوچھا کہ جو اللہ کے لئے کچھ چھوڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ ضرور اسکو عطا فرماتا ہے تم نے جو سب کچھ اللہ کے لئے چھوڑا ہے تو تم کو اللہ نے اس کا کیا بدلہ عطا فرمایا حضرت عبداللہ بن مرزوق نے کہا کہ اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے رضا بقضا کی دولت سے مجھے سرفراز فرما دیا ہے۔

(کتاب التوابین ابن قدامہ مقدسی)

ہارون الرشید کی توبہ:-

مشہور عباسی حکمران ہارون رشید ایک روز چپکے سے فضل بن ربیع کے پاس گھر پر پہنچ گئے اور ان سے کہا کہ میرے دل میں کچھ باتیں آئی ہیں جن کو حل کرنا چاہتا ہوں مجھے تم کسی مرد باخدا کے پاس لے چلو فضل بن ربیع انہو اس وقت کے مشہور بزرگ حضرت سفیان بن عیینہ کے پاس لے گئے جب ان کے گھر پہنچے تو دروازہ کھٹکھٹایا تو اندر سے انہوں نے پوچھا کہ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ امیر المؤمنین ہیں یہ سن کر انہوں نے جلدی سے فورا دروازہ کھولا اور عزت سے بٹھایا اور کہا کہ اے امیر المؤمنین آپ نے خواہ مخواہ تکلیف فرمائی آپ مجھے کہلوا دیتے میں خود حاضر ہوجاتا یہ حال چند ساعتیں ہارون رشید نے ادھر ادھر گفتگو کی پھر ان سے پوچھا کہ آپ پر کوئی قرض

Marfat.com

وغیرہ ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ہارون رشید نے حکم دیا کہ انکا قرضہ ادا کر دیا جائے یہ کہ کر وہ وہاں سے چل دیئے۔ باہر نکل کر فضل بن ربیع سے کہنے لگے کہ مجھے تمہارے اس ساتھی سے کوئی فائدہ نہیں پہنچا مجھے کسی اور مرد باخدا کے پاس لے چلو۔ فضل بن ربیع انکو ایک اور بزرگ حضرت عبدالرزاق بن عمام کے پاس لے گئے انکا جب دروازہ کھٹ کھٹایا تو انہوں نے بھی نکل کر وہی الفاظ کہے کہ آپ نے خواہ مخواہ تکلیف کی مجھے کہلوا دیتے میں خود حاضر ہو جاتا۔ ہارون رشید نے انسے بھی چند ساعتیں گفتگو کی اور پھر پوچھا کہ آپ پر کوئی قرض ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ہارون رشید نے حکم دیا کہ انکا قرض ادا کر دیا جائے اور یہ کہہ کر وہ وہاں سے چل دیئے۔ باہر نکل کر فضل بن ربیع سے پھر کہا کہ تمہارے اس ساتھی سے مجھے کچھ فائدہ نہیں پہنچا مجھے کسی اور اللہ کے ولی کے پاس لے چلو فضل بن ربیع انکو حضرت فضیل بن عیاض کے پاس لے گئے جب یہ وہاں پہنچے تو حضرت فضیل بن عیاض اسوقت کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور نماز میں قرآن کی ایک آیت کو بار بار مزے لے کر دھرا رہے تھے جب نماز پڑھ چکے تو انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو اندر سے انہوں نے پوچھا کہ کون ہے؟ فضل بن ربیع نے کہا کہ امیرالمومنین آئے ہیں اندر سے حضرت فضیل نے کہا کہ مجھ سے امیر المومنین کا کیا کام؟ فضل بن ربیع کہتے ہیں میں نے کہا یہ امیرالمومنین ہیں انکی اطاعت آپ پر واجب ہے۔ یہ سن کر حضرت فضیل بن عیاض نے دروازہ کھولا اور چراغ بجھا کے کمرہ کے ایک کونہ کے اندر بیٹھ گئے فضل کہتے ہیں کہ ہم ٹٹولتے ہوئے کمرے کے اندر آگے بڑھے تو اتفاق سے ہارون رشید کا ہاتھ حضرت فضیل کے جسم سے لگ گیا۔ حضرت فضیل نے فرمایا کتنا نرم اور نازک ہاتھ ہے کاش یہ کل اللہ کے عذاب سے بچ جائے پھر آپ نے

Marfat.com

فرمایا کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے جب خلافت سنبھالی تھی تو انہوں نے صالح بن عبد اللہ، محمد بن کعب اور رجاء بن حیاء کو اپنے پاس بلایا تھا اور انسے کہا تھا کہ میں ایک آزمائش میں ڈالا گیا ہوں مجھے کوئی مشورہ دو میں کیا کروں؟ انہوں نے اس خلافت کو آزمائش جانا جبکہ تم اور تمہارے ساتھی اس کو ایک نعمت مجھے بیٹھے ہیں میں نے پھر حضرت سالم نے انکو یہ مشورہ دیا کہ اے عمر بن عبد العزیز اگر تم اللہ کے عذاب سے نجات چاہتے ہو تو دنیا سے اپنے آپ کو علیحدہ کرلو۔ اور محمد بن کعب نے انکو مشورہ دیا کہ اگر تم اللہ کے عذاب سے نجات چاہتے ہو تو ساری رعایا میں سے جو بزرگ ہو اسکو اپنا باپ سمجھنا اور جو تمہارا ہم عمر ہو اسکو اپنا بھائی اور جو تم سے چھوٹا ہو اسکو اپنا بیٹا سمجھنا۔ بس باپ کا ادب کرنا بھائی کو عزت دینا اور بیٹے پر شفقت کرنا۔ اور رجاء بن حیاء نے حضرت عمر بن عبد العزیز کو یہ نصیحت کی کہ اگر تم اللہ کے عذاب سے بچنا چاہتے ہو تو جو اپنے لئے پسند کرو وہی عام مسلمانوں کے لئے پسند کرنا اور جو اپنے لئے ناپسند کرو وہی مسلمانوں کے لئے ناپسند کرنا۔ حضرت فضیل نے ہارون رشید سے فرمایا میں بھی تم سے یہی کہتا ہوں مجھے تیرے لیے خوف آتا ہے اس دن سے جس دن لوگوں کے قدم ڈگمگا جائیں گے۔ کیا اسوقت تیرے یہ مشیر و سفیر تیرے ساتھ ہونگے؟ یہ سن کر ہارون رشید رونے لگا اور خوف آخرت سے اسپر اتنا گریہ طاری ہوا کہ وہ روتے روتے بیہوش ہوگیا۔ فضل بن ربیع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت فضیل سے عرض کیا کہ امیر المومنین پر کچھ نرمی اور شفقت فرمایئے۔ آپ نے فرمایا اے ابن ربیع! تم اور تمہارے ساتھی اس کو قتل کررہے ہیں اور مجھ سے کہتے ہو کہ نرمی کریں۔ جب ہارون رشید کو ہوش آیا تو اسنے حضرت فضیل سے کہا کہ مجھے کچھ اور ارشاد فرمایئے۔ آپ نے فرمایا حضرت عمر

Marfat.com

بن عبد العزیز کے پاس انکی حکومت کے ایک اہم عہدے دار کی شکایت آئی۔ انہوں نے فوراً اس عہدے دار کو ایک خط لکھا جس میں اسکو لکھا کہ اے میرے بھائی! دوزخ کی آگ میں ہمیشہ رہنے والے دوزخیوں کے کرب اور تکلیف کو یاد کرو یہ تمہیں رب کے دروازے تک پہنچائے گا اور ڈرو اسوقت سے جب تمہیں اللہ کی جانب سے پھیر کر آگ کی طرف لے جایا جائے گا بس سمجھ لینا کہ وہ ایسا آخری وقت ہوگا کہ ساری امیدیں اسوقت ختم ہو جائیں گی جب اس عہدیدار نے حضرت عمر کا یہ خط پڑھا تو اس کے دل پر بڑا اثر ہوا وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوگیا یہ ناصحانہ کلام سنکر ہارون رشید پر پھر گریہ طاری ہوگیا اور وہ بہت رویا اور کہنے لگا کہ مجھے کچھ اور نصیحت فرمائیں۔ حضرت فضیل نے فرمایا کہ اے امیر المومنین! حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس جب حضور کے پاس آئے اور حضور سے عرض کی کے مجھے کہیں کا امیر بنادیجیئے۔ تو حضور نے فرمایا کہ اے عباس اے نبی کے چچا ایسا نفس جسکو تو بچالے وہ بہتر ہے اس امارۃ سے جسکو تو سنبھال نہ سکے نفس تنجیھا خیر من امارۃ لاتحصیھا۔ یاد رکھو کہ امارت اور حکومت سوائے حسرت اور ندامت کے کچھ نہیں ہے اگر تم سے ہوسکے کہ حاکم نہ بنو تو ایسا ضرور کرنا۔ یہ سنکر ہارون رشید پر جوابدھی اور حساب وکتاب کے خوف سے گریہ طاری ہوگیا اور اس کے آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اس نے پھر عرض کیا کہ مجھے مزید کچھ اور نصیحت فرمائیں حضرت فضیل نے فرمایا اے خوبصورت چہرے والے! تجھ ہی سے اللہ تعالی اپنی اس مخلوق کے بارے میں سوال کرے گا اگر ہوسکے تو اپنے اس چہرے کو آگ سے بچالے اور بچو اس بات سے کہ تیرے دل میں تیری رعیت کی طرف سے کوئی دھوکہ دھی کا تصور بھی ہو۔

Marfat.com

کیونکہ حضور نے فرمایا ہے کہ جو صبح کرے اس حال میں کہ وہ دھوکہ دینے والا ہو تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا۔ ہارون رشید پھر رونے لگا۔ اپنے آپ سے پوچھا کہ آپ کے اوپر کسی کا کوئی قرض تو نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں میرے رب کا مجھ پر بہت بڑا قرض ہے جس کا اسنے ابھی تک مجھ سے حساب نہیں لیا جس دن اسنے اس کے بارے میں سوال کرلیا اس دن میری بربادی کا دن ہوگا۔ اس نے کہا کہ میرے پوچھنے کا مقصد یہ تھا کہ مخلوق میں سے کسی بندے کا کوئی قرض تو آپ پر نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس کا اللہ نے مجھے حکم دیا نہیں اس لئے میں نے کسی سے کوئی قرض لیا نہیں اس نے مجھے اپنی عبادت کا حکم دیا ہے اور اپنی اطاعت کا۔ جبکہ رزق اپنے ذمہ رکھا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی وماخلقت الجن و الانس الا لیعبدون ما ارید منھم من رزق وما ارید ان یطعمون ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین (سورۃ الذاریات ۵۸/۵۱) اور نہیں پیدا کیا میں نے جن وانس کو مگر اس لئے کہ میری عبادت کریں۔ نہ طلب کرتا ہوں میں ان سے رزق اور نہ طلب کرتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں۔

ہارون رشید نے ایک ہزار دینار کی تھیلی آپکی خدمت میں پیش کی اور کہا کہ اس کو قبول فرمالیجئے اور اپنے کام میں لایئے۔ آپنے فرمایا سبحان اللہ! میں تمہیں اس سے نجات کی راہ دکھا رہا ہوں اور تم مجھے اسکی یہ جزاء دے رہے ہو کہ اسی میں پھنسا کر ہلاک کر رہے ہو۔ پھر آپ خاموش ہوگئے اور آپ نے کوئی کلام نہیں فرمایا۔ ہارون رشید آپ کے پاس سے اٹھ کر باہر آئے اور فضل بن ربیع سے کہنے لگے کہ ایسے آدمیوں کے پاس مجھے لیکر جایا کرو حقیقت میں یہ مسلمانوں کے پیشوا اور سردار ہیں (کتاب التوابین لابن قدامہ ص ۱۰۰)۔

Marfat.com

مامون کی توبہ:-

عباسی خلفاء میں سے ساتواں خلیفہ اور ہارون رشید کا ولی عہد مامون رشید اپنے لڑکے "علی" سے بہت پیار کرتا تھا اسکو دیکھے بغیر اسے چین نہیں آتا تھا ایک روز گرمی کے دنوں میں دوپہر کے وقت کھانے کے لیے دسترخوان بچھادیا گیا مامون نے خادموں کو حکم کو دیا کہ علی کو بلا کے لاؤ تاکہ وہ ہمارے ساتھ کھانا کھائے جب خادم بلانے آئے تو علی نے کہا کہ مجھے خواہ مخواہ پریشان کرتے ہو اس سخت گرمی میں میرا کہیں نکلنے کو جی نہیں چاہ رہا امیرالمومنین سے کہہ دینا کہ وہ سو رہے ہیں مامون کو اسکی ایک لمحے کی جدائیگی بھی گوارہ نہیں تھی وہ اسکے بغیر کھانا بھی نہیں کھاتا تھا اسنے خادموں سے کہا کہ اسے اٹھا کر لے آؤ۔جب دوبارہ خادموں نے آکر امیرالمومنین کا حکم سنایا تو وہ خود اٹھ کر آگیا اور کھانے میں شریک ہوگیا کھانے کے بعد جب شراب کباب کی محفل سجی تو وہ وہاں سے اٹھ کر چلا آیا وہ فطری طور پر خداترس اور نیک اور صالح نوجوان تھا کبھی شراب نہیں پیتا تھا محل میں آکر اس نے خادموں کو حکم دیا کہ دجلہ کے کنارے میرا تخت بچھادیا جائے چنانچہ تخت بچھادیا گیا اور وہ تخت پر آکر بیٹھ گیا اور قدرت کے حسین نظاروں سے لطف اندوز ہونے لگا دجلہ کے کنارے ایک بار بردار پر اسکی نظر پڑی جس نے لمبا سا سفید موٹا اونی جبہ پہنا ہوا تھا جس کے نیچے نہ شلوار تھی نہ قمیص تھی پیر میں دو پھٹی ہوئی جوتیاں پہن رکھیں تھیں۔اور گردن میں ایک پرانہ تھیلا لٹکایا ہوا تھا وہ دجلہ کے کنارے آکے بیٹھ گیا شہزادہ علی اس کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا اس نے اپنا تھیلا اتار کر اپنے پاس رکھا اپنی پھٹی پرانی جوتیاں اتاریں دجلہ کے پانی سے اپنے ہاتھ پیر دھوئے اور پھر اپنے تھیلے میں سے ایک سوکھا ٹکڑا نکالا اسکو پانی میں بھگویا اور اس پر نمک چھڑکا پھر ریت پر آرام سے بیٹھ

Marfat.com

کر بسم اللہ پڑھ کے اسکو کھانا شروع کر دیا کھانے سے فارغ ہو کے چلو سے پانی پیا اور پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے لگا کہ اے میرے آقا اے میرے مولا تیرا بڑا شکر ہے کہ تو نے مجھے اپنی ان نعمتوں سے سرفراز فرمایا تیرے لیے حمد ہے اور تیرے لیے ہی شکر ہے۔ پھر اسنے اپنی اس تھیلے پر سر رکھا اور اسی مٹی پر لیٹ کے کچھ دیر کیلئے آرام کرنے لگا جب ظہر کا وقت ہو گیا تو وہ کھڑا ہوا اور وضو وغیرہ کر کے نماز ادا کرنے لگا۔ شہزادہ علی بڑی دلچسپی سے اسکے ایک ایک فعل کو دیکھ رہا تھا اسنے اپنے خادم کو حکم دیا کہ اس فقیر کے پاس جاؤ اور جب یہ نماز سے فارغ ہو جائے تو اسے یہاں لے کر آؤ خادم اس کے پاس پہنچے اور اس سے کہا کہ خلیفہ کے محل میں کچھ سامان وغیرہ اٹھانے کا کام ہے ہمارے ساتھ چل کے وہ کام کرلو تمہیں تمہاری مزدوری دے دی جائیگی اس نے کہا کہ میں تو تھکا ہوا ہوں کسی اور کو لے جاؤ۔ خادموں نے کہا کہ محل قریب ہے اور کام بھی کوئی زیادہ بھاری اور وزنی نہیں ہے۔ اس نے کہا کہ اے میرے پیارے! میں جانتا ہوں لیکن تم کسی اور کو لے جاؤ مجھے معاف کر دو کیونکہ میں گھر میں جانے کو ناپسند کرتا ہوں۔ خادموں نے کہا کہ تمہیں ہمارے ساتھ ہر حال میں چلنا ہوگا اگر خود چلتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ ہم تم کو اٹھا کر لے جائیں گے انکی یہ دھمکی سنکر وہ کھڑا ہو گیا اپنی زنبیل اپنے گلے میں ڈالی اور یہ آیت پڑھتا ہوا انکے ساتھ چلدیا۔ وعسی ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم (البقرۃ ۲۱۶ / ۲) ہو سکتا ہے کسی چیز کو تم ناپسند کرو حالانکہ وہ تمہارے حق میں بہتر ہو۔ فعسی ان تکرھوا شیئا و یجعل اللہ فیہ خیرا کثیرا۔ شاید تم ناپسند کرو کسی چیز کو حالانکہ اللہ نے اسمیں تمہارے لیے خیر کثیر رکھ دیا ہو۔ جب محل میں پہنچا تو شہزادہ علی نے اسکو اپنے پاس بٹھالیا۔ بعض ساتھیوں نے کہا شہزادہ عالی قدر یہ آپ کیا کر رہے ہیں اس جیسے گندے

Marfat.com

اور جس آدمی کو آپ اپنے پاس بٹھا رہے ہیں۔ شہزادہ نے کہا تم لوگ خاموش رہو تمہیں میرے معاملہ میں بولنے کی کوئی ضرورت نہیں پھر اس سے پوچھا تم کیا یہیں کے رہنے والے ہو اس نے کہا جی ہاں۔ شہزادہ نے کہا کیا کام کرتے ہو اس نے کہا یہ جو آپ دیکھ رہے ہیں بس یہی کام کرتا ہوں۔ شہزادہ نے پوچھا تمہارے کتنے افراد خانہ ہیں۔ اس نے کہا کہ ایک بوڑھی والدہ ہیں اور ایک نابینا بہن ہے۔ شہزادہ نے پوچھا اور تمہارے بیوی بچے؟ اس نے کہا میرے کوئی بیوی بچے نہیں۔ شہزادہ نے پوچھا کتنا کما لیتے ہو۔ اس نے کہا جتنا میرے مقدر میں رزق ہوتا ہے اسکے بمقدار مجھے اللہ تعالی عطا فرمادے تا ہے۔ پورے دن کیلئے وہ رزق اللہ کے فضل و کرم سے ہمارے لیے کافی ہو جاتا ہے۔ شہزادہ نے کہا ہر روز تم بار برداری کر لیتے ہو؟ اس نے کہا صبح فجر کی نماز پڑھ کر میں رزق کی تلاش میں نکلتا ہوں زوال تک اپنے رزق کا انتظام کرتا ہوں پھر میں اپنے آپ کو عصر کی نماز کے لئے تیار کرتا ہوں پھر عصر سے رات تک میرے نفس کا حق ہے اسکو آرام دے تا ہوں۔ شہزادہ نے کہا رات کو آرام نہیں کرتے؟ اس نے کہا اگر رات کو آرام کر لونگا تو قیامت کے دن خالی ہاتھ رہ جاؤنگا؟ شہزادہ نے کہا تم اکیلے کھا رہے تھے اپنی والدہ اور بہن کیساتھ کیوں نہیں کھاتے؟ اس نے کہا کہ وہ دونوں دن میں روزے سے ہوتی ہیں اس لیے رات کا کھانا انکے ساتھ کھاتا ہوں۔ شہزادہ نے کہا کہ تم کیا کھا رہے تھے ذرا وہ تو دکھاؤ؟ اس نے اپنی جھولی میں سے چند سوکھے ٹکڑے نکالکر دکھائے شہزادہ اسے دیکھ کر حیرت زدہ رہ گیا اسکے بعد اس نے خادم سے کہا کہ اسکو ایک ھزار درھم لاکر دے دو اس نے کہا کہ اے امیر مجھے اسکی ضرورت نہیں شہزادہ نے اسکو دینے کی بڑی کوشش کی لیکن اس نے لینے سے انکار کر دیا۔ پھر شہزادہ نے کہا کہ مجھے تم سے کام ہے

Marfat.com

میرا کام کر دو گے؟ اس نے کہا بھلا مجھ جیسے آدمی سے آپکو کیا کام ہو سکتا ہے شہزادہ نے کہا کہ ایک بڑا اہم کام ہے اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اسکو اپنے خاص کمرہ میں لے گیا اور تنہائی میں لیجاکر اس سے کہنے لگا کہ تم میرے لئے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کا خوف اور رغبت عطا فرمادے۔ اس بار بردار مزدور نے کہا کہ اے میرے پیارے! میرا اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسا کہاں مقام ہے کہ میں اسکی بارگاہ میں کسی کیلئے دعا کر سکوں۔ بہرحال شہزادہ کے اصرار پر پہلے اس نے کچھ نصیحتیں کیں کہ ہمیشہ تقویٰ اختیار کئے رکھنا اللہ کی اطاعت کرنا اسکی نافرمانی سے بچنا اسکے بعد اپنے ہاتھ اٹھاکر دعا مانگنی شروع کی تو اسکی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے اور اس نے اللہ سے یوں عرض کی یامن رفع السماء بقوته و دحا الارض بمشيته و خلق الخلائق بارادته واستوى على العرش بقدرته یامالک الملک و جبار الجبابره و اله العالمين و مالک يوم الدين اسئلک برحمتک و جودک وقدرتک ان تخرج حب الدنيا من قلب عبدک عبد الله علی و توفقه بطاعتک من الاعمال التی تقربه الى مرضاتک و تجنبه معاصيک و تختم لناوله برضوانک و عفوک يا ارحم الراحمين۔

اے وہ ذات جس نے اپنی قوت سے آسمان کو بلند کیا ہے جس نے اپنی مشیت سے زمین کو بچھایا ہے۔ جس نے اپنے ارادہ سے تمام مخلوقات کو پیدا کیا ہے جو اپنی قدرت سے عرش پر جلوہ گر ہے اے مالک الملک اے سب طاقتوں سے زیادہ طاقت ور ذات! اے سارے جہانوں کے معبود! اے یوم آخرت کے مالک! میں تجھ سے تیری جودو عطا اور قدرت و رحمت کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ اپنے بندہ "علی" کے دل سے دنیا کی محبت نکالدے اور اسکو ان اعمال کی توفیق عطا فرما جو تیری رضا اور خوشنودی کے حصول کا سبب بنیں اور اسکو گناہوں سے بچالے اسکا اور ہمارا اپنی رضا اور عفو پر

Marfat.com

خاتمہ فرما۔ اے ارحم الراحمین۔

جب وہ یہ دعا کر رہا تھا تو شہزادہ زار و قطار رو رہا تھا۔ دعا کے بعد شہزادہ نے پھر اپنی اسی خواہش کا اظہار کیا کہ اگر آپ کچھ قبول کر لیتے تو مجھے بڑی خوشی ہوتی۔ اس نے کہا نہیں مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں البتہ صرف ایک چیز کا آپ سے سوال ہے کہ مجھے جلد یہاں سے جانے کی اجازت عطا فرمادیجیے شہزادہ نے اسی وقت اسکو اجازت دے دی۔ لیکن اسکی دعا اللہ کی بارگاہ میں قبول ہو چکی تھی اور اسکی صحبت اور کلام نے شہزادہ کے دل کی دنیا بدل دی تھی۔ اسکے جانے کے بعد شہزادہ کی وہ چہک وغیرہ سب ختم ہو چکی تھی خوف آخرت نے اسکے دل میں گھر کر لیا تھا دنیا اور اسکی لذت سے منہ موڑ کر وہ ہر وقت فکر آخرت میں سرگرداں اور پریشاں رہنے لگا تھا راتوں کو روتا تھا اور اپنے خوبصورت ہاتھوں کو دیکھکر کہا کرتا تھا کہ یہ بدن جسکو اتنے اچھے اچھے الوان و اقسام کے کھانے کھلا کر پروان چڑھایا ہے اسکو بھی ایک دن مٹی میں ملجانا ہے۔ تمام خادموں کو اپنے پاس سے ہٹا دیا صرف ایک شاکر نامی خادم اپنے پاس رکھا اور ایک دن اس سے کہا کہ ان تمام خزانے جواہرات اور تمام دنیاوی سازوسامان کا تم خیال رکھنا میں اپنے آقا کے پاس جارہا ہوں، شاکر نے سمجھا کہ شاید یہ اپنے والد کے متعلق کہہ رہا ہے اور امیرالمومنین کے پاس جارہا ہے بہر حال وہ ایک چادر سر پر لیکے نکل گیا اور سب سے کہدیا کہ کوئی میرے پیچھے نہ آئے بعد میں معلوم ہوا کہ وہ امیر المومنین کے پاس نہیں پہنچے کسی نے کہا کہ ہم نے انکو دجلہ کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تھا اور وہاں ملاح کو کچھ پیسے دیکر وہ کسی اور شہر کی طرف نکل گئے ہیں بعد میں پتہ چلا کہ وہ بصرہ شہر میں پہنچ گئے تھے وہاں انہوں نے اس بار بردار کی طرح ایک اونی جبہ پہن لیا تھا اسی کی طرح ایک زنبیل گلے میں ڈال لی تھی اسمیں کھانے کے لئے کچھ سوکھے ٹکڑے رکھ لئے تھے وہاں حسب

Marfat.com

حاجت کوئی مزدوری کر کے اپنے لئے کچھ کھانے کا انتظام کرتے اور سارے دن ایک مسجد کے اندر اللہ کی عبادت کرتے تھے دن کو روزہ رکھکر مزدوری کیا کرتے تھے اور رات کو کھڑے ہوکر اپنے رب کی بارگاہ میں عبادت کرتے تھے ہمیشہ ننگے پاؤں رہا کرتے تھے جسکی وجہ سے انکے پیر کی جلد پھٹ گئی تھی اور اسمیں سے خون رسنے لگا تھا۔ کئی سال وہ اسی طرح عبادت میں مصروف رہے ادھر انکے والد خلیفہ مامون نے اپنی ساری سلطنت میں اعلان کروادیا تھا کہ اسکی جہاں کہیں بھی اطلاع ملے مجھے فورا مطلع کرنا لیکن انہوں نے اپنا ایسا حال بنا رکھا تھا کہ بصرہ میں کوئی انکو نہیں پہچان سکا نہ یہ خلیفہ وقت کے شہزادہ ہیں۔ اسی عرصہ میں وہ بیمار پڑ گئے وہاں سرائے کا ایک کمرہ انہوں نے کرایہ پر لے رکھا تھا اور اسی میں ایک چٹائی پر وہ پڑے رہتے تھے جب انکا آخری وقت قریب آیا تو انہوں نے مالک مکان کو ایک خط لکھکر دیا اور اسکے ساتھ اپنی ایک انگھوٹھی بھی دی اور کہا کہ جب مر جاؤں تو اپنے اس شہر کے حاکم کے پاس جانا اسکو یہ انگھوٹھی دکھانا وہ تمہیں اپنے پاس بلا لے گا جب اسکے پاس جاؤ تو اسکو یہ خط دے دینا یہ کہکر وہ انتقال کر گئے مالک مکان نے انکی ھدایت کے مطابق شہر کے حاکم کو وہ انگھوٹھی دکھائی جسے دیکھکر وہ پہچان گیا اور اس نے کہا کہ جسکی یہ انگھوٹھی ہے وہ کہاں ہے تو اس آدمی نے کہا کہ وہ تو سرائے کے ایک کمرہ میں چٹائی پر مرا پڑا ہے۔ اس نے یہ رقعہ دیا ہے اس رقعہ پر لکھا ہوا تھا کہ اس رقعہ کو سوائے مامون کے اور کوئی نہ کھولے۔ چنانچہ شہر کے حاکم نے بڑی عزت و تکریم کے ساتھ سارا واقعہ لکھکر اس انگھوٹھی اور اسکے خط کیساتھ علی کی لاش امیر المومنین کی طرف روانہ کر دی۔ جب علی کی لاش بغداد کے شاہی محل میں پہنچی تو محل میں ایک کہرام مچ گیا۔ جب اسکے چہرہ پر سے کپڑا ہٹا کر مامون نے اپنے انتہائی

Marfat.com

پیارے اور محبوب بیٹے کی لاش کو اس حالت میں دیکھا تو اسکے سارے صبر کے بندھن ٹوٹ گئے اور وہ زاروقطار رونے لگا۔ پھر اس نے اسکے خط کو کھولا تو اسمیں لکھا ہوا تھا۔ اے امیرالمومنین! سورۃ فجر کی چودھویں آیت تک پڑھیئے اور عبرت حاصل کیجئیے اور جان لیجئے کہ اللہ تعالی ان لوگوں کے ساتھ ہے جو اس سے ڈرتے ہیں اور وہ ہی لوگ محسن ہیں۔ پھر شہزادہ علی کو غسل دے کے کفن پہنایا گیا۔ اس پر نماز جنازہ پڑھی گئی۔ مامون نے بھی نماز جنازہ پڑھی اور نماز جنازہ کے ساتھ ساتھ قبرستان تک آیا جب شہزادہ علی کو قبر میں لٹا دیا گیا تو مامون نے قبر میں اتارنے والوں سے کہا کہ قبر سے باہر آجاؤ پھر خود اسکی قبر میں اتر کر اسکو مخاطب کر کے کہا اے میرے بیٹے! اللہ تعالی تجھ پر رحم فرمائے اور تجھے تیری آرزو اور مراد سے سرفراز فرمائے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالی تجھے سعادت ابدی سے نوازے گا اور تیرے صدقہ مجھے بھی اپنی رحمتوں سے سرفراز فرمائے گا۔ تو کتنا اچھا بیٹا تھا اللہ تعالی تجھے میرے چچازاد بھائی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت نصیب فرمائے اور مجھے صبر کی توفیق عطا فرمائے پھر اسکی قبر کو بند کر دیا گیا۔ اس پر مٹی ڈالی جانے لگی وہ وہیں قبر کے پاس کھڑا روتا رہا۔ قبر پر مٹی ڈالتے وقت کچھ مٹی اسکے کپڑوں پر بھی پڑنے لگی خدام اپنے رومالوں سے اسکو صاف کرنے لگے تو اس نے غصہ ہوکر کہا مجھ سے دور ہو جاؤ میرا بیٹا علی مٹی کے اندر آزمائش کے اندر ہے اور تم مجھ سے مٹی جھاڑ رہے ہو پھر اسنے کہا کہ اے میرے اللہ اسکو اپنے قول ثابت کیساتھ ثابت قدم رکھ میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں اس سے راضی ہوں اے ارحم الراحمین رحم فرما۔

پھر اس نے محمد بن سعد ترمذی کو حکم دیا کہ میرے بیٹے کی وصیت کے مطابق سورۃ فجر کی تلاوت کرو۔ جب محمد بن سعد نے تلاوت شروع کی تو

Marfat.com

آخرت کے خوف سے اور خدا کے عذاب سے مامون کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ قاری تلاوت کرتا رہا اور یہ مسلسل روتا رہا یہاں تک کہ جب قاری اس آیت پر پہنچا فاکثر وا فیھا الفساد فصب علیھم ربک سوط عذاب ان ربک لبالمرصاد (پھر انمیں سے بہت سوں نے فساد پھیلایا تو انپر تمہارے رب نے عذاب کے کوڑے برسائے بیشک تمہارا رب مفسدوں پر نظر رکھے ہوئے ہے)۔ تو اس نے قاری کو حکم دیا کہ بس رک جاؤ۔ کیونکہ اس کے بیٹے نے خط میں اس کو یہی لکھا تھا کہ چودھویں آیت تک پڑھیں اور عبرت حاصل کریں۔ بیٹے کی نصیحت باپ کے دل میں گھر کر گئی تھی۔ اس دن سے مامون تمام دنیا کے عیش و عشرت سے کنارہ کش ہو گیا۔ اس نے غرباؤ و مساکین میں ہزار ہزار دینار صدقہ و خیرات کیے۔ تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا۔ اور اپنی حکومت کے تمام عہدیداران اور افسران کو سخت ہدایات جاری کر دیں کہ کسی کے ساتھ ظلم اور ناانصافی نہ ہونے پائے اور بقیہ اپنی تمام زندگی اللہ کی یاد اور آخرت کی فکر میں روتے ہوئے گزار دی۔ (کتاب التوبین۔ ابن قدامہ ص ۱۸۲)

حضرت عمر فاروقؓ کی توبہ:-

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ پر ایک مجوسی ابو لولو نے قاتلانہ حملہ کیا اور آپ پر خنجر کے پے در پے وار کیے جس سے آپ شدید زخمی ہو گئے۔ اس ہی حال میں آپ نے حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا کہ مجھ پر کس نہ قاتلانہ حملہ کیا ہے؟ حضرت عباسؓ نے کہا کہ ایک مجوسی ابو لولو نے کیا ہے۔ آپ نے فرمایا الحمد للہ کسی کلمہ پڑھنے والے کا ہاتھ میرے خون سے رنگین نہیں ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا میرے بھائیوں کو بلا کر لاؤ۔ لوگوں نے عرض کیا کونسے بھائیوں کو بلا کر لائیں۔ آپ نے فرمایا عثمان۔ علی۔ ابو طلحہ۔ زبیر۔ عبدالرحمن بن عوف۔ سعد بن ابی وقاص ان سبکو میرے پاس

Marfat.com

تجھے جب یہ سب کہتے تو آپ نے مسلمانوں کی قیادت اور امارت کا مسئلہ حل کئے بغیر فرمایا میرے بعد آپ سب ملکر اتفاق و اتحاد سے اس مسئلہ کو طے کیا کریں آپ حدایت دے رہے تھے کہ آپکے جسم سے ایک خون کا فوارہ نکلا اور آپکا ضعف مزید بڑھ گیا آپ نے اسوقت دودھ کا شربت طلب فرمایا جب منگایا گیا آپ نے نوش فرمایا تو وہ سارا دودھ زخموں سے باہر نکل گیا اسوقت آپ کو یقین ہو گیا کہ اب میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے آپ نے فرمایا اسوقت اگر ساری دنیا بھی میرے پاس ہو تو قیامت کے دن کی ہولناکیوں سے بچنے کیلئے میں ساری دنیا بطور فدیہ دے دوں اور وہ سب کچھ لیکن تم لوگوں میں بہتر انجام دیکھ رہا ہوں۔ حضرت ابن عباس نے عرض کیا امیر آپ نے سنا ہے کہ بہتر ہے انشاء اللہ اللہ تعالیٰ آپکو بہتر ہی جزاء عطا فرمائے گا اور کیوں نہ ہو آپ کی تو وہ ذات ہے کہ حضور نے آپ کیلئے اللہ سے دعا فرمائی تھی کہ اے اللہ عمر کے ذریعے اسلام کو عزت عطا فرما اور واقعی مسلمان اسوقت خوفزدہ تھے لیکن آپ کے اسلام لانے سے اسلام کی عظمت اور شان و شوکت میں اضافہ ہو گیا آپ نے جس شان سے مکہ سے ہجرت کی وہ بھی ایک بہت بڑی فتح تھی۔ پھر آپ ہر جگہ دشمنوں کے مقابلہ میں حضور کے ساتھ ساتھ رہے یہاں تک کہ جب حضور نے اس عالم سے پردہ فرمایا تو وہ آپ سے بہت خوش تھے اسکے بعد آپ حضور کے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھی ہر آن مددگار رہے اور وہ بھی آخر وقت میں آپسے راضی گئے۔ پھر خود آپ خلیفہ بنے آپ نے شہر کے شہر آباد کئے بے شمار مال بطور خراج مسلمانوں کو ملا اور مسلمانوں میں خوشحالی کا دور دورہ ہو گیا آپ کے لئے تو خوشخبری ہی خوشخبری ہے۔

آپ نے فرمایا اے ابن عباس! کیا تم کل قیامت میں اللہ کے سامنے ان

Marfat.com

سب باتوں کی گواہی دو گے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا ہاں ضرور گواہی دونگا۔ پھر آپ نے فرمایا اللھم لک الحمد اے اللہ تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ پھر اپنے بیٹے حضرت عبداللہ ابن عمر سے فرمایا جو آپکے سر کو اپنی جھولی میں لئے بیٹھے تھے کہ میرے منہ اور رخساروں کو زمین پر ملو۔ حضرت عبداللہ ابن عمر کہتے ہیں میں نے آپ کے سر کو اپنی رانوں سے اٹھا کر اپنی پنڈلیوں پر رکھ لیا۔ آپ نے فرمایا نہیں اس طرح نہیں بلکہ میرے چہرے کو زمین سے لگادو پھر آپ نے اپنے چہرے اور داڑھی کو زمین سے ملا کر غبار آلودہ کردیا تاکہ اس عاجزی، انکساری اور تذلل کو دیکھ کر میرے کریم رب کو رحم آجائے اور اس وقت آپکی زبان پر یہ کلمات جاری تھے۔ ویلی و ویل امی یا عمر ان لم یغفر اللہ لک اے عمر اگر خدا نے تجھے معاف نہ کیا تو پھر تیری اور تیری ماں کی تباہ و بربادی ہے۔ [illegible]

[illegible]

پیر چنگی کی توبہ:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ اقدس میں ایک پیر چنگی تھا جسکا کام گانے بجانے کا تھا اور وہ موسیقی کی محفل جما کر اپنی طرب انگیز آواز کے جادو جگا کر اپنا پیٹ پالتا تھا۔ لیکن جب بڑھاپے میں ضعیف ہوگیا اور اسکی آواز بھی اسکا ساتھ چھوڑنے لگی تو لوگوں نے بھی اسکو چھوڑنا شروع کردیا یہاں تک کہ اسکو فاقوں تک کی نوبت آنے لگی ایک روز وہ دنیا کے غموں سے پریشان ہوکر اور دنیا والوں کی بے رخی اور بے اعتنائی سے دل برداشتہ ہوکر قبرستان میں آکر پڑ گیا اور کہنے لگا کہ اے مولا میں نے اپنی ساری زندگی لہو و لعب اور گناہوں میں گزار دی ستر سال تیری نافرمانی کی تجھ سے منہ موڑے رکھا لیکن پھر بھی تو نے مجھ پر

Marfat.com

فرمایا اور میری گرفت نہیں فرمائی۔ میں نے گانے سنا سنا کر لوگوں کے دل خوش کیے آج انمیں سے کوئی بھی مجھے نہیں پوچھتا اے میرے رب اب میں تیرے پاس آیا ہوں اور تجھے سناؤں گا اور تجھے راضی کروں گا کل تک مخلوق کو سنا کر ان سے پیسے وصول کرتا تھا اب تجھے سنا کر اس کا بدلہ اور صلہ تجھ سے لوں گا یہ کہکر اسنے قبرستان میں گانا شروع کر دیا اور گاتے گاتے سو گیا۔ ادھر حضرت عمر اپنے گھر میں آرام فرما تھے انکو خواب میں رب کائنات نے حکم دیا کہ۔

بندہ داریم خاص و محترم ۔ سوئے گورستان تو رنجہ کن قدم

کہ اے عمر! قبرستان کی طرف جاؤ وہاں ہمارا خاص مقرب بندہ ہے اسکو عزت و احترام سے کچھ نذرانہ پیش کر کے آؤ۔ حضرت عمر حکم رب پاتے ہی اس اللہ کے اس مقبول بندے کی زیارت اور خدمت کرنے کے لئے چل فورا پڑے قبرستان پہنچے تو اس بد نام زمانہ گویے کو دیکھا۔ آپ نے سوچا کہ یہ کہاں اللہ کا مقرب بندہ ہوگا؟ یہ تو گنہگار بد کار اور بدنام زمانہ شخص ہے یہیں کہیں کوئی اور اللہ کا مقبول بندہ ہوگا۔ اسکو ڈھونڈتے ہیں۔ آپ نے سارے قبرستان میں تلاش کیا لیکن سوائے اس پیر چنگی کے آپکو اور کوئی بھی نظر نہیں آیا۔ آخر جب آپکو یقین ہوگیا کہ اس کے سوا اور کوئی شخص یہاں نہیں ہے اور یہی وہ اللہ کا مقرب بندہ ہے جس کے پاس مجھے بھیجا گیا ہے تو پھر آپ بڑے ادب کیساتھ دوزانوں ہوکر اسکے پاس بیٹھ گئے اور ادب کے باعث اس کو جگانا بھی مناسب نہ سمجھا۔ بیٹھے بیٹھے اچانک آپکو چھینک آگئی آپکی آواز سے پیر چنگی کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے جب حضرت عمر کو دیکھا تو آپکی ھیبت سے اسکا پسینہ چھوٹ گیا اور وہ گھبرا کر اور آپ کے خوف سے بھاگنے لگا آپ نے فرمایا۔

Marfat.com

بس عمر گفتش مترس از من مرم
کت بشارتہا زحق آوردہ ام

آپ نے فرمایا مجھ سے مت ڈر۔ آرام و سکون سے میرے پاس بیٹھ میں تو تیرے پاس حق تعالیٰ کی طرف سے تیرے لیے بشارت لیکر آیا ہوں رب تعالیٰ نے تیری بڑی تعریفیں فرمائی ہیں جسکو سنکر یہ عمر بھی تیری زیارت کا مشتاق ہوکر یہاں آیا ہے پھر آپ نے فرمایا۔

حق سلامت میکند میپرسد
چونی از رنج و غمان بے حد

اللہ تعالیٰ نے تجھے سلام کہلوایا ہے تیری مزاج پرسی فرمائی ہے اور تیرے لیے یہ نذرانہ بھجوایا ہے۔ یہ سنکر چنگی کی آنکھوں میں آنسو آگئے وہ شرم سے پانی پانی ہوگیا اور کہنے لگا کہ اے میرے خدا تو کتنا مہربان ہے تیرے ایک نافرمان گنہگار بندے نے توبہ کرکے صرف تجھے ایک بار رو کے پکارا تو تو نے اس پر اتنا لطف و کرم فرمایا۔ پھر اس نے اپنی سارنگی وغیرہ توڑ دی اور رب کو پکارتا ہوا جنگل میں نکل گیا (مثنوی مولانا روم)

دینار عیار کی توبہ:-

ایک شخص ہر وقت پیسہ اور دنیا کمانے میں مصروف رہتا تھا نہ اسے نماز کا ہوش تھا نہ روزہ کا نہ اللہ کے کسی اور حکم کا پاس تھا۔ ہر وقت دینار و درہم کے ہیر پھیر میں لگا رہتا تھا۔ جسکی وجہ سے "دینار عیار" کے نام سے وہ مشہور ہوگیا تھا اسکی ماں اسے بہت نصیحت کرتی تھی لیکن اسپر کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔ ایک روز وہ ایک قبرستان میں سے گزرا تو وہاں ایک قبر کے پاس بہت سی بوسیدہ انسانی ہڈیاں اس نے دیکھیں انہیں دیکھکر اسکے دل پر چوٹ لگی اور اس نے اپنے دل میں کہا کہ اے دینار عیار تف ہے

تیرے اوپر تجھے بھی ایک نہ ایک دن قبر میں جانا ہے جہاں یہ سارا جسم یہ گوشت پوست اور ہڈیاں اسی طرح بوسیدہ ہو کر مٹی ہو جائیں گی اور تو ابھی تک گناہوں میں اور اللہ کی نافرمانیوں میں پھنسا ہوا ہے۔ اسے اپنے گناہوں پر ندامت محسوس ہونے لگی اور اس نے توبہ کا ارادہ کر لیا اسی وقت آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی کہ اے اللہ میں نے اپنے تمام معاملات کی باگ ڈور تیرے سپرد کر دی ہے اب مجھ پر رحم کر اور کرم فرما پھر وہ اپنی ماں کے پاس گیا اس حال میں کہ قبر کی وحشت اور آخرت کے خوف سے اسکا رنگ زرد ہو گیا تھا۔ اور اسکی حالت غیر ہو رہی تھی۔ اس نے اپنی ماں سے کہا کہ اے اماں جان! جو غلام بھاگ جائے اور اپنے آقا کا نافرمان ہو جائے پھر پکڑا جائے تو اسکے ساتھ اسکا آقا کیا سلوک کرتا ہے؟ ماں نے کہا بیٹا! اسکو بطور سزا سخت کھردرا اور گاڑا کپڑا پہنایا جاتا ہے اور بہت خراب سا کھانا دیا جاتا ہے اس نے کہا اماں مجھے بھی ایک موٹا کھردرا اونی جبہ پہننے کو دے دو اور چند جو کے دانے کھانے کو دے دو اور میرے ساتھ بھی وہی سلوک کر جو ایک بھاگے ہوئے غلام کے ساتھ کیا جاتا ہے تاکہ میری اس ذلت و خواری تذلل و انکساری کو دیکھ کر شاید میرے حقیقی رب اور آقا کو مجھ پر ترس آ جائے اور وہ مجھے معاف فرما دے۔ ماں نے ایسا ہی کر دیا جیسا اس نے کہا پھر اس کا عالم یہ تھا کہ جب آدھی رات ہو جاتی تھی تو سابقہ لغزشوں اور گناہوں پر رو رو کر اللہ سے معافی مانگا کرتا تھا اور ساری رات بار بار یہ الفاظ دہرایا کرتا تھا۔ " ویحک یا دینار ألک قوة علی النار، کیف تعرضت لغضب الجبار " ؟ ستیاناس جائے اے دینار تیرا! کیا تو جہنم کی آگ کو برداشت کر سکتا ہے۔ اگر نہیں تو پھر تو نے گناہ کر کے اس جبار و قہار رب کے غضب کو کیوں دعوت دی ہے؟ ساری رات اسکی اسی آہ و بکاء میں

Marfat.com

گزر جاتی تھی جب صبح ہو جاتی تو اسکی ماں کہتی بیٹا اپنے نفس کو آرام دے تو کہتا اماں "دعینی اتعب قلیلا لعلی استریح طویلا" چھوڑو مجھے اپنے آپ کو یہاں کچھ تکلیف دینے دو شاید اسکی وجہ سے کل مجھے طویل آرام نصیب ہو جائے۔ اے اماں! کل اس رب جلیل کے سامنے کھڑا ہونا ہے نہ جانے وہ کس سایہ میں کھڑا کرنے کا حکم دے گا یا سخت دھوپ میں مجھے تو اس دن کی سختی کا ڈر ہے جسکے بعد کوئی راحت نہیں ہوگی۔ ماں نے کہا بیٹا کچھ تھوڑا سا رات کو آرام کر لیا کرو۔ اس نے کہا اماں آپ میری صحت کی فکر کرتی ہیں کہ کل مجھے راحت مل جائیگی۔ ماں نے کہا بیٹا اس طرح تو صحت خراب ہو سکتا ہے اس نے کہا کہ میں جس حالت میں ہوں مجھے اسی حالت میں رہنے دیجئے کہیں ایسا نہ ہو کل قیامت کے دن آپ جنت میں جارہی ہوں اور مجھے جہنم کی طرف کھینچا جارہا ہو۔ ایک روز رات کو وہ قرآن پاک کی تلاوت کر رہا تھا جب یہ آیت آئی "فوربک لنسئلنھم اجمعین عما کانوا یعملون" (سورۃ الحجر ۹۲، ۹۳) اور آپکے رب کی قسم ہم ان سے ضرور سوال کریں گے ان تمام کاموں کا جو وہ دنیا میں کیا کرتے تھے۔

اس آیت کو پڑھ کر وہ اپنے گناہوں کے حساب و کتاب دینے کے خوف سے مچھلی کی طرح تڑپنے لگا یہاں تک کہ بیہوش ہو کر گر پڑا ماں آئی اس نے اسکو آواز دی لیکن اسکی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا ماں گھبرا گئی اس نے اسکو ہلا کر کہا اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک یہ تجھے کیا ہو گیا؟ اس پر بڑی دھیمی سی آواز میں اسکی زبان سے یہ الفاظ نکلے۔ اماں! کل قیامت کے میدان میں اگر تو مجھے نہ پائے تو جہنم کے داروغہ سے میرے متعلق پوچھ لیجئیو اتنا کہہ کر اسکی چیخ نکلی اور روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی جب غسل اور کفن دیکے اسکا جنازہ لایا گیا تو اسکی ماں نے آواز لگاتی ہوئی چلی

Marfat.com

تھی کہ اے لوگو! اس کی نماز جنازہ پڑھو جسکو جہنم کی آگ سے معاف کر دیا ہے پھر اسکے جنازہ میں جتنے لوگ شریک ہوئے شاید ہی وہاں کسی اور کے جنازہ میں اتنے لوگوں نے کبھی شرکت کی ہو۔ جتنے لوگ اسپر روئے شاید ہی وہاں کسی کے غم میں اتنے آنسو بہائے گئے ہوں۔ (کتاب التوابین ابن قدامہ)

کوفہ کے باشندہ کی توبہ:-

حضرت منصور بن عمار کہتے ہیں کہ جب میں حج کرنے کیلئے گیا تو راستہ میں کوفہ کے ایک محلہ میں چند روز کیلئے میرا قیام ہوا ایک تاریک رات میں جب میں باہر نکلا تو میں نے ایک شخص کو دیکھا جو چیخ چیخ کر یہ فریاد کر رہا تھا کہ اے میرے اللہ! تیرے عزت و جلال کی قسم مجھ سے جو گناہ ہوئے ہیں انسے میرا ارادہ تیری مخالفت کا ہرگز نہ تھا۔ بیشک میں نے تیری نافرمانی کی ہے۔ اسوقت میں تیری سزا سے ناواقف بھی نہ تھا لیکن بس مجھ سے خطا ہو گئی میری بد بختی نے اس گناہ پر میری مدد کی اور آپ نے جو میرے گناہوں کی جو ستر پوشی فرمائی اس نے مجھے امید دلا دی کہ اب کچھ نہیں ہوگا۔ مجھ سے قصداً گناہ ہو گئے۔ اور اپنی نا سمجھی کی وجہ سے میں تیری نافرمانی کر بیٹھا ہوں اب تجھ کو پورا حق ہے کہ تو جو چاہے میرے ساتھ کرے لیکن اے اللہ اب اگر تو مجھے عذاب دیگا تو تیرے عذاب سے مجھے کون بچائیگا اور اگر تو نے مجھ سے اپنی رسی کاٹ دی تو پھر میں کس رسی کو پکڑوں گا۔ ہائے جوانی! ہائے جوانی! حضرت منصور ابن عمار کہتے ہیں کہ جب وہ اپنی فریاد کر چکا تو میں یہ آیۃ مبارکہ پڑھتے ہوئے اسکے پاس سے گزرا "یاایھا الذین آمنو قوا انفسکم و اھلیکم نارا۔ قودھا الناس والحجارۃ علیھا ملئکۃ غلاظ شداد لا یعصون اللہ ما امرھم و یفعلون ما یومرون (التحریم ۶/۶۶) اے ایمان والو اپنی جانو کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی

Marfat.com

اور پتھر ہیں اس پر بہت سخت طاقتور (بے رحم) فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

حضرت ابن عمار کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ اس آیت کو سن کر دوزخ کی آگ کی خوف سے وہ تڑپنے لگا لیکن وہ کچھ دیر بعد وہ بالکل ساکت اور خاموش ہوگیا۔ میں وہاں سے آگے چلا گیا۔ صبح اٹھا تو دیکھا کہ اسکے گھر کے سامنے ایک جنازہ رکھا ہوا تھا میں جب وہاں گیا تو مجھے دیکھ کر اسکی بوڑھی ماں کہنے لگی کہ یہ وہی شخص ہے۔ جو اسکی جزاء بنتی ہے وہ اللہ اسکو دے یہ ہی رات کو میرے بیٹے کے پاس سے گزرا تھا اسوقت وہ نماز پڑھ رہا تھا اس نے ایک آیت تلاوت کی جسے سن کر دوزخ کی دہشت کی وجہ سے میرے بیٹے کا پتہ پھٹ گیا وہ کچھ دیر تڑپا اور اسی وقت جاں بحق ہوگیا (کتاب التوابین ابن قدامہ ص ۲۹۹)

فضیل بن عیاض کی توبہ:-

حضرت فضیل بن عیاض جو مکہ معظمہ کے بڑے مشہور زاھد و عابد اور ولی کامل گزرے ہیں۔ وہ شروع میں ڈاکے ڈالا کرتے تھے اور راتے میں قافلے لوٹا کرتے تھے ایک روز رات کو وہ ڈاکہ ڈالنے کیلئے نکلے تو راستہ میں انکو ایک قافلہ ملا جب وہ اسکے قریب پہنچے تو انہوں نے قافلہ والوں کی آواز سنی جو آپس میں ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے کہ یہاں مت ٹھہرو اس جگہ سے فوراً واپس کہیں اور چل کے پڑاؤ ڈالو کیونکہ یہاں ایک ڈاکو فضیل ہوتا ہے جو قافلوں کو لوٹ لیتا ہے۔ فضیل نے جب یہ آواز سنی تو اس کا دل اللہ کے خوف سے کانپ گیا کہ اسکی مخلوق مجھ سے کس قدر پریشان ہے میں قیامت کے دن اسکو کیا منہ دکھاؤں گا اسی وقت آپ نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور قافلے والوں کے پاس پہنچ کر کہا کہ اے قافلے والو!

Marfat.com

مجھ کو ہی فضیل کہتے ہیں لیکن اب تم بے فکر ہو کر رہو میں نے توبہ کر لی ہے اب میں کبھی یہ کام کر کے اپنے رب کو ناراض نہیں کروں گا۔ پھر فضیل اس قافلے والوں کے لئے گھاس چارہ وغیرہ لینے کیلئے جنگل گئے وہاں سے جب انکے لیے گھاس وغیرہ لیکر آئے تو قافلے والوں میں سے کوئی شخص یہ آیت تلاوت کر رہا تھا الم یان للذین آمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ (سورۃ ...) کیا ایمان والوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ انکے دل جھک جائیں اللہ کی یاد کیلئے یہ آیت سن کر فضیل نے کہا کیوں نہیں خدا کی قسم وہ وقت اب آگیا ہے اور اب میں تائب ہو گیا ہوں۔

پھر تو فضیل کا عام یہ تھا کہ جزاء اور سزاء کے ڈر اور عذاب خدا کے خوف سے ہر وقت وہ لرزتے اور کانپتے رہتے تھے۔ ایک رات قرآن پاک کی یہ آیت تلاوت کر رہے تھے " ولنبلونکم حتی نعلم المجاهدین منکم والصابرین ونبلوا اخبارکم (سورۃ محمد ...) " ہم تمہاری ضرور جانچ پڑتال کریں گے یہاں تک کہ دیکھ لیں تمہارے جہاد کرنے والوں اور صابروں کو اور تمہارے حالات کی بھی جانچ پڑتال کریں گے۔ حضرت فضیل اس آیت میں " ونبلوا اخبارکم " کے الفاظ کو بار بار دہرا کر روتے جاتے تھے اور یہ کہتے جاتے تھے کہ کیا تو ہمارے کاموں کی جانچ پڑتال کرے گا؟ اے اللہ اگر تو نے ہمارے کاموں کی جانچ پڑتال کی تو ہم رسوا ہو جائیں گے ہمارے سارے راز فاش ہو جائیں گے اگر تو نے ہمارے کاموں کی جانچ پڑتال کی تو ہم ہلاک ہو جائیں گے ہم تباہ و برباد ہو جائیں گے ہم عذاب میں گرفتار ہو جائیں گے۔ (کتاب التوابین ابن قدامہ ص ۲۱۳)

بادشاہ کے مصاحب کی توبہ:-

ایک بادشاہ کا مصاحب تھا جسے بادشاہ کے قرب پر بڑا فخر اور غرور

Marfat.com

تھا اور اس گھمنڈ میں وہ خوب بدکاریاں کیا کرتا تھا اور کسی کی باتوں کی کوئی پرواہ نہیں کرتا تھا۔ حضرت مالک بن دینار اس زمانے کے بڑے مشہور بزرگ ہوتے تھے ہیں وہ شخص آپکے پڑوس میں ہی رہتا تھا۔ سب پڑوسیوں نے آپ سے آکر اس کی شکایت کی آپ نے اس سے فرمایا کہ یہ سب پڑوسی تجھ سے اور تیری بدکاریوں سے تنگ ہیں اور تیرا گلہ کرتے ہیں تو کسی اور محلے میں چلا جا اس نے کہا میں اپنے مکان میں رہتا ہوں مجھے میرے مکان سے کون نکال سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اپنا مکان بیچ دو ہم قیمت دینے کیلئے تیار ہیں۔ اس نے کہا کہ میں تو اپنا مکان نہیں بیچوں گا سب نے اس سے کہا کہ پھر ہم بادشاہ سے تیری شکایت کریں گے اس نے کہا کہ میں تو اس کے خاص دوستوں میں سے ہوں تمہاری شکایت کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ لوگوں نے کہا کہ پھر ہم تیرے لیے اللہ سے بددعا کریں گے اس نے کہا کہ اللہ تم سے زیادہ مجھ پر رحم و کرم فرمانے والا ہے۔ الغرض سب مایوس ہو کے واپس آ گئے رات کو حضرت مالک بن دینار نے اٹھ کر دو رکعت نماز ادا کی اور نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر جب اللہ کی بارگاہ میں اس کے لیے بددعا کرنی چاہی تو غیب سے آواز آئی کہ اے مالک بن دینار! اس کے لیے بددعا نہ کرنا وہ تو ہمارے پیارے اولیاء میں سے ہے یہ سن کر مالک بن دینار حیران رہ گئے اور دوسری صبح ہوتے ہی اپنے سابقہ رویے پر معذرت کرنے کیلئے اسکے دروازے پر پہنچ گئے۔ جب دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ سمجھا کہ پھر پڑوسی مجھے نکالنے کیلئے آئے ہیں لہذا معذرت خواہانہ انداز میں کہنے لگا کہ آپ لوگ فکر نہیں کریں میں جلد ہی یہاں سے چلا جاؤں گا مالک بن دینار نے کہا اب ہم تجھے نکالنے کیلئے نہیں آئے ہیں ہم تو یہ واقعہ تجھے سنانے آئے ہیں جو رات کو ہمارے ساتھ پیش آیا۔ رات والی بات سن کر اس پر بہت

Marfat.com

طاری ہوگیا اور وہ زاروقطار رونے لگا اور کہنے لگا کہ جب آپ لوگ میرے پاس سے اٹھ کر گئے تھے اسی وقت میں نے سچی توبہ کرلی تھی۔ مالک بن دینار کہتے ہیں کہ پھر وہ شہر چھوڑ کر چلا گیا اور پھر کبھی نظر نہیں آیا ایک روز حج کے موسم میں اچانک حرم شریف میں مجھے وہ نظر آیا تھا خوف خدا سے وہ بیمار ہوگیا تھا اور وہیں اسکا انتقال ہوگیا تھا۔ (کتاب التوابین ابن قدامہ ص ۲۶۸)

مناجاتیں:۔

آیئے ذرا دیکھیں کہ اللہ کے مقبول اور مقرب بندوں نے کس کس انداز میں اپنے رب سے استغفار، توبہ اور مناجاتیں کی ہیں انکے اپنے رب سے مانگنے کے انداز بھی کیسے کیسے دلکش و دلربا و نرالے ہیں ہمیں نہ مانگنے کا سلیقہ آتا ہے نہ سوال کا ڈھنگ۔ آیئے اللہ کے ان پیاروں سے اللہ کے حضور دامن طلب پھیلانے کا سلیقہ سیکھیں اور اسی مقبول اور پیارے انداز میں ہم بھی اسکے سامنے دست طلب دراز کریں جس انداز میں انہوں نے اللہ سے مانگ کر اللہ کا قرب حاصل کیا تھا شاید وہ انداز اور ادا اپنانے پر خدا ہمیں بھی اپنی بے پایاں رحمتوں سے سرفراز فرمادے اور اپنی بخشش و مغفرت سے ہمیں بھی نواز دے اور اپنے پیاروں کی صف میں ہمیں بھی شامل فرمالے۔

حضرت آدم کی مناجات:۔

ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین (الاعراف ۲۳ ر ۱۰) اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کرلیا ہے اور اگر تو ہمیں نہ بخشے اور رحم نہ فرمائے تو ہم ضرور تباہ ہوجائیں گے۔

حضرت نوح کی مناجات:۔

Marfat.com

رب انی اعوذبک ان اسئلک ما لیس لی بہ علم والا تغفرلی و ترحمنی اکن من الخاسرین (سورۃ ھود ۔۔۔) اے میرے پروردگار میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے کہ میں سوال کروں تجھ سے ایسی چیز کا جس کا مجھے علم نہیں اور اگر تو نے مجھے نہیں بخشا اور مجھ پر رحم نہ فرمایا تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔

حضرت موسیٰ کی مناجات:-

سبحانک تبت الیک وانا اول المؤمنین (الاعراف ۔۔۔) پاک ہے تیری ذات، میں تیری جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلے یقین لانے والا ہوں۔

حضرت داؤد کی مناجات:-

سبحان خالق النور۔ الٰھی انت المغیث وانا المستغیث فمن یدعوا المستغیث الا المغیث۔ سبحان خالق النور، الٰھی الیک فررت بذنبی واعترفت بخطیئتی فلا تجعلنی من القانطین۔ ولا تخزنی یوم الدین (کتاب التوابین ابن قدامہ ص ۲۵)

پاک ہے نور کا پیدا کرنے والا، اے میرے معبود، بیشک تو مدد فرمانے والا ہے میں مدد طلب کرنے والا ہوں مدد کا طلبگار اگر مدد دینے والے کو نہیں پکارے گا تو اور کس کو پکارے گا۔ پاک ہے نور کا پیدا کرنے والا، اے میرے معبود، میں اپنی خطاؤں سے بھاگ کر تیرے پاس آیا ہوں میں اپنی لغزشوں کا اعتراف کرتا ہوں مجھے مایوس نہ کیجیو اور قیامت کے دن مجھے رسوا نہ فرمائیو۔

حضرت یونس کی مناجات:-

لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین (سورۃ الانبیاء ۔۔۔)

Marfat.com

تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بیشک میں ہی قصور واروں میں سے ہوں۔

حضرت ایوب کی مناجات :-

رب انی مسنی الضر و انت ارحم الراحمین (سورۃ الانبیاء ۸۳ ، ۲۰)

اے میرے رب ! مجھ پر تکلیف آپڑی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

حضرت زکریا کی مناجات :-

رب لا تذرنی فردا و انت خیر الوارثین (سورۃ الانبیاء ۸۹ ، ۲۰) اے میرے رب ! مجھے اکیلا نہ چھوڑیو اور تو سب وارثوں سے بہتر وارث ہے۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مناجات :-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو گناہوں سے معصوم لیکن آپ نے اپنے امتیوں کو گنہگار غلاموں کو استغفار کا طریقہ اور گناہوں کو بخشوانے کا سلیقہ بتانے کے لئے اپنے رب کی بارگاہ میں یوں دعائیں فرمائیں۔

اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک و وعدک ما استطعت ابوء لک بنعمتک علی و ابوء بذنبی فاغفرلی فانہ لایغفر الذنوب الا انت۔ اے اللہ ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ مجھے تو نے ہی پیدا کیا ہے اور میں تیرا ہی بندہ ہوں اور جہاں تک مجھ سے بن پڑتا ہے تیرے ساتھ یوم میثاق میں جو میں نے عہد اور وعدہ کیا تھا اسپر قائم ہوں جو برائیاں میں نے کیں انکے برے نتائج سے تیری پناہ کا طالب ہوں اور جو جو نعمتیں تو نے مجھ پر فرمائیں میں ان سبکا اقرار کرتا ہوں اور اپنے سب گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں بس اب تو مجھے بخشدے کیونکہ

Marfat.com

تیرے سواء گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا۔ (صحیح بخاری ص ۹۳۳، حصن حصین ص ۳۳

اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک وبک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک۔ اے اللہ! تیری ناراضگی سے تیری رضا کی پناہ لیتا ہوں۔ تیری سزا سے تیرے ہی عفو و درگزر کی پناہ لیتا ہوں۔ الغرض تجھ سے تیری ہی پناہ لیتا ہوں یعنی تیری تمام صفات جلالیہ سے صفات جمالیہ کی پناہ لیتا ہوں۔ میں تیری پوری تعریف نہیں کر سکتا ہوں۔ تو ایسا ہی ہے جیسا خود تو نے اپنی تعریف فرمائی ہے [illegible] حزب اعظم ملا علی قاری ص ۰۰)

اللھم مغفرتک اوسع من ذنوبی و رحمتک ارجی عندی من عملی [illegible] ص ۵۴۳ کنز العمال ص [illegible] حصن حصین ص ۱۲۰)

اے اللہ تیری بخشش میرے گناہوں سے کہیں وسیع ہے اور تیری رحمت میرے عملوں (یعنی عبادتوں) سے کہیں زیادہ امید کے لائق ہیں۔

اللھم انی اتوب الیک من المعاصی لا ارجع الیھا ابدا۔ (حصن حصین ص ۱۲۰)

اے اللہ میں اپنی تمام نافرمانیوں سے توبہ کرتا ہوں۔ اب کبھی کچھ ایسا نہیں کروں گا۔

یامن اظھر الجمیل و ستر علی القبیح یامن لایواخذ بالجریرۃ ولا یھتک الستر یا عظیم العفو یا حسن التجاوز یا واسع المغفرۃ یا باسط الیدین بالرحمۃ یا صاحب کل نجوی یا منتھی کل شکوی یا کریم الصفح یا عظیم المن یا مبدا النعم قبل استحقاقھا یا ربنا ویا سیدنا و یا مولینا ویا غایۃ رغبتنا اسئلک یا اللہ ان لا تشوی خلقی باالنار۔ (مستدرک ص ۵۴۳، کنز العمال ص ۲۰۳ حصن حصین ۲۰۳)

اے وہ ذات جس نے میری خوبیاں سب پر ظاہر کر دیں، اور میری برائیاں چھپا لیں۔ اے وہ ذات جو ہر جرم پر گرفت نہیں کرتی اور ہمارے گناہوں کا پردہ چاک نہیں فرماتی۔ اے بڑے معاف فرمانے والے! اے سب سے بہتر

Marfat.com

اور درگزر کرنے والے! اے وسیع مغفرت فرمانے والے! اے رحمتیں بانٹنے کے لیے دونوں ہاتھوں کو پھیلانے والے! اے ہر سرگوشی کے جاننے والے! اے ہر شکایت کیلئے آخری بارگاہ۔ اے بہت درگزر فرمانے والے! اے ہمارے پروردگار! اے ہمارے سردار! اے ہمارے مالک! اور اے ہماری آرزوں اور خواہشوں کی آخری امید! اے میرے خدا! میں تجھ سے بس یہ مانگتا ہوں کہ میرے جسم کو آگ میں نہ جلائیو۔

اللھم انک تسمع کلامی وتری مکانی وتعلم سری و علانیتی لایخفی علیک شئی من امری انا البائس الفقیر المستغیث المستجیر الوجل المشفق المقر المعترف بذنبی اسئلک مسئلة المسکین وابتھل الیک ابتھال المذنب الذلیل وادعوک دعاء الخائف الضریر ودعاء من خضعیت لک رقبتہ وفاضت لک عبرتہ وذل لک جسمہ رغم لک انفہ اللھم لا تجعلنی بدعائک شقیا وکن لی رؤفا رحیمایا خیر المسئولین و یا خیر المعطین۔ (جامع صغیر ص ۴۰، کنز العمال ص ۱۹۲ ج ۱، مجموعہ الزوائد ص ۱۸۳ ج ۱۱)

اے اللہ! تو میری بات سن رہا ہے اور میری جگہ کو دیکھ رہا ہے اور میری پوشیدہ اور علانیہ سب باتوں کو جانتا ہے میری کوئی بات تجھ سے چھپی ہوئی نہیں۔ میں مصیبت میں گرفتار محتاج ہوں تیرے پاس فریاد لایا ہوں اور تجھ سے پناہ کا طلبگار ہوں، تیرے عذاب سے ڈر رہا ہوں کانپ رہا ہوں، اپنے گناہوں کا پورا پورا اعتراف کرتا ہوں، تجھ سے سوال کر رہا ہوں مسکین کی طرح اور تیرے سامنے گڑگڑا رہا ہوں ایک ذلیل مجرم کی طرح، اور تجھ کو اسطرح پکار رہا ہوں جسطرح ایک مصیبت زدہ اور خوف زدہ پکارتا ہے اسکی گردن تیرے آگے جھکی ہوئی ہے اور اسکے آنسو بہہ رہے ہیں اور یہ تیرے سامنے تذلل و عاجزی اختیار کئے ہوئے ہے اور اسکی ناک مٹی میں ملی ہوئی ہے اے اللہ! میں تجھ سے یہ دعا کر رہا ہوں اسمیں مجھے بد بخت اور محروم نہ

Marfat.com

کیجیو ۔ اور میرے لیئے بڑا مہربان اور شفیق ہو جا اے ان سب سے بہتر جن سے سوال کیا جاتا ہے ! اور جو دینے والے ہیں انمیں سب سے بہتر اور بڑھکر دینے والی ذات !۔

اللهم اناعبدک و ابن عبدک وابن امتک ناصیتی بیدک اتقلب فی قبضتک و اصدق بلقائک و اومن بوعدک امرتنی فعصیت و نہیتنی فابیت هذا مکان العائذ بک من النار۔ لا اله الا انت سبحانک ظلمت نفسی فاغفر لی انه لا یغفر الذنوب الا انت۔ (الحزب الاعظم ، ملا علی قاری ص ۲۰۰)

اے اللہ ! میں تیرا بندہ ہوں ۔ تیرے بندہ کا بیٹا ہوں ۔ تیری ایک بندی کی اولاد ہوں ۔ میری پریشانی تیرے ہاتھ میں ہے ۔ میں چلتا پھرتا ہوں تیرے قبضہ میں اور تیری ملاقات کو سچا جانتا ہوں ، اور تیرے وعدے پر ایمان رکھتا ہوں ۔ تو نے مجھ کو حکم دیا مگر میں نے نافرمانی کی تو نے مجھے روکا مگر میں نہ رکا یہ مقام ہے اس شخص کا جو تجھ سے دوزخ کے عذاب سے پناہ طلب کر رہا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ۔ تو پاک ہے ۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اب تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی بخشنے والا نہیں ۔

اللهم انی اعوذبک من بطر الغنی و مذلة الفقر یامن وعد فوفی و اوعد فعفا اغفر لمن ظلم یامن یسره طاعتی ولا تضره معصیتی هب لی ما یسرک و اغفر لی مالا یضرک (الحزب الاعظم ص ۲۳۸)

اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں مالداری پر اکڑنے سے اور فقیری کی ذلت سے ۔ اے وہ ذات جس نے وعدہ فرمایا تو اس کو پورا کیا اور عذاب کو [illegible] بخشدیا ، معاف فرمادے اس شخص کو جس نے ظلم کیا [illegible] ۔ اے وہ خدا جس کو میری فرمانبرداری خوش کردیتی ہے اور میری نافرمانی اسکا کچھ نہیں بگاڑتی جو بات تجھ کو خوش کرتی ہے وہ مجھ کو عطا فرمادے اور جو بات

Marfat.com

تیرا کچھ نہیں بگاڑتی مجھ کو معاف فرمادے۔

اللھم انی اسئلک بنعمتک السابقة علی وبلائک الحسن الذی ابتلیتنی به و فضلک الذی فضلت علی ان تدخلنی الجنة بمنک و فضلک و رحمتک (ا[illegible] مجمع الزوائد [illegible])

اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ان سابقہ نعمتوں کے صدقے سے جو پہلے تو نے مجھ پر کی ہیں اور اس اچھی آزمائش کے صدقے سے میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جس سے تو نے میرا امتحان لیا ہے اور اس تیرے فضل کے وسیلہ سے مانگتا ہوں جو تو نے مجھ پر فرمایا ہے کہ تو اپنے احسان فضل اور رحمت سے مجھے جنت میں داخل فرمادے۔

اللھم اعطنی افضل ما تؤتی عبادک الصالحین اللھم انی اعوذبک ان تصد عنی بوجھک یوم القیامة (عمل الیوم واللیلة ابن سنی ص [illegible] ، الحزب الاعظم ص ۱۵۸)

اے اللہ! جو بڑے سے بڑے انعامات تو نے اپنے نیک بندوں پر فرمائے ہیں وہ مجھ کو بھی عطا فرمادے اے اللہ! میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ تو قیامت کے دن مجھ سے اپنا رخ رحمت پھیر لے۔

حضرت ابو بکر صدیق کی مناجات:-

جد بلطفک یا الھی من له زاد قلیل

مفلس بالصدق یاتی عند بابک یا جلیل

اے میرے اللہ! جس کے پاس بہت (آخرت کا) تھوڑا سازادراہ ہے اسے اپنے خصوصی لطف وکرم سے نواز دے اے بزرگ و برتر تیرا جو بندہ صدق و سچائی سے خالی ہے وہ تیرے دروازہ پر (بھیک لینے) آیا ہے۔

ذنبه ذنب عظیم فاغفر الذنب العظیم

انه شخص غریب مذنب عبد ذلیل

اسکے بہت بڑے بڑے گناہ ہیں ان عظیم گناہوں کو معاف فرمادے کیونکہ وہ

Marfat.com

ایک نادار و لاچار شخص ہے۔ اور خوار و گنہگار بندہ ہے۔

منہ عصیان و نسیان و سھو بعد سھو

منک احسان و فضل بعد اعطاء الجزیل

اسکی طرف سے نافرمانیاں ہیں خطائیں ہیں بھول پر بھول ہے۔ اور تیری طرف سے احسان ہے اور فضل ہے عمدہ سے عمدہ عطاؤں پہ عطائیں ہیں۔

طال یا ربی ذنوبی مثل رمل لا تعد

فاعف عنی کل ذنب واصفح الصفح الجمیل

اے میرے پرور دگار! میرے گناہ ریت کے ذروں کی طرح بے حد و حساب ہوگئے ہیں آپ میرے ہر گناہ کو معاف کر دیجئے اور میری خطاؤں سے درگزر فرمادیجئے۔

کیف حالی یا الٰھی لیس لی خیر العمل

سوء اعمالی کثیر زاد طاعاتی قلیل

اے میرے اللہ! میرا کیا بنے گا میرے پاس تو کوئی بھی نیک عمل نہیں ہے میری بداعمالیاں بہت زیادہ ہیں جبکہ طاعتیں بہت تھوڑی سی ہیں۔

قل لنار ابردی یا رب فی حقی کما

قلت قلنا نارکونی برد فی حق الخلیل

اے میرے رب! جس طرح آپ نے حضرت خلیل علیہ السلام کے لیے آگ کو حکم دیا تھا کہ ٹھنڈی ہوجا اسی طرح میرے لیے بھی آتش دوزخ کو فرمادیجئے کہ اے آگ ٹھنڈی ہوجا۔

انت شافی انت کافی فی مھمات الامور

انت حسبی انت ربی انت لی نعم الوکیل

تو ہی شفا دینے والا ہے تو ہی میرے اہم معاملات میں میرے لیے کافی ہے۔ تو میرا رب ہے۔ اور تو ہی میرا بہترین کارساز ہے۔

Marfat.com

عافنی من کل داء واقض عنی حاجتی
ان لی قلبا سقیما انت شافی للعلیل

مجھے ہر مرض اور بیماری سے (گناہوں کی بیماری سمیت) عافیت عطا فرمادے اور میری حاجت کو پورا فرمادے بیشک میرے پاس ایک بیمار دل ہے جبکہ ہر بیمار کو تو ہی شفا دینے والا ہے۔

رب ھب لی کنز فضلک انت وھاب کریم
اعطنی ما فی خمیری دلنی خیر الدلیل

اے رب! مجھے اپنے فضل کی دولت سے سرفراز فرمادے تو بڑا دینے والا کی ہے جو میری دلی خواہش ہے اس سے مجھے نواز دے اور میری بہترین رہنمائی فرمادے۔

این موسی این عیسی این یحی این نوح
انت یا صدیق عاصی تب الی المولی الجلیل

کہاں موسیٰ، کہاں عیسیٰ، کہاں یحیٰ، کہاں نوح۔ (یعنی جب وہ اتنے اعلیٰ مرتبہ کے نبی اور معصوم ہوکر اللہ کی بارگاہ میں توبہ استغفار کررہے ہیں) تو اے صدیق تو تو گناہ گار ہے لہذا اپنے عظمت و جلال والے آقا کی بارگاہ میں فوراً توبہ کر۔

امام زین العابدین کی مناجات:-

اللھم ان تشاء تعف عنا فبفضلک وان تشاء تعذبنا فبعدلک فسھل لنا عفوک بمنک واجرنا من عذابک بتجاوزک فانہ لا طاقۃ لنا بعدلک ولا نجاۃ لاحد منا دون عفوک یا غنی الاغنیاء ھا نحن عبادک بین یدیک وانا افقر الفقراء الیک فاجبر فاقتنا بوسعک ولا تقطع رجاءنا بمنعک۔ (الصحیفۃ السجادیہ، مطبوعہ تہران، ایران ص ۸۶ ۔ ۸۳)

اے اللہ اگر تو چاہے تو ہمیں معاف فرمادے تو یہ تیرا فضل ہوگا۔ اور اگر تو

Marfat.com

چاہے تو ہمیں عذاب دے دے تو یہ تیرا عدل ہوگا۔ بس اپنے کرم کے صدقے میں ہمیں معافی عطا فرمادے، اور درگزر فرمانے والے اپنی صفت کے صدقے ہمیں اپنے عذاب سے بچالے۔ کیونکہ ہمیں تیرے عدل والے فیصلہ کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں ہے اور ہم میں سے کسی کے نجات کی کوئی صورت نہیں سوائے تیرے عفو کے اے غنیوں کے غنی! دیکھ ہم یہ تیرے بندے تیرے سامنے حاضر ہیں اور میں تیرے فقیروں میں سب سے بڑا محتاج اور فقیر ہوں۔ میری فقیری اور محتاجی کو اپنے وسعت اور کرم سے دور فرمادے میری درخواست کو رد کر کے میری امید اور آس کو نہ توڑیئے۔

امام جعفر صادق کی مناجات:-

اللهم احرسني بعينك التي لا تنام واكنفني بكنفك الذي لا يضام وارحمني بقدرتك علي. انت ثقتي ورجائي، كم من نعمة انعمت بها علي قل لك عندها شكري وكم من بلية ابتليتني بها قل لك عندها صبري فيامن قل عند نعمته شكري فلم يحرمني ويامن قل عند بلائه صبري فلم يخذلني ويامن رآني على الخطايا فلا يفضحني. يا ذا المعروف الذي لا ينقطع ابدا. ويا ذا النعم التي لا تحصى عددا. اسئلك ان تصلي على محمد وعلى آل محمد [illegible]

[illegible] عوارف شیخ شہاب الدین سہروردی ص ۱۱۱

اے اللہ! میری نگرانی فرما اس آنکھ سے جو [illegible] نہیں سوتی اور [illegible] لے لے اپنی اس طاقت کے جس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا اور مجھ پر رحم فرما اپنی اس قدرت سے جو تجھ کو میرے اوپر حاصل ہے تو ہی میرا آسرا ہے اور تو ہی میری امید ہے۔ کتنی نعمتیں ایسی ہیں جو تو نے مجھ پر فرمائیں لیکن میں انکا شکر ادا نہیں کر سکا اور کتنی مصیبتیں ایسی ہیں جن کے ذریعے تو نے میری آزمائش کی اور میں صبر نہ کر کے اس آزمائش پہ پورا نہ اتر سکا۔ تو اے وہ ذات! جس نے نعمتوں کی ناشکری پہ بھی مجھے نعمتوں سے

Marfat.com

محروم نہیں کیا اور آزمائشوں میں بھی پورا نہ اترنے پر مجھے رسوا نہیں کیا۔ اے وہ ذات ! جس نے مجھے گناہ کرتے دیکھا لیکن مجھے بدنام نہیں کیا۔ اے وہ ذات جو ان خوبیوں کی مالک ہے جو کبھی فنا نہیں ہونگی۔ اے وہ ذات جو بے حد و حساب نعمتیں عطا فرمانے والی ہے۔ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور انکی آل پر درود بھیج دے۔

شیخ شرحی یمنی کی مناجات :-

لمست ثوب الرجاء والناس قد رقدو
وبت اشکوا الی مولای ما اجدو

لوگ سو رہے ہیں اور میں امید لیکر اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں میں رات جاگ کر اپنے دکھ اور تکالیف اپنے آقا سے بیان کر رہا ہوں۔

وقلت یا املی فی کل نائبۃ
ومن علیہ لکشف الضر اعتمد

اور میں نے عرض کیا کہ اے وہ ذات جو ہر مصیبت میں میری امید ہے آپکے سوا اپنی مصیبت کے حل کے لیے میں اور کس پر اعتماد کروں۔

اشکوا الیک امورا انت تعلمھا
مالی علی حملھا صبر و لا جلد

میں آپ ہی کی خدمت میں اپنے معاملات لیکر آیا ہوں جنہیں آپ اچھی طرح جانتے ہیں اب مجھ میں ان مصائب اور مشکلات کی برداشت کرنے کی ہمت اور طاقت نہیں ہے۔

وقد مددت یدی بالذل مبتھلا
الیک یا خیر من مدت الیہ ید

اے وہ بہتر ذات جس کی طرف دست سوال دراز کیے جاتے ہیں میں نے بھی تیری طرف ہزل و زاری اور عجز و انکساری کے ساتھ اپنے ہاتھ

Marfat.com

پھیلادے ہیں۔

فلا ترد نیہا یا رب خائبۃ
فبحر جودک یروی کل من یرد

بس اے میرے پروردگار مجھے ناکام و نامراد نہ لوٹا سو تیرا دریائے رحمت تو ہر آنے والے کو سیراب کردیتا ہے۔

ان اشعار میں اشارہ ہے اس حدیث مبارک کی طرف کہ ان اللہ تعالی حی کریم یستحی ان یمد العبد الیہ یدہ فیردھا صفرا۔ کہ بیشک اللہ تعالی حی اور کریم ہے اس کو حیا آتی ہے کہ اسکا بندہ اس کی طرف ہاتھ پھیلائے اور وہ اسکو خالی لوٹا دے۔

(نوٹ) شیخ شہاب الدین الشرجی فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ اشعار آدھی رات کو اٹھ کر پڑھے گا اور اس کے بعد جو اللہ سے دعا کرے گا اللہ تعالی اس کی دعا کو قبول فرمائے گا اور جو مانگے گا اللہ تعالی اسکو وہی عطا فرمائے گا۔

امام سہیلی کی مناجات:-

اسی طرح ان مندرجہ ذیل مناجات کے اشعار میں بھی بڑا بلا کا درد ہے اور قضائے حاجات کے لیے انکا پڑھنا بھی بڑا اکسیر ہے۔

یامن یری مافی الضمیر ویسمع
انت المعد لکل ما یتوقع

اے وہ ذات جو دلوں میں آنے والے خیالات کو بھی دیکھ لیتی ہے اور سن لیتی ہے ہر وہ چیز جسکی امید اور توقع رکھی جاتی ہے اسکا تو ہی لانے والا ہے۔

یامن یرجی للشدائد کلھا
یا من الیہ المشتکی والمفزع

اے وہ ذات کہ ہر سختی اور مصیبت میں اسی سے امید رکھی جاتی ہے۔ اے وہ ذات کہ ہر گھبراہٹ اور پریشانی میں اسی سے فریاد کی جاتی ہے۔

Marfat.com

یامن خزائن رزقه فی قول کن

امنن فان الخیر عندک اجمع

اے وہ ذات! جسکے ایک "کن" کہنے میں رزق کے خزانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ مجھ پر بھی احسان عظیم فرمادے کیونکہ تمام خیر اور بھلائیاں تیرے پاس ہیں۔

مالی سوا فقری الیک وسیلۃ

فبا لافتقار الیک ربی اضرع

میرے پاس سوائے اپنے فقر اور محتاجی کے تیری بارگاہ میں پیش کرنے کیلئے اور کوئی وسیلۃ نہیں بس اے میرے رب میں اپنی اسی محتاجی کو لیکر تیری بارگاہ میں فریاد کر رہا ہوں۔

مالی سوا قرعی الیک حیلۃ

فاذا رددت فای باب اقرع

میرے پاس تیرے در رحمت کو کھٹکھٹانے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں اگر تونے مجھ کو دھتکار دیا تو پھر میں کس دروازہ کو کھٹکھٹاؤں گا؟

و من الذی ادعو واھتف باسمہ

ان کان فضلک عن فقیرک یمنع

اگر تیرے فضل وکرم نے اپنے اس محتاج اور فقیر کو دینے سے انکار کر دیا تو پھر وہ کون ہو گا جس کو میں پکاروں گا اور جس کا نام لیکر میں فریاد کروں گا۔

حاشا لجودک ان تقنط عاصیا

الجود اوسع والمواھب اسرع

تیری جودو عطا سے ہرگز یہ امید نہیں کہ وہ اس عاصی و گنہگار کو مایوس کریگی کیونکہ تیری جودو بخشش بھی بہت وسیع ہے اور تیری عطائیں بھی بہت تیزی کے ساتھ سائلوں کو نوازنے والی ہیں (الدیربی ص ۲۸ / الفوائد فی الصلوت والعوائد شہاب الدین الشرجی ص ۵۸)

Marfat.com

ابوالفضل البکری کی مناجات :-

یا رب مازال لطف منک یشملنی

وقد تجد دبی ما انت تعلمه

اے میرے رب ! تیرا لطف و کرم ہمیشہ میرے شامل حال رہا جب بھی میں پژ مردہ ہونے لگتا ہوں تو تو مجھے پھر تروتازہ کر دیتا ہے۔

فاصرفه عنی کما عودتنی کرما

فمن سواک لهذا العبد یرحمه

جیسا کہ تو نے مجھے اپنے کرم کا عادی بنا دیا ہے اب پھر اپنا خاص کرم فرماتے ہوئے اس مصیبت اور آفت کو مجھ سے دور کر دے۔ پس تیرے سواء اس بندہ پہ اور کون رحم کریگا۔

دوزخ کی آگ سے ڈرنے والے کی مناجات :-

الهی لست للفردوس اهلا

ولا اقوی علی نار جحیم

فهب لی توبتی و اغفر ذنوبی

فانک غافر الذنب العظیم

اے میرے اللہ ! میں اپنے گناہوں کی وجہ سے جنت کا مستحق نہیں اور دوزخ کی آگ کو برداشت نہیں کر سکتا بس اب تو میری توبہ کو قبول کرلے میرے سارے گناہوں کو بخشدے کیونکہ تو تو بڑے بڑے گناہوں کو معاف کرنے والا ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطی کی مناجات :-

یامن الیه بجوده اتوسل

وعلیه فی کل الامور اعول

Marfat.com

اے وہ ذات جسکی بارگاہ میں اسی کے جود و عطا کے وسیلہ کو لیکر آیا ہوں۔ اور اپنی تمام پریشانیوں اور مصیبتوں میں اسی سے رو رو کر فریاد کر رہا ہوں

ادعوک رب تضرعا و تذللا
فاذا رددت یدی فمن ذا اسئل

اے میرے رب! میں بہت گڑگڑا کر اور بڑی عاجزی و انکساری اور ذلت و خواری کیساتھ تجھے پکار رہا ہوں اگر تو نے میرے اٹھے ہوئے ہاتھوں کو ٹھکرا دیا تو تو ہی بتا کہ پھر کس سے سوال کروں۔؟

قد قادنی املی الیک و دلنی
جود علیک و فاقۃ و تذلل

میری امید مجھے یہاں تیرے پاس کھینچ کے لے آئی ہے۔ مجھے اپنی مفلسی اور تذلل اور تیری جود و عطا کو دیکھ کر تیری بارگاہ میں آنے کی جرائت ہوئی ہے

وعلمت انک لا تخیب آملا
اضحی لجودک یا کریم یومل

اور مجھے یقین ہے کہ تو امید لیکے آنے والے کو کبھی ناامید نہیں فرمائیگا۔ کیونکہ اے کریم! اب تیری جود و عطا سے انہیں اپنی بخشش کی امید ہو چلی ہے۔

فبنور وجھک کن لذنبی غافرا
فعلیک فی غفرانہ اتوکل

تیرے شان کے لائق جو تیرا چہرہ ہے اسکے نور کا صدقہ میرے گناہوں کے لئے معاف کرنے والا بن جا! مجھے ان گناہوں کی بخشش میں صرف تجھ ہی پر بھروسہ اور تیرا ہی آسرا ہے۔

ایک مقبول خدا کی مناجات:-

الھی عبدک العاصی اتاک

Marfat.com

مقرا' باذنوب فقد دعاک

وان تغفر فانت لذاک اھل

وان تطرد فمن یرحم سواک

اے میرے اللہ! تیرا گنہگار بندہ اب تیرے در پر آگیا ہے۔ اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے تجھے پکار رہا ہے وہ تجھ سے بخشش طلب کر رہا ہے۔ اگر تو اسے معاف کر دے تو تو ہی اسکے لائق ہے۔ اور اگر تو اسے دھتکار دے تو پھر تیرے سوا اس پر کون رحم کریگا۔

علامہ بوصیری کی مناجات:۔

لعل رحمۃ ربی حین یقسمھا ۔ تاتی علی حسب العصیان فی القسم

امید ہے جب اللہ کی رحمت تقسیم ہوگی تو گناہوں کے موافق تقسیم ہوگی۔ جسکے گناہ بہت ہونگے اس پر یقینا رحمت بھی بہت ہوگی۔

یارب اجعل رجائی غیر منعکس ۔ لدیک و اجعل حسابی غیر منخرم

اے میرے پروردگار! تجھ سے جو مجھے امید ہے اس کے برعکس معاملہ نہ کیجیو۔ اور میرے دل میں تجھ سے جو حسن رحمت ہے اسکو ختم نہ فرمائیو۔

والطف بعبدک فی الدارین ان لہ ۔ صبرا متی تدعہ الاھوال ینھزم

اور اپنے اس بندہ پر دونوں جہان میں لطف و کرم فرما کیونکہ جب اسکو مصیبتیں پیش آتی ہیں۔ تو اسکا صبر ساتھ چھوڑ دیتا ہے۔ یہ سختیوں کو برداشت نہیں کر سکتا۔

علامہ ابو القاسم زمخشری کی مناجات:۔

قرب الرحیل الی دیار الآخرۃ

فاجعل الٰھی خیر عمری آخرہ

Marfat.com

سفر اپنی آخری منزل کے قریب ہے ۔ بس اے اللہ میری آخری عمر اچھی کر دے ۔

وارحم مبیتی فی القبور و وحدتی
وارحم عظامی حین تبقی فاخرہ

اور رحم فرما مجھ پر جب قبر کی رات ہو اور وہاں کی تنھائی ہو اور میری ھڈیوں پر بھی رحم فرمائیو جب وہ قبر میں بوسیدہ ہو کے ریزہ ریزہ ہو جائیں ۔

فانا المسکین الذی ایامہ
ولت باوزار غدت متواترہ

میں وہ مسکین ہوں جسکے اچھے دنوں نے بھی اسکے متواتر گناہوں کے باعث اس سے منہ موڑ لیا ۔

فلئن رحمت فانت اکرم راحم
فبحار جودک یا الھی زاخرۃ

بس اگر تو نے رحم فرمایا تو تو رحم کرنے والوں کا بھی سخی اور داتا ہے ۔ اے میرے اللہ! تیری جودو عطا کا سمندر تو ٹھاٹیں مار رہا ہے ۔ (جبال الذنوب وسیلہ الغفران ابو طلحہ محمد یونس ص ۱۰۰)

حضرت رابعہ بصری کی مناجات :-

الھی اتحرق قلبا یحبک

اے میرے اللہ! کیا تو اس دل کو آگ میں جلائیگا جو تجھ سے محبت کرتا ہے

بعض عابدین کی مناجات :-

اللھم ان عفوک عن ذنوبی و تجاوزک عن خطیئتی و سترک علی قبیح عملی اطمعنی ان اسئلک مالا استوجبہ منک مما قصرت فیہ ۔ ادعوک آمنا و اسئلک مستانسا فانک المحسن الیّ وانا المسئی الی نفسی فیما بینی بینک وتتودد الی بالنعم واتبغض الیک بالمعاصی ولکن الثقۃ بک حملتنی علی

Marfat.com

الجراۃ علیک بفضلک واحسانک علی فاغفرلی وارحمنی وتب علی انک انت الغفور الرحیم ۔ (الفوائد ۔ للشرجی ص ۳۲)

اے اللہ : تیرا معاف فرمانا میرے گناہوں کو : تیرا درگزر فرمانا میری خطاؤں کو ۔ تیرا پردہ پوشی فرمانا میری بد اعمالیوں کی ۔ ان چیزوں نے مجھے حوصلہ دیا کہ میں تجھ سے اس چیز کا سوال کروں جسکا میں مستحق نہیں اپنی تقاصیر کی وجہ سے ۔ میں تیری پناہ اور امن چاہتے ہوئے تجھ سے دعا مانگتا ہوں ۔ تیرا انس اور کرم چاہتے ہوئے تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تو میرے ساتھ اچھا اور عمدہ سلوک کرنے والا ہے جبکہ میرے اور تیرے درمیان جو معاملات ہیں انمیں اپنے نفس کے ساتھ میں برا سلوک کرنے والا ہوں تو اپنی نعمتوں سے نواز کر میرے ساتھ اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے جبکہ میں تیری نافرمانیاں کر کے تیرے ساتھ اپنے بغض و عداوت کا اظہار کرتا ہوں لیکن تیری ذات پر جو مجھے بھروسہ اور اعتماد ہے اس نے مجھے ابھارا کہ میں تجھ سے تیرے فضل و احسان کے سوال کرنے کی جرائت کروں اب مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور میری توبہ قبول فرما لے کیونکہ تو بہت معاف فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے ۔

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی کی مناجات :-

یارب بالمختار عبدک اسئال - منک الرضا و بجاھه اتوسل

لا تفضحنی ان سترک اجمل - و بحقه اغفر ذنبی انمکترما

صلوا علیه وسلموا تسلیما

اے مالک و مختار رب ! میں تیرا بندہ ہوں تجھ سے تیری رضا کا سوالی ہوں اور تیرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مقام محبوبیت تیرے یہاں ہے اسکو تیری بارگاہ میں وسیلہ بنا کر عرض کرتا ہوں کہ مجھے قیامت کے

Marfat.com

دن رسوا نہ کیجیو۔ اور انکے صدقہ میرے سارے گناہ معاف فرما دیجیو کیونکہ تیری پردہ پوشی کا جواب نہیں ہے۔ اور انپر خوب رحمتیں نازل فرما اور خوب سلام بھیج۔

یارب ھذا العبد بابک یقرع - وبخیر من یتشفع یشفع
حصصته بشفاعته لا تدفع - وجعلته بالمومنین رحیما
صلو علیه وسلموا تسلیما

اے میرے پروردگار! یہ بندہ تیرے دروازہ کو کھٹکھٹا رہا ہے۔ اور وہ بہترین ذات جسکو تو نے شفیع بنایا ہے انکی سفارش لیکر آیا ہے۔ جنکو تو نے ایسی خاص شفاعت سے نوازا ہے جو کبھی رد نہیں ہوتی اور انکو تو نے بندوں پر بہت ہی مہربان اور شفقت فرمانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ انپر خوب رحمتیں نازل فرما اور خوب سلام بھیج۔

یارب فتی جنی فاستاثما - بمحمد قد نال غایات المنی
فجاهد اغفر ما جنیت فها انا - نذ امتی قد صرت رب ندیما
صلوا علیه وسلموا تسلیما

اے میرے رب! بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے گناہ کر کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ تجھ سے اماں طلب کی تو تو نے انکی مراد پوری فرما دی اور انکو جہنم کی آگ سے اماں عطاء فرما دی۔ بس مجھے بھی انکے اس ہی مقام قرب کے واسطے سے معاف فرما دے۔

اے میرے رب! یہ رہا تیرا بندہ جو اپنی بد اعمالیوں پر بہت شرمسار ہے اسکے آقا پر خوب رحمتیں نازل فرما اور خوب سلام بھیج۔

یارب انی فی جوارک لائذ - وبحصن عفوک من عذابک عائذ
ولدیک جاہ المصطفی هو نافذ - وله التحیات فلن ا ری محروما
صلوا علیه وسلموا تسلیما

Marfat.com

اے میرے پالنہار! میں تیری پناہ کا طلبگار ہوں، تیرے عذاب سے تیرے عفو کی پناہ چاہتا ہوں اور حضرت محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کا جو تیری بارگاہ میں بلند مرتبہ ہے اس کے صدقہ تجھ سے میں نے التجا کی ہے مجھے یقین ہے کہ اب میں تیری رحمت و عطاء سے کبھی محروم نہیں رہونگا۔ میرے آقا پر خوب درود و سلام بھیج۔

شیخ عبد القادر جیلانی کی عربی مناجات:۔

الھی ما احلمک علی من عصاک و ما اقربک ممن دعاک وما اعطفک علی من سائلک وما ارافک بمن املک من ذالذی سالک فحرمتہ اولجاء الیک فاھملتہ او تقرب منک فابعدتہ او ھرب الیک فطردتہ لک الخلق والامر۔ الھی اتراک تعذبنا و توحیدک فی قلوبنا و ما اخالک تفعل ولئن فعلت اتجمعنا مع قوم طال ما بغضنا ھم لک فبالمکنون من اسمائک وما وارتہ الحجب من بھائک ان تغفر لھذہ النفس الھلوع و لھذا القلب الجزوع الذی لا یصبر لحر الشمس فکیف یصبر لحر نارک یا حلیم یا عظیم یا کریم یا رحیم۔(مجموعہ وظائف چشتیہ / اوراد اسبوع الشریف لسید عبد القادر جیلانی۔ ص ۲۳)

اے میرے معبود! تو کتنا بردبار ہے اسپر جو تیری نافرمانی کرے، اور کتنا قریب ہے اس سے جو تجھے پکارے اور تو کتنا مہربان ہے اسپر جو تجھ سے سوال کرے اور تو کتنا بڑا رحیم ہے اسکے ساتھ جو تجھ سے امید رکھے، وہ کون ہے کہ جس نے تجھ سے سوال کیا ہو اور تو نے اس کو محروم رکھا ہو؟ وہ کون ہے جو تیری طرف ملتجی ہوا ہو اور تو نے اسکی طرف نگاہ رحمت نہ فرمائی ہو؟ وہ کون ہے جو تیری طرف دوڑا ہوا گیا ہو اور تو نے اسکو دھتکار دیا ہو؟ تمام مخلوق تیری ہے اور سب امر تیرے ہیں۔ اے میرے اللہ! کیا تو مناسب سمجھتا ہے کہ تو ہمیں عذاب دے درآنحالیکہ تیری رحمت ہمارے دلوں میں ہو میں نہیں سمجھتا کہ تو ایسا کریگا اور اگر تو ایسا کریگا تو کیا تو ہم کو

Marfat.com

ان لوگوں کے ساتھ جمع کرے گا جنکو ہم نے تیری محبت کی وجہ سے اپنا دشمن بنائے رکھا پس اپنے ناموں کی پوشیدہ تاثیرات کے طفیل اور پوشیدہ چمک دمک کے طفیل اس حریص نفس اور اس بے صبرے دل کو بخشدے جو کہ دھوپ کی گرمی کو برداشت نہیں کرسکتا وہ کیسے تیری آگ کی گرمی کو برداشت کرسکیگا۔ اے حلم فرمانے والے! اے بڑے مرتبہ والے! اے سخی! اے مہربان!۔

شیخ عبد القادر جیلانی کی فارسی مناجات:۔

ستار توئی بپوش عیبم بکرم
کز خلق جہاں بے محتاج ترم

تو ستار ہے یعنی پردہ پوشی کرنے والا لہذا میرے عیبوں کی بھی اپنے کرم سے پردہ پوشی فرمادے کہ جہاں کی ساری مخلوق تیرے رحم وکرم کی محتاج ہے۔

در ہر کہ نظر کنم بہ بنیم ھنر
جز عیب نہ بنیم چو نگرم

جسپر بھی نگاہ جاتی ہے اسمیں کوئی نہ کوئی ھنراور اچھائی نظر آتی ہے لیکن جب میں اپنی طرف دیکھتا ہوں تو مجھے اپنے اندر سوائے عیوب اور برائیوں کے اور کچھ نظر نہیں آتا۔

بیگانہ زا خلاصم واز تقویٰ دور
دائم بفریب نفس و شیطاں مغرور

اخلاص اور تقویٰ سے میں بہت دور ہوں اور ہمیشہ نفس اور شیطاں کے فریب اور جال میں گرفتار ہوں۔

سرتا قدمم غرقہ عصیاں وفجور
لیکن تو رحیمی و کریمی و غفور

میں سر سے پاؤں تک گناہوں اور نافرمانیوں میں غرق ہوں لیکن تو مجھ پر

Marfat.com

رحم و کرم فرمانے والا ہے اور میرے گناہوں کو معاف فرمانے والا ہے۔

گفتم ز مر قیاس بے ہودہ بے
کردم ز گناہ آنچہ زکر داست کسے

میں اپنے قیاس سے کہتا ہوں کہ جیسے میں نے گناہ کیے ہیں ایسے کسی نے نہیں کیے۔

القصہ ندارم اندریں ور طہ جہل
جز لطف و عنایت تو فریاد رسے

بہر حال اس بھنور میں سوائے تیرے لطف و عنایت کے میرا کوئی مددگار اور فریاد رس نہیں۔

ایک عاشق رسول کی مناجات:۔

توغنی ازھر دو عالم من فقیر
روز محشر عذر ہائے من پذیر
یااگر بینی حسابم ناگزیر
از نگاہ مصطفی پنہاں بگیر

اے اللہ! تو دونوں عالم سے بے نیاز ہے۔ میں فقیر و محتاج ہوں، حشر کے دن میرے عذروں کو قبول فرمالیجئو۔ اور اگر تو دیکھے کہ میرا حساب و کتاب لینا بہت ہی ضروری ہے تو پھر آقا حضور سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہوں سے چھپا کر میری پکڑ کیجئو اور انکے سامنے میرا حساب و کتاب نہ لیجئو۔ (کیونکہ انکے سامنے جب میرے عیب کھلیں گے تو میں شرم سے انکا سامنا نہیں کر سکوں گا ادھر میری بد اعمالیوں اور سیاہ کاریوں اور انکی وجہ سے مجھ پر ہونے والی سختیوں کو دیکھکر انکے قلب کو بھی ایذاء پہنچے گی لہذا انکے سامنے میرے پکڑ نہ کیجئو بلکہ انکی نگاہوں سے چھپا کر میرا حساب و کتاب لیجئو تاکہ تیرے محبوب کو ایذاء نہ ہونے پائے)۔

Marfat.com

مولانا رومؒ کی مناجات:-

اے خدائے پاک و بے انباز و یار
دست گیرد جرم مارا در گزار

اے خدائے پاک! اے وحدہ لاشریک! میری دست گیری فرمائیے اور میرے جرموں سے درگزر فرمادیجئے۔

کار تو تبذیل اعیان و عطاء
کار ما سہو است و نسیان وخطاء

تیرا کام عطاء و بخشش کرنا ہے، میرا کام بھولنا، اور خطاء کرنا ہے۔

اے کریم ذو الجلال مہرباں
دائم المعروف دارائے جہاں

اے بے مانگے عطا کرنے والے! اے بزرگی والے مہرباں! اے ہمیشہ بھلائی کرنے والے! اے سارے جہاں کے بادشاہ۔!

من بعصیاں صرف وقت خود کنم
بینی واز حلم می پوشی برم

میں گناہوں میں ہمیشہ مصروف رہا اور تو ہمیشہ میری پردہ پوشی فرماتا رہا۔

من گنہ آرم تو ستاری کنی
جرم من آرم تو معذاری کنی

میں گناہ کرتا ہوں تو اسکی پردہ پوشی فرمادے تا ہے۔ میں جرم کرتا ہوں تو عذر قبول فرمالیتا ہے۔

جرمہا بینی و خشمے نا آورے
اے بقر بانت چہ نیکو داورے

تو میری نافرمانیوں کو دیکھکر بھی مجھ پہ غصہ نہیں ہوا۔ تیرے اس حلم وکرم کے قربان جاؤں۔

Marfat.com

حضرت جنید بغدادی کی مناجات :-

الٰہی واقف بر حال زارم
ہمیں دانم کہ جز تو کس ندارم

اے میرے اللہ ! تو میرے حال زار سے اچھی طرح واقف ہے ۔ میں جانتا ہوں کہ تیرے سوا میرا کوئی نہیں ۔

الٰہی کردہ ام بسیار تقصیر
وزاں حسرت بغایت شرمسارم

اے میرے اللہ ! مجھ سے بہت غلطیاں ہوگئیں اب ان پر افسوس کیساتھ میں نہایت شرمندہ ہوں ۔

الٰہی غرقہ ام در بحر عصیاں
بدست رحمت افگن بر کنارم

اے میرے اللہ ! میں بحر عصیاں میں غرق ہوں ۔ مجھے اپنے دست کرم سے نکالکر کنارہ لگا دیجئے ۔

الٰہی از کمال لطف بپذیر
دل سوزاں و چشم اشکبارم

اے میرے اللہ ! اپنے نہایت لطف و کرم سے میرے اس جلے ہوئے دل کو اور اشکبار آنکھوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمالے

الٰہی چوں در ینجا رستہ کردی
قیامت ہم چناں امیدوارم

اے میرے اللہ ! جب تو نے یہاں مجھے چھوڑ دیا ہے تو قیامت کے دن بھی مجھے تجھ سے یہی امید ہے کہ وہاں بھی مجھے چھوڑ دیگا ۔

الٰہی جو عزیزم کردی امروز
مکن فردا بروئے خلق خوارم

Marfat.com

اے میرے اللہ! جب تو نے آج یہاں عزت سے رکھا ہے تو کل قیامت کے دن بھی اپنی ساری مخلوق کے سامنے مجھے رسوا نہ کیجیو۔

الٰہی در شعبے در منزل گور
بلطف خویش گرداں غمگسار م

اے میرے اللہ! جب قبر کی سخت رات آے تو خاص اپنے لطف و کرم سے میرے غم اور گھبراہٹ کو دور فرما دیجئو۔

الٰہی بر جنید ایمان نگہدار
کہ اینست حاصل جاں اعتبارم

اے میرے اللہ! جنید کے ایمان کی حفاظت فرمائیو کہ یہی تو اسکا ایک حاصل زندگی ہے۔

حضرت شمس تبریز کی مناجات:-

از در د بے قرارم فریادرس الٰہی
کس نیست جز تو یارم فریادرس الٰہی

میں درد سے تڑپ رہا ہوں۔ میری فریاد فرمارسی اے میرے اللہ۔ تیرے سوا میرا کوئی مددگار نہیں میری فریاد رسی فرما اے میرے اللہ۔

دم دم بے بلاہا کردم بے خطاھا
بر نفس خود جفاھا فریاد رس الٰہی

ہر ہر پل میں نے خطائیں اور نافرمانیاں کی ہیں اور اپنے نفس پر ظلم ڈھائے ہیں۔ میری فریاد رسی فرما اے میرے اللہ!

تو عالم ؛ الغیبی تو سا ترا العیبی
تو غافر الذنوبی فریاد رس الٰہی

تو پوشیدہ امور کو جاننے والا ہے۔ تو عیبوں کو چھپانے والا ہے۔ تو گناہوں کو بخشنے والا ہے میری بھی فریاد رسی فرما اے میرے اللہ!

Marfat.com

شمس گناہ کردہ نامہ سیاہ کردہ
عمرے تباہ کردہ فریاد رسی الٰہی

شمس تبریز نے بہت گناہ کئے ہیں۔ اپنا نامہ اعمال سیاہ کرلیا ہے۔ اپنی عمر تباہ و برباد کردی ہے۔ اسکی فریاد رسی فرما اے میرے اللہ!

خواجہ فرید الدین عطار کی مناجات:-

بادشاہا جرم مارا در گزار
ما گنہ گاریم وتو آمرزگار

اے بادشاہ! ہمارے جرموں سے درگزر فرماد ہے۔ ہم گنہگار ہیں لیکن تو تو بخشنے والا ہے۔

تونکوکاری وما بد کردہ ایم
جرم بے اندازہ بیحد کردہ ایم

تو نے ہمیشہ ہمارے ساتھ اچھائی کی ہم نے ہمیشہ برائی کی اور بے حد و حساب تیری نافرمانیاں کیں۔

بے گناہ نگذشت برما ساعتے
باحضور دل نہ کردہ ام طاعتے

ہماری زندگی میں کوئی ایک گھڑی بھی بغیر گناہ کے نہیں گزری۔ اور حضور قلب کے ساتھ ہم نے تیری کوئی عبادت نہیں کی۔

بردر آمد بندہ بگریختہ
آبروئے خود عصیاں ریختہ

بھاگا ہوا بندہ اب تیرے در پر آیا ہے۔ گناہوں سے اپنی عزت و آبرو کو گنوا چکا ہے۔

مغفرت دارم امید از لطف تو
ز آنکو خود رموده لا تقنطوا

Marfat.com

تیرے لطف و کرم سے بخشش و مغفرت کی امید رکھتا ہے کیونکہ تو نے خود فرمایا ہے ۔ لاتقنطوا من رحمۃ اللہ کہ اللہ کی رحمت سے کبھی نا امید نہ ہونا ۔

شیخ سعدی کی مناجات :-

بلطفم بخواں یا مراں از در م ۔ ندارد بجز آستانت سرم

اے میرے مولا! خواہ تو مجھ پر کرم فرمائے یا اپنے در سے مجھے دھتکار دے مگر میرا سر اس تیری چوکھٹ سے نہیں ہٹ سکتا ۔ کیونکہ دونوں جہاں میں میرے دامن کا اور کوئی آسرا نہیں ہے ۔

چہ عذر آرد از ننگ تردامنی
مگر عجز پیش آورم کاے غنی

اپنے گناہوں کے متعلق میں تیرے سامنے کیا عذر پیش کروں ؟ ہاں اے خالق تیری بارگاہ میں صرف اپنی عجز و انکساری پیش کرسکتا ہوں ۔

فقیرم بجرم گناہم مگیر غنی را ترحم بود بر فقیر

میں تیرا فقیر ہوں گناہوں کے جرم میں میری پکڑ نہ فرما ۔ کیونکہ غنی تو ہمیشہ فقیروں پر رحم کرم ہی کرتے ہیں ۔

ز مسکینم روئے در خاک رفت ۔ غبار گناھم بر افلاک رفت

اپنی عاجزی و مسکینی کے باعث میرا چہرہ خاک پر رکھا ہوا ہے گرچہ میرے گناہوں کا غبار آسمان تک پہنچ گیا ہے ۔

تو یک نوبت اے ابر رحمت ببار ۔ کہ در پیش باراں نپاید غبار

اے اللہ مجھ پر اپنا باران رحمت برسا دے کیونکہ بارش کے سامنے غبار کہاں ٹھہرتا ہے ۔

خدا یا مقصر بکار آمدیم ۔ گنہگار و امید وارم آمدیم

اے میرے خدا میں بہت گناہ اور تقصیریں کر کے آیا ہوں ۔ گنہگار ہوں

Marfat.com

لیکن بڑی امیدیں لیکر تیرے پاس آیا ہوں۔

التجائے شاہ نقشبند:۔

حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندؒ نے فرمایا تھا کہ میرے جنازہ میں یہ شعر پڑھتے ہوئے جانا۔

مفلسا نیم آمدہ در کوئے تو
شیئا للہ از جمال روئے تو

مفلس تیرے کوچہ میں آئے ہیں۔ خدا کے واسطے اپنے جمال روئے انور کا صدقہ کچھ عطا فرمادیجئے۔

حضرت مولانا جامی کی مناجات:۔

گرچہ عصیاں بے عدد اماں نظر بر رحمت
آیت لا تقنطوا بر خود گواہ آوردہ ام

اگرچہ میرے گناہ بے حد و حساب ہیں لیکن میری نظر تیری رحمت پر ہے اور دلیل کے طور پر آیۃ مبارکہ لا تقنطوا من رحمۃ اللہ لیکر آیا ہوں۔

جز تو دیگر دستگیرم نیست در دنیوِ دیں
باھزاراں انفعال و رو سیاہ آوردہ ام

تیرے سوا دنیا و دیں میں میری کوئی دستگیری کرنے والا نہیں ہزار با شرمندگی کے ساتھ اپنا روسیاہ لیکر آپ کے پاس آیا ہوں۔

درہا آوردہ ام شاہا کہ گنج تو نیست
بے کسی و ناکسی عجز و گناہ آوردہ ام

اے بادشاہ! تیری بارگاہ میں ایسے موتی لیکر آیا ہوں جو تیرے خزانہ میں نہیں اور وہ بے کسی لاچارگی، عجز و انکساری اور گناہ و خواری ہے۔

مولانا احمد رضا خاں کی فارسی مناجات:۔

Marfat.com

اے خدا اے مہرباں مولائے من ۔ اے انیس خلوت شبہائے من

اے خدا! اے مہرباں! اے میرے مولا! اے میری راتوں کی خلوتوں کے انیس۔

اے کریم کارساز و بے نیاز ۔ دائم الاحساں شہ بندہ نواز

اے کریم! اے کام بنانے والے بے نیاز۔ ہمیشہ اپنے بندوں پر احسان کرنے والے شہ بندہ نواز۔

اے بیادت نالہ فرغ سحر ۔ اے کہ ذکرت مرہم زخم جگر

اے وہ ذات کہ جسکی یاد مرغ سحر کے نالوں میں بھی ہے۔ اے وہ ذات کہ جسکا ذکر زخم جگر کا مرہم بھی ہے۔

اے کہ نامت راحت جان و دلم ۔ اے کہ فضل تو کفیل مشکلم

اے وہ ذات کہ جسکا نام میرے لئے راحت جاں ہے۔ اے وہ ذات کہ جسکا فضل میری ہر مشکل کا حل ہے۔

ہر دو عالم بندہ اکرام تو ۔ صد چو جان من فدائے نام تو

دونوں عالم تیری عطاء و بخشش کے غلام ہیں۔ میری جیسی سو جانیں بھی تیرے نام پر قرباں ہیں۔

ماخطا آریم وتو بخشش کنی ۔ نعرہ انی غفور مے زنی

میں خطاء کرتا ہوں تو تو اسکو بخش دیتا ہے اور اعلان فرماتا ہے کہ میں بخشنے والا ہوں۔

اللہ اللہ زیں طرف جرم و خطاء ۔ اللہ اللہ زاں طرف رحم و عطاء

اللہ اللہ! اسطرف جرم ہی جرم خطائیں ہی خطائیں ہیں۔ اللہ اللہ! اسطرف رحم ہی رحم اور عطائیں ہی عطائیں ہیں۔

مولانا احمد رضا خاں صاحب کی اردو مناجات:۔

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطاء کا ساتھ ہو ۔ جب پڑے مشکل شہ مشکل کشا کا ساتھ ہو

Marfat.com

یاالٰہی جب زباں نہیں باہر آئیں پیاس سے ۔ ساقی کوثر شہ جود و عطاء کا ساتھ ہو
یاالٰہی گور قبر کی جب آئے سخت رات ۔ انکے پیارے منہ کی صبح جانفزا کا ساتھ ہو
یاالٰہی گرمئ محشر سے جب بھڑکیں بدن ۔ دامن محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو
یاالٰہی جب بہیں آنکھیں حساب جرم میں ۔ ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو
یاالٰہی رنگ لائیں جب میری بے باکیاں ۔ ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیاء کا ساتھ ہو
یاالٰہی جب سر شمشیر پر چلنا پڑے ۔ رب سلم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو

ہم ہیں انکے وہ ہیں تیرے تو ہوئے ہم تیرے ۔ اس سے بڑھکر تیری سمت اور وسیلہ کیا ہے
صدقہ پیارے کی حیاء کا نہ لے مجھ سے حساب ۔ بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے

گنہ رضا کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھوں سے ہیں سوا ۔ مگر اے عفو تیرے عفو کا تو حساب ہے نہ شمار ہے ۔

مولانا حسن رضا خاں رح کی مناجات :-

غش آگیا کلیم سے مشتاق دید کو ۔ جلوہ بھی بے نیاز ہے اس بے نیاز کا
اس بے کسی میں دل کو مرے ٹیک لگ گئی ۔ شہرہ سنا جو رحمت بیکس نواز کا
تو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جرم ۔ دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہ حجاز کا
لاج رکھ لے گناہ گاروں کی ۔ نام رحمٰن ہے تیرا یا رب
عیب میرے نہ کھول محشر میں ۔ نام ستار ہے تیرا یا رب
بے سبب بخشدے نہ پوچھ عمل ۔ نام غفار ہے تیرا یا رب
سبقت رحمتی علی غضبی ۔ تو نے جب سے سنادیا یارب
آسرا ہم گناہگاروں کا ۔ اور مضبوط ہوگیا یارب
ہے انا عند ظن عبدی بی ۔ میرے ہر درد کی دوا یارب

بیدم وارثی کی مناجات :-

سجدہ اسی کا سجدہ ہو سر وہی سرفراز ہو ۔ یار کے پائے ناز پر جسکی ادا، نماز ہو

Marfat.com

در سے تیرے کوئی گدا خالی کبھی نہیں پھرا۔ میری طرف بھی اے کریم دست کرم دراز ہو

اس سنگ آستاں پہ جبیں نیاز ہے۔ واللہ کیا نماز ہماری نماز ہے
زاہد کو اپنے زہد و عبادت پہ ہے غرور۔ مجھ کو ترے کرم و تیری رحمت پہ ناز ہے

واعظ میرے گناہوں پہ تیری نگاہ ہے۔ میری نظر ہے رحمت پروردگار پر
بیدم اگر خزانہ کونین بھی ملے۔ صدقہ کروں میں دولت دیدار پر

ہاں ہاں میرے عصیاں کا پردہ نہیں کھلے گا۔ ہاں ہاں تیری رحمت کا ہے کام خطاء پوشی

میرے رسوائیاں محشر میں ممکن ہی نہیں بیدم۔ وہ اپنے نام لیوا کو ذلیل و خوار دیکھینگے؟

میرے عصیاں دیکھکر مری ندامت دیکھکر۔ کیسے ممکن ہے تیری رحمت نہ آئے جوش میں
دیکھکر دریا رواں اشکوں کا میری آنکھ سے۔ لہریں لیتا ہے تبسم اس سب خاموش میں
اور حشر میں بے شمار میرے قصور میں تو ہوں۔ تجھ سا کریم کے لئے مجھ سا گنہگار کیا۔

ایک اردو شاعر کی مناجات:۔

تو توجس خاک کو چاہے وہ بنے بندہ تیرا
میں خدا کسکو بناؤں جو خفا ہوجائے
حرم و دیر کے جھگڑے تیرے چھپنے سے ہیں
ورنہ تو پردہ اٹھادے تو تو ہی تو ہوجائے

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی مناجات:۔

یاالٰہی تو ہے رحمن و رحیم۔ صاحب جود و کرم فضل عمیم
ہے پناہ بے پناہاں تیری ذات۔ ہے عفو گناہاں تیری ذات
آسرا بے آسرونکا ہے تو ہی۔ بے سہاروں کا سہارا ہے تو ہی
لیکے صد حسرت بایں لطف و عطاء۔ میں کروں ہر دم تیرے جرم و خطاء

Marfat.com

پر کروں کیا آہ تیرے حلم و خیر ۔ کرتے ہیں مجھکو گناہوں پر دلیر
نیک ہوں یا بد ، بھلا ہوں یا برا ۔ تیرا کہلا کے کہاں جاؤں خدا
مجھ سے بندے ہیں تیرے بے انتہا ۔ پر نہ مجھ کو تجھ سا سوا ملے دوسرا
تجھ سے ہی شرمندگی بس ہے مجھے ۔ پر نہ کر شرمندہ آگے غیر کے
شامت اعمال سے اپنے مگر ۔ ایک مدت تک رہا میں دور تر
ہو کے قائل اپنی تقصیرات سے ۔ اب جو آیا ہوں تو مجھ کو بخش
کیا کروں میں عذر تقصیرات کا ۔ تیرے آگے عجز و زاری کے سوا
آہ و زاری سے اٹھا دست دعا ۔ مانگتا ہوں تجھ سے تجھکو اے خدا

علامہ اقبال کی مناجات :-

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی جو اماں ملی تو کہاں ملی
میرے جرم ہائے سیاہ کو تیرے عفو بندہ نواز میں
تو بچا بچا کے نہ رکھ اسے ترا آئینہ ہے وہ آئینہ
جو شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہ آئینہ ساز میں

جگر مراد آبادی کی مناجات :-

اس امت عاصی سے نہ منہ پھیر خدایا
نازک ہے بہت غیرت سلطان مدینہ
کچھ اور نہیں کام جگر مجھکو کسی سے
کافی ہے بس اک نسبت سلطان مدینہ

ایک شاعر کی مناجات :-

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارا نہ کیا ۔ پر تو نے دل آزردہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو جہنم کی بہت کیں تدبیریں ۔ لیکن تیری رحمت نے گوارا نہ کیا

امیر مینائی کی مناجات :-

وہ کرشمے شان رحمت نے دکھائے روز محشر ۔ چیخ اٹھا ہر بے گناہ میں بھی گناہ گاروں میں ہوں

Marfat.com

بے گناہوں میں چلا زاہد جو اسکو ڈھونڈنے ۔ مغفرت بولی ادھر آمیں گنہگاروں میں ہوں

نگاہ کرم سے مجھ کو نہ دیکھ اے دوزخ ۔ خبر نہیں تجھے کسکا گنہگار ہوں میں
پھر اسکی شان کریمی کے حوصلے دیکھ ۔ گنہگار یہ نہیں گنہگار ہوں میں

داغ کی مناجات :-

قمر کو جامۂ شب تو بصر کو پردہ چشم ۔ کئی لباس تیرے نور کو سیاہ ملے
نوید بخشش عصیاں اسے سنا دینا ۔ جو شرمسار کہیں داغ روسیاہ ملے

داغ ہے روز قیامت میری شرم اسکے ہاتھ ۔ میں گناہوں سے جو محجوب ہوا خوب ہوا

وہ کریم کیا نہیں ہے وہ رحیم کیا نہیں ہے ۔ کبھی داغ بھول کر بھی نہ غم نجات کرنا

ذوق کی مناجات :-

بے سیاہی نہ چلا کام قلم کا ایک ذوق
رو سیاہی سر وساماں ہے سیہ کاروں کا

اکبرالہ آبادی کی مناجات :-

کیا خبر تھی کہ گناہوں سے ہے عزت میری
قابل دید ہے توبہ پہ ندامت میری

محمود کی مناجات :-

الٰہی میری حشر میں لاج رکھ لے
خطاوار ہوں میں عطاء چاہتا ہوں

Marfat.com

بیدل کی مناجات :-

نہ جنت ، نہ باغ آرام چاہتے ہیں
گنہگار ہیں بس کرم چاہتے ہیں

اکبر وارثی کی مناجات :-

ہے غفور الرحیم تیرا نام ۔ بخشنا ہے قدیم تیرا کام
بطفیل محمد عربی ۔ ہر اصحاب پاک و آل نبی

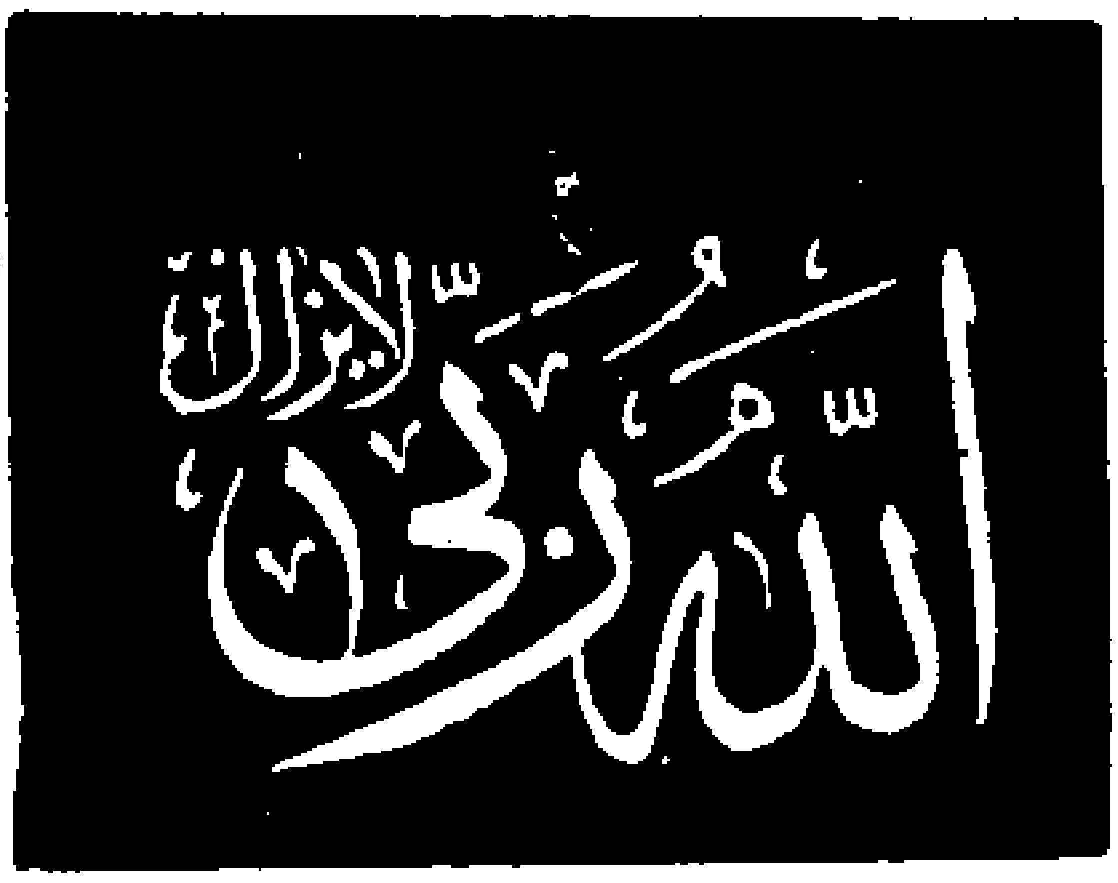

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر کی دیگر تصنیفات

(۱) سندھ کے صوفیائے نقشبند :۔ (دو جلدیں)
تصوف کی تعریف، اہمیت، فضیلت اور تمام سندھ کے نقشبندی صوفیاء کے حالات

(۲) بزم جاناں :۔ پاک و ہند کی عظیم روحانی شخصیات حضرت خواجہ محمد رکن الدین اور حضرت شاہ مفتی محمد محمود الوریؒ کے حالات

(۳) تجلیات ضیائے معصوم :۔ افغانستان کی ایک عظیم روحانی شخصیت حضرت خواجہ ضیائے معصوم کابلی افغانی اور انکے آباؤ اجداد اور انکی اولاد امجاد کے حالات

(۴) جدید طبی مسائل کا شرعی حل :۔ پلاسٹک سرجری، اعضاء کی پیوند کاری، بیوی کو خون دینا، الکحل ملی دواؤں کا حکم روزہ میں انجکشن اور ڈرپ وغیرہ کا حکم

(۵) درس قرآن :۔ بعض اہم عقائد و اعمال سے متعلق منتخب آیات کا ترجمہ اور مختصر سی تفسیر پر مشتمل تربیتی نصاب

(۶) درس حدیث :۔ بعض اہم عقائد و اعمال سے متعلق منتخب احادیث کا ترجمہ اور تشریح پر مشتمل ایک تربیتی نصاب

(۷) حق بیں :۔ ایک علمی بحث مقتدر علماء کی تصدیقات کے ساتھ

(۸) رحمۃ للعالمینؐ کی دعائیں :۔ مختلف مواقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول معتبر دعاؤں کا مجموعہ

(۹) فتاویٰ :۔ مختلف فقہی موضوعات پر لکھے ہوئے سوالوں کے محققانہ اور دلائل سے مرصع جوابات

رکن الاسلام پبلیکیشنز :۔ آزاد میدان ھیر آباد حیدر آباد۔
اسٹاکسٹ محمودیہ بک فاؤنڈیشن بالمقابل الائیٹ سنیما حیدر آباد

Marfat.com